مِائۃ دُرُوس

یعنی

ایک سو اہم سبق

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

عقائد، اعمال، عبادات، علومِ اسلامیہ، منطق و فلسفہ، طب و جراحت، اُصولِ فقہ، حدیث و تصوف، تاریخِ جن و انس، اُمراء و مُلوک، خلفاء و قضاۃ کے دلچسپ جامع حالات پر مبنی ایک مختصر ادبی تصنیف۔

مائۃ دروس

یعنی

ایک سو اہم سبق

تصنیف لطیف

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

عقائد، اعمال، علوم اسلامیہ، تصوف و فرائض و ادب، منطق و فلسفہ و طب
لطافت و ظرافت احوال عصر اور معروف شخصیات کے حالات
پر مشتمل مختصر پُر مغز تصنیف

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ
۴۲۲ مٹیا محل اردو مارکیٹ جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶
فون آفس: ۳۲۷۹۹۹۸، ۳۲۶۵۴۰۶ رہائش: ۳۲۶۲۴۸۶

عرض ناشر

محترم قارئین! موجودہ صدی میں مسلمانان غیر منقسم ہندوستان کیلئے بالخصوص اور عالم اسلام کیلئے بالعموم حکیم الامت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی شخصیت اپنی تصانیف کثیرہ، مواعظ حسنہ اور ملفوظات بلیغہ کی بدولت محتاج تعارف نہیں۔

آپ کی مختصر مگر جامع تصانیف میں سے ایک مائۃ دروس ہے جو آپ نے اپنے عزیز محمد اختر کیلئے لکھی۔ لیکن تصنیف کے بعد آپ کی تالیفات کی فہرست میں "زیر طبع" کی سرخی کے ساتھ عرصہ دراز تک مذکور و موقوف رہی۔ اگرچہ اس کی طباعت اول ۱۳۳۴ھ میں شروع ہوگئی تھی مگر صفحہ نمبر ۵۶ تک طبع ہونے کے بعد پھر اس کی مکمل طباعت کی طرف کسی نے دھیان نہ دیا۔

حضرت کے اجل خلفاء میں سے حضرۃ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کو اللہ پاک نے یہ سعادت بخشی کہ تلاش بسیار کے بعد قدیم مسودات سے ترتیب جدید کے بعد طبع کرایا جس سے جہاں رسالہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے وہاں حضرت مفتی صاحب ؒ کی علم دوستی اور اپنے شیخ سے پر خلوص محبت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ لیکن اس طباعت کے بعد فی زمانا تک یہ رسالہ کافی ناپید و کمیاب ہو چکا تھا یہ طباعت جدید اسی نایابی و کمیابی کا کرشمہ ہے۔

"مائۃ دروس" رسالہ کیا ہے؟ عقائد، عبادات، اخلاق، علوم اسلامیہ، لطافت و ظرافت تاریخ و ادب، منطق و فلسفہ احوال عصر اور معروف شخصیات کے حالات و مختصر واقعات جیسے اہم عنوانات پر مشتمل ایک مختصر تعلیمی نصاب ہے جس پر سمندر کو کوزے میں بند کرنے کا مقولہ کس حد تک صادق آتا ہے اس کا اندازہ آپ رسالہ کے مطالعہ کے بعد ہی لگا سکتے ہیں۔

آخر میں علماء اکرام وذمہ داران مدارس سے گذارش ہے کہ اگر وہ اس رسالہ کو مطالعہ کے بعد درس نظامی میں شامل کرلیں تو طلبا کو یہی مختصر رسالہ کئی علوم وفنون سے متعارف کرانے کا مستند ذریعہ بن سکتا ہے اگر وفاق کے نصاب میں داخل نہ سہی تو کم از کم غیر وفاقی سال میں ذہین طلباء کو درجہ ثالثہ میں اور کم استعداد طلباء کو درجہ خامسہ میں پڑھایا جا سکتا ہے۔

امید ہے کہ اہل وفاق بھی ہماری اس گذارش سے اتفاق کریں گے۔

والسلام

محمد ناصر خان

صفر المظفر ۱۴۲۰ھ

فہرست مضامین

سبق نمبر توحید کے بیان میں ۹
سبق نمبر ۲ نبوت کے بیان میں ۱۰
سبق نمبر ۳ صحابہ کی فضیلت کے بیان میں ۱۰
سبق نمبر ۴ اہل بیت کی فضیلت کے بیان میں ۱۱
سبق نمبر ۵ اولیاء اللہ کی فضیلت کے بیان میں ۱۱
سبق نمبر ۶ ایمان کی شاخوں کے بیان میں ۱۳
سبق نمبر ۷ علم کی فضیلت کے بیان میں ۱۵
سبق نمبر ۸ دین کے اصول کے بیان میں ۱۵
سبق نمبر ۹ علم تفسیر کے بیان میں ۱۶
سبق نمبر ۱۰ علم نحو کے بیان میں ۱۷
سبق نمبر ۱۱ اختلاف قراءۃ کے بیان میں ۱۹
سبق نمبر ۱۲ علم حدیث کے بیان میں ۲۱
سبق نمبر ۱۳ حدیث کے بعض متون کے بیان میں ۲۶
سبق نمبر ۱۴ اصول فقہ کے بیان میں ۳۳
سبق نمبر ۱۵ فقہی احکام کا ذکر ۳۵
سبق نمبر ۱۶ میراث کے بیان میں ۳۷
سبق نمبر ۱۷ علم تصوف کے بیان میں ۳۹
سبق نمبر ۱۸ علم اسرار احکام کے بیان میں ۴۰
سبق نمبر ۱۹ تعبیر کے قواعد کے بیان میں ۴۲
سبق نمبر ۲۰ جھاڑ پھونک اور عملیات کے بیان میں ۴۵
سبق نمبر ۲۱ نحو کے بیان میں ۴۸
سبق نمبر ۲۲ صرف کے بیان میں ۵۰
سبق نمبر ۲۳ رسم خط کے بیان میں ۵۲
سبق نمبر ۲۴ انشاء مضمون نویسی کے قواعد کے بیان میں ۵۴

سبق نمبر ۲۵	علم معانی کے بیان میں	۵۶
سبق نمبر ۲۶	علم بیان کے بیان میں	۵۶
سبق نمبر ۲۷	علم بدیع کے بیان میں	۵۷
سبق نمبر ۲۸	تشریح جسم کے بیان میں	۵۷
سبق نمبر ۲۹	طب کے بیان میں	۶۰
سبق نمبر ۳۰	بعض لغات کے بیان میں	۶۴
سبق نمبر ۳۱	علم عروض نظم کے بیان میں	۶۷
سبق نمبر ۳۲	علم منطق کے بیان میں	۶۷
سبق نمبر ۳۳	فن مناظرہ کے بیان میں	۶۹
سبق نمبر ۳۴	فلسفہ کی قسموں کے بیان میں	۷۰
سبق نمبر ۳۵	علم طبعیہ والٰہیہ کے بیان میں	۷۲
سبق نمبر ۳۶	حکمۃ الٰہیہ والٰہیہ کے بیان میں	۷۴
سبق نمبر ۳۷	دنیا کی ہیئت کے بیان میں	۷۵
سبق نمبر ۳۸	دنیا کے جغرافیہ کے بیان میں	۷۹
سبق نمبر ۳۹	علم منوعہ کے بیان میں	۸۴
سبق نمبر ۴۰	علم تاریخ کے فوائد کے بیان میں	۸۶
سبق نمبر ۴۱	جنوں کے بعض حالات کے بیان میں	۸۸
سبق نمبر ۴۲	بعض مشہور انبیاء علیہم السلام کے ذکر میں	۹۰
سبق نمبر ۴۳	ذکر بابرکت حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے بیان میں	۹۵
سبق نمبر ۴۴	حضور ﷺ کے آل اولاد اور مخصوص خدام کے بیان میں	۱۰۰
سبق نمبر ۴۵	آپؐ کے اصحاب کے بیان میں	۱۰۷
سبق نمبر ۴۶	خلفاء راشدین کے بیان میں	۱۱۰
سبق نمبر ۴۷	بنو امیہ کے بیان میں	۱۱۷
سبق نمبر ۴۸	خلافت بنو عباس کے بیان میں	۱۲۱
سبق نمبر ۴۹	بعض دیگر اسلامی حکومتوں کی مدتوں کے بیان میں	۱۲۴
سبق نمبر ۵۰	بعض اسلام میں علمی و عملی طور پر لائق اتباع مشہور ہستیوں کا بیان	۱۲۷
سبق نمبر ۵۱	گمراہ فرقوں کا بیان	۱۳۰
سبق نمبر ۵۲	ذہین و فصیح لوگوں کے مسکت جوابوں کا بیان	۱۳۱

سبق نمبر ۵۳ عربوں کے لطائف کا بیان ۱۳۳
سبق نمبر ۵۴ قاری فقہاء کے لطائف کا بیان ۱۳۵
سبق نمبر ۵۵ قاضیوں کے لطائف کا بیان ۱۳۷
سبق نمبر ۵۶ استادوں کے لطائف کا بیان ۱۳۸
سبق نمبر ۵۷ سائلوں کے لطائف کا بیان ۱۳۹
سبق نمبر ۵۸ مؤذنوں کے لطائف کا بیان ۱۴۰
سبق نمبر ۵۹ بیوقوفوں کے لطائف کا بیان ۱۴۱
سبق نمبر ۶۰ پیٹوں کے قصے کا بیان ۱۴۲
سبق نمبر ۶۱ بخیلوں کے قصے کا بیان ۱۴۴
سبق نمبر ۶۲ چوروں کے بیان میں ۱۴۵
سبق نمبر ۶۳ ذہین بچوں اور عورتوں کے واقعات کے بیان میں ۱۴۶
سبق نمبر ۶۴ جاہلیت عرب کے واقعات ۱۵۰
سبق نمبر ۶۵ دلاوران اسلام کے ناموں کا بیان ۱۵۳
سبق نمبر ۶۶ سخی لوگوں کے بیان میں ۱۵۵
سبق نمبر ۶۷ زیادہ عمر پانے والے لوگوں کے اخبار کے بیان میں ۱۵۶
سبق نمبر ۶۸ بزرگوں کے کاموں کے بیان میں ۱۵۸
سبق نمبر ۶۹ لوگوں کے بیان میں جو عشق کے ساتھ فوت ہوئے ہیں ۱۵۹
سبق نمبر ۷۰ بعض حلم والوں کے بیان میں ۱۶۱
سبق نمبر ۷۱ آداب دعا کے بیان میں ۱۶۳
سبق نمبر ۷۲ آداب ذکر و تلاوت قرآن کے بیان میں ۱۶۴
سبق نمبر ۷۳ آداب مسجد کے بیان میں ۱۶۵
سبق نمبر ۷۴ وعظ کہنے والے اور سننے والوں کے آداب کے بیان میں ۱۶۷
سبق نمبر ۷۵ کھانا کھانے اور مہمانی کے آداب کے بیان میں ۱۶۹
سبق نمبر ۷۶ لباس اور خوشبوؤں کے چند آداب کے بیان میں ۱۷۱
سبق نمبر ۷۷ آداب مشورہ کے بیان میں ۱۷۲
سبق نمبر ۷۸ آداب مجلس کے بیان میں ۱۷۳
سبق نمبر ۷۹ سفر کے آداب کے بیان میں ۱۷۵
سبق نمبر ۸۰ موت کے آداب کے بیان میں ۱۷۶

سبق نمبر۸۱	میاں بیوی کے حقوق کے بیان میں	۱۷۸
سبق نمبر۸۲	ماں باپ اور اولاد کے حقوق کے بیان میں	۱۸۰
سبق نمبر۸۳	رشتہ داروں کے حقوق کے بیان میں	۱۸۲
سبق نمبر۸۴	ہمسایہ کے حقوق کے بیان میں	۱۸۲
سبق نمبر۸۵	استاد کے حقوق کے بیان میں	۱۸۳
سبق نمبر۸۶	پیرو شیخ طریقت کے حقوق کے بیان میں	۱۸۵
سبق نمبر۸۷	عام مسلمانوں کے حقوق کے بیان میں	۱۸۶
سبق نمبر۸۸	عام انسانوں کے حقوق اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں	۱۸۸
سبق نمبر۸۹	غیر موذی حیوانات کے حقوق کے بیان میں	۱۸۹
سبق نمبر۹۰	اپنی جان کے حقوق کے بیان میں	۱۸۹
سبق نمبر۹۱	ہمارے زمانے کے چند علماء کے ناموں کے بیان میں	۱۹۰
سبق نمبر۹۲	ہمارے زمانہ کے بعض مشائخ کے بیان میں	۱۹۲
سبق نمبر۹۳	بعض ان حضرات کے بیان میں جن کی تصانیف ہمارے زمانہ میں شائع ہوگئی ہیں	۱۹۳
سبق نمبر۹۴	ہمارے زمانہ کے بعض مدارس کے بیان میں	۱۹۴
سبق نمبر۹۵	ہمارے زمانہ کے ان مذاہب کے بارہ میں جو اسلام کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں	۱۹۵
سبق نمبر۹۶	ان مزارات کے بیان میں جو ہمارے زمانہ میں زیارۃ گاہ و مرجع عام و خواص ہیں	۱۹۶
سبق نمبر۹۷	ہمارے زمانہ کے بعض روحانی و جسمانی طبیبوں کے بیان میں	۱۹۷
سبق نمبر۹۸	علوم اور پسندیدہ صنعتوں کے بیان میں جو ہمارے زمانہ میں مروج ہیں	۱۹۸
سبق نمبر۹۹	ہمارے ملک کے لوگوں کے بعض اخلاق و عادات کے بیان میں	۲۰۰
سبق نمبر۱۰۰	آفتوں کے بیان میں جو ہمارے زمانہ میں مشہور ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کے طریقہ کے بیان میں	۲۰۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الدرس الاول فی التوحید

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ㉒ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ㉓ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ㉔

سبق نمبر ۱ توحید کے بیان میں

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپی اور ظاہر (سب باتوں کا) جاننے والا وہی بخشش والا مہربان ہے اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ہے بہت پاک ہے، سلامتی دینے والا ہے۔ امن دینے والا نگہبانی کرنے والا ہے، غالب ہے۔ زبردست ہے بہت بڑا ہے پاک ہے اللہ لوگوں کے شریک ٹھہرانے سے۔ اللہ وہ ہے کہ پیدا کرنے والا ہے صورت بنانے والا ہے اس کے واسطے اچھے اچھے نام ہیں اس کی پاکی تمام وہ چیزیں بیان کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔

الدرس الثانی فی النبوۃ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (١٦٤)

سبق نمبر ۲ نبوت کے بیان میں

بیشک احسان کیا ہے حق تعالیٰ نے مسلمانوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول ان ہی میں سے کہ پڑھتا ہے ان پر حق تعالیٰ کی آیتیں اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے وہ بیشک کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔

الدرس الثالث في فضل الصحابة

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ
اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

سبق نمبر ۳ صحابہ کی فضیلت کے بیان میں

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں ان کو جب دیکھو رکوع و سجدہ میں ہیں طالب ہیں حق تعالیٰ کے فضل اور خوشنودی کے ان کی پہچان ان کے چہروں سے ہوتی ہے عبادت کے اثر سے یہی حالت ان کی توریت میں ہے اور یہی انجیل میں ان کی مثال اس کھیتی کی سی ہے کہ اس نے اپنا پودہ نکالا پھر وہ قوی ہو گئی پھر موٹی ہو گئی پھر اپنے تنوں پر کھڑی ہو گئی کہ بونے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے نتیجہ یہ کہ کفار ان کو دیکھ کر جلے مرتے ہیں۔ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور

نیک عمل کیے ان میں سے مغفرت اور اجر عظیم کا۔

الدرس الرابع فی فضل اہل البیت

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (٣٢) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا (٣٣)

سبق نمبر ۴ اہل بیت کی فضیلت کے بیان میں

اے پیغمبر کی بیبیو تم اور کسی عورت کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیز گار بننا چاہو تو (مردوں سے) بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ اس سے کچھ میلان کرے وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے اور بات موافق حکم شریعت کے بولو اور اپنے گھروں کے اندر رہو اور پچھلے زمانہ جاہلیت کی طرح نکلی نہ پھرو اور نماز کو درست کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو خدا تعالیٰ کو بس یہی منظور ہے کہ تم سے اے اہل بیت خرابیوں کو دور کرے اور تم کو بہت پاک کر دے۔

الدرس الخامس فی فضل الاولیاء

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (٦٢) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ (٦٣) لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (٦٤)

سبق نمبر ۵ اولیاء اللہ کی فضیلت کے بیان میں

خبردار ہو کہ اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے

یہ وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے اور پرہیز گاری اختیار کرتے رہے ان ہی کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خدائے تعالیٰ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

الدرس السادس فی شعب الایمان

الایمان باللہ وصفاته وحدوث مادونه وبملآئکته وکتبه ورسله والقدر وباليوم الاخرو محبة الله والحب والبغض فيه ومحبة النبی صلى الله عليه وسلم واعتقاد تعظيمه وفيه الصلوٰة عليه واتباع سنته والاخلاص وفيه ترك الريآء والنفاق والتوبة والخوف والرجآء والشكر والوفآء والصبرو الرضى بالقضآء والحيآء والتوكل والرحمة والتواضع وفيه توقير الكبير ورحمة الصغير وترك الكبر والعجب وترك الحسد والحقد والغضب والنطق بالتوحيد وتلاوة القرانٰ وتعلم العلم وتعليمه والدعاء والذكر وفيه الاستغفار واجتناب اللغوو الطهرحساً وحكماً وفيه اجتناب النجاسات وستر العورة والصلوٰة فرضاً ونفلاً والزكوٰة كذلك وفك الرقاب والجرد وفيه الا طعام والضيافة والصيام فرضاً ونفلاً والاعتكاف والتماس ليلة القدر والحج والعمرة والطواف والفرار بالدين وفيه الهجرة والوفاء بالنذر والتحرى فی الايمان وا داء الكفارات والتعفف بالنكاح والقيام بحقوق العيال وبرالوالدين وتربية الا ولادوصلة الرحم وطاعة السادة والرفق بالعبيد والقيام بالامرة مع العدل ومتابعة الجماعة وطاعة اولی الامر والا صلاح بين الناس وفيه قتال الخوارج والبغاة والمعاونة على البروفيه الا مربالمعروف والنهی عن المنكر واقامة الحدود والجهاد وفيه المرابطة واداء الا مانة ومنها الخمس والقرض مع وفائه واكرام

الجارو حسن المعاملة وفيه جمع المال من حله وانفاق المال فی حقه وفيه ترك التبذ يروالسرف و ردالسلام وتشميت العاطس وكف الضرر واجتناب اللهو واماتة الاذى عن الطريق.

سبق نمبر ۶ ایمان کی شاخوں کے بیان میں

(وہ یہ ہیں) ایمان لانا اللہ پر اور اس کی صفات پر اور اس کے ماسوا کے حادث ہونے پر اور (ایمان لانا) اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت کے دن پر اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنا اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اور محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کی تعظیم کا عقیدہ رکھنا اور ان ہی فروع ایمان میں داخل ہے درود پڑھنا آپ پر اور آپ کی سنت کا اتباع کرنا اور اخلاص اور ان ہی میں ہے ریا اور نفاق کا چھوڑنا اور توبہ اور خوف اور رجا اور شکر اور وفاداری اور صبر اور حکم الٰہی پر راضی رہنا اور حیا اور توکل اور رحم دل ہونا اور خاکساری اور ان ہی میں ہے بڑے کی عزت کرنا اور چھوٹے پر شفقت کرنا اور تکبر اور خودبینی کا چھوڑنا اور حسد اور کینہ کا اور غصہ کا چھوڑنا اور توحید کا اقرار زبان سے کرنا۔ اور قرآن شریف پڑھنا اور علم حاصل کرنا اور دوسروں کو سکھانا۔ اور دعا اور ذکر اللہ اور ان ہی میں ہے استغفار۔ اور فعل عبث سے بچنا اور حکمی اور حقیقی نجاست سے طہارت کرنا اور ان ہی میں داخل ہے نجاسات سے بچنا اور ستر کو ڈھانکنا اور فرض و نفل نماز پڑھنا اور ایسے ہی (فرض و نفل) زکوٰۃ (خیرات) اور غلام کو آزاد کرانا اور سخاوت اور ان ہی میں ہے کھانا کھلانا اور مہمانداری اور روزہ فرض و نفل اور اعتکاف اور لیلۃ القدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف کعبہ اور دین کو لے کر (اگر ضرورت پڑے) بھاگ جانا (یعنی لوگوں سے علیحدہ ہو جانا) اور ان ہی میں ہے ہجرت اور نذر

پوری کرنا اور کفاروں کا ادا کرنا اور نکاح کے ذریعہ سے پارسائی حاصل کرنا اور گھر والوں کے حقوق ٹھیک ادا کرنا اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا اور اولاد کی تربیت اور رشتہ دار کے ساتھ میل رکھنا۔ اور سرداروں کی اطاعت اور غلاموں کے ساتھ نرم برتاؤ کرنا اور (حاکم کو) حکومت پر عدل کے ساتھ رہنا اور جماعت کی طرف رہنا اور حکام کی اطاعت اور لوگوں میں اصلاح (رفع نزاع) کی کوشش کرنا اور اسی (اصلاح بین الناس) میں ہے خوارج اور باغیوں سے لڑنا اور نیک کام میں مدد کرنا اور ان ہی میں ہے نیک بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا اور حدود قائم کرنا اور جہاد اور اسی (جہاد) میں داخل ہے سرحد کی حفاظت اور امانت کا ادا کرنا اور اسی میں خمس بھی داخل ہے اور قرض لینا بشرطیکہ ادا بھی کرے اور پڑوسی کی خاطر کرنا اور معاملہ کی اچھائی اور ان ہی فروع ایمان میں ہے مال کو حلال طریق سے جمع کرنا اور موقع شرعی میں مال خرچ کرنا۔ اور ان ہی میں ہے فضول خرچی اور اسراف کو چھوڑنا اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو جواب دینا (یرحمک اللہ کہنا) اور مضر چیزوں کو ہٹانا اور لہو ولعب سے بچنا اور راستہ میں سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا۔

الدرس السابع فی فضل العلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِالْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

سبق نمبر ۷ علم کی فضیلت میں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر اور علماء انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیا علیہم السلام نے روپیہ پیسہ کو میراث میں نہیں چھوڑا فقط علم کو میراث کے لئے چھوڑا ہے تو جس نے اس کو لیا اس نے بڑا حصہ پایا۔

الدرس الثامن فى اصول الدين

نعتقد ان الله تعالىٰ حق و وعده حق ولقائه وقوله حق والجنة حق والنار حق والنبيون حق ومحمد حق والساعة حق والقدر حق وعذاب القبر حق وسؤال الملكين والحشر والمعاد حق والحوض حق والصراط حق والميزان حق والحساب والشفاعة حق والرؤية حق والمعراج حق و نزول عيسىٰ قربَّ الساعة حق وقتله الدجال حق ورفع القران حق وان افضل الخلق حبيب الله المصطفى فسائر الانبياء فالملئكة فابوبكر فعمر فعثمان فعلى فباقى العشرة فسائر الصحابة فباقى الامة وان افضل النسآء مريم وفاطمة وخديجة وعائشة وان الانبياء والملئكة معصومون وان الصحابة عدول وان اباحنيفة والشافعى ومالكا واحمد وسائر الائمة على هدىً وان طريق الجنيد وصحبه طريق مقوم وان العبرة بالخواتيم.

سبق نمبر ۸ دین کے اصول (عقائد) کے بیان میں

ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ حق ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے اور اس کا ملنا اور اس کی بات سچ ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب

پیغمبر حق ہیں اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے اور تقدیر حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور منکر نکیر کا سوال اور حشر اور آخرت حق ہیں اور حوض کوثر حق ہے اور پل صراط حق ہے اور میزان حق ہے اور حساب اور شفاعت حق ہے اور دیدار الٰہی حق ہے اور معراج حق ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کے قریب حق ہے اور ان کا دجال کو مارنا حق ہے اور قرآن شریف کا دنیا سے اٹھ جانا حق ہے اور یہ (عقیدہ رکھتے ہیں) کہ تمام مخلوق سے افضل حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پھر باقی انبیاء علیہم السلام پھر فرشتے پھر ابوبکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی (رضی اللہ عنہم) پھر باقی عشرہ مبشرہ پھر باقی صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) پھر باقی امت اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام عورتوں سے افضل حضرت مریم اور فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ ہیں (رضی اللہ عنھن) اور یہ کہ انبیاء اور ملائکہ (علیہم السلام) معصوم ہیں۔ اور یہ کہ صحابہ سب عدول (معتبر اور سچے) ہیں اور یہ کہ امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد اور باقی ائمہ (مجتہدین) راہ حق پر ہیں اور یہ کہ طریقہ جنید بغدادی کا اور ان کے ساتھیوں کا راست طریقہ ہے اور یہ کہ اعتبار خاتموں کا ہے۔

الدرس التاسع فی علم التفسیر

یحرم تفسیر القران بالرای لا تاویله والنسخ یکون للحکم والتلاوة ولا حدهما ونزل به الروح الامین۔

سبق نمبر۹ علم تفسیر کے بیان میں

قرآن کی تفسیر رائے سے حرام ہے نہ اس کی توجیہ اور نسخ کہیں حکم اور تلاوت دونوں کا ہوتا ہے اور کہیں دونوں میں سے ایک کا اور قرآن

کو جبرئیل علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔

الدرس العاشر فی التجوید

ائمته سبعة نافع المدنی وابن كثير المكی وابو عمرو البصری وابن عامر الشامی وعاصم وحمزة والكسائی الكوفيون وفی النون الساكن الاظهار قبل الحروف الحلقية والا دغام بغنة فی ينمو وبغير غنة فی رل والا قلاب ميماً عند الباء والا خفاء عندباقی الحروف والمدمتصل بان يكوْن حرف المد. والهمزة فی كلمة ومنفصل بان يكونافی الكلمتين وفی الوقف الاشمام فی الضم وهو الاشارة الی الحركة والروم فی الضم والكسر وهو النطق ببعض الحركة وفی الفتح لا اشمام ولا روم والتجويد الباطنی التطهر والحضور وليجتنب فی التلاوة الالحان والتدقيق والتحزين والترعيد والتحريف والرخاوة والتقطيع والتشبيه وضم الشفتين فی التفخيم والا مالة فی الترفيق والتشديد للحروف ونحوهامن المنفرات والمغيرات.

سبق نمبر ۱۰ علم تجوید کے بیان میں

قرأت کے امام ثمات ہیں نافع مدنی اور ابن کثیر مکی اور ابو عمرو بصری اور ابن عامر شامی اور عاصم اور حمزہ اور کسائی یہ تینوں کوفہ کے رہنے والے ہیں اور نون ساکن میں اظہار کا قاعدہ ہے حروف حلقی کے پہلے اور ادغام مع غنہ کے حروف ینمو میں (یعنی ی ن م و میں) اور ادغام بغیر غنہ کے حروف رل (یعنی ر اور لام میں) اور اقلاب ہے میم سے (یعنی میم سے نون کو بدل لینا) ب کے ساتھ اور اخفاء ہے باقی حرفوں میں اور مد متصل

کہلاتا ہے جہاں حرف مد (حرف علت) اور ہمزہ ایک کلمہ میں ہے اور منفصل کہلاتا ہے جہاں یہ دونوں (حرف مد اور ہمزہ) دو کلموں میں ہوں اور وقف کے وقت اشمام کیا جاتا ہے ضمہ کی صورت میں (یعنی اگر اس حرف پر جس پر وقف ہوا پہلے ضمہ تھا) اور اشمام کے معنی اور روم کیا جاتا ہے ضمہ اور کسرہ کی صورت میں روم کے معنی ہیں کچھ تھوڑی حرکت ادا کرنا اور زبر کی صورت میں نہ اشمام ہے نہ روم اور باطنی تجوید صفائی دل اور حضور قلب ہے اور چاہیے کہ تلاوت میں کہ ان چیزوں سے) بچے راگنی سے اور آواز کو بہت باریک نکالنے سے اور غمگین آواز بنانے سے اور کانپتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھنے سے اور بے محل جوڑنے اور توڑنے سے اور حروف کو ڈھیلا ڈھیلا پڑھنے سے اور کاٹ کاٹ کر پڑھنے سے اور ایک حرف میں دوسرے کی مشابہت پیدا کرنے سے اور پر کرنے کے وقت ہونٹوں کے ملا دینے سے اور باریک پڑھنے کے وقت امالہ کر دینے سے اور حروف کے سخت کر دینے سے اور اس قسم کی تصرفات سے جو بد نمائی اور تغیر حرف کا سبب بن جاویں۔

الدرس الحادی عشر فی اختلاف القراء ة

القراء الذین وقع الاجماع علی تواتر قراء تهم هم السبعة المذکورون قبل ولکل منهم راویان مشهوران یختلفان فی روایاتهما عن شیخهما فللنا فع قالون وورش ولا بن کثیر البزی وقنبل ولا بی عمر والدوری والسوسی ولا بن عامر هشام وابن ذکوان ولعاصم شعبة وحفص الذی نقرأ القران العظیم حسب روایته ولحمزة خلف وخلاد وللکسائی ابو الحارث والدوری السابق ذکره وسوی هذه القرأ ات السبعة ثلثة اخریٰ هی کالمتواتروائمتها ابو جعفر یزید بن

القعقاع المدنی ویعقوب ابن اسحاق الحضرمی وخلف بن ھشام البزارؒ لکل منھم راویان فللاول عیسی بن وردان و سلیمان بن حجاز وللثانی رویس وروح وللثالث اسحاق الوراق و ادریس الحداد وسوی ھذہ العشرۃ اربعۃ اخرلاھی متواترۃ ولا کالمتواتر ولا یجوزتلاوتھا ولا قراء تھافی الصلوٰۃ احدھا عن ابن محیصین محمد بن عبدالرحمن المکی لہ راویان البزی المتقدم وابوالحسن بن شنبوذ ثانیھا عن الیزیدی یحی بن المبارک لہ راویان سلیمان ابن الحکم واحمد بن الفرح ثالثھا عن الحسن البصری لہ روایان شجاع بن ابی نصر البلخی والدوری رابعتھا عن الاعمش سلیمان بن مھران لہ راویان حسن بن سعید المطوعی وابوالفرج بالجیم الشنبوذی الشطوی واختلافھم علی نوعین فی القواعد الکلیۃ من المد والقصر والا دغام وعدمہ والسکون والصلۃ والترقیق والتفخیم وغیرھا من الامور الراجعۃ الی الاداء ویعرف جزئیاتہ بضبط الکلیات وفی الکلمات الجزئیۃ ویسمی بالفرش ولا یعرف الا بالسماع الجزئی ولنذکر الاختلاف الجزئی فی الفاتحۃ تمثیلا ففی الرحیم ملک وجھان الادغام وترکہ وفی ملک وجھان الالف وترکھا وفی الصراط ثلثۃ وجوہ الصاد والسین والا شمام وفی علیھم ثلثۃ وجوہ کسر الھاء مع سکون المیم وکسرالھاء مع صلۃ المیم وضم الھاء مع سکون المیم واعلم ان القراء ات المختلفۃ کلھا ماذون فیھا من السماء۔

سبق نمبر۱۱ اختلاف قراءۃ کے بیان میں

قراءت کے وہ امام جن کی قرائتیں متواتر ہونے پر اجماع ہو چکا ہے وہ وہی سات امام ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا اور ان باتوں میں سے ہر ایک

سے دو دو راوی ہیں جو مشہور ہیں اور یہ دو دو راوی اپنے امام سے روایت کرنے میں باہم اختلاف بھی رکھتے ہیں پس امام نافع سے دو رلوی قالون اور ورش ہیں اور امام ابن کثیر سے بزی اور قنبل ہیں اور امام ابو عمرو سے دوری اور سوسی ہیں اور امام ابن عامر سے ہشام اور ابن ذکوان ہیں اور امام عاصم سے شعبہ اور حفص ہیں یہ حفص وہ ہیں جن کی روایت کے موجب ہم قرآن مجید کو پڑھتے ہیں اور امام حمزہ سے راوی خلف اور خلاد ہیں اور امام کسائی سے ابو الحارث اور دوری ہیں جن کا ذکر اوپر بھی آیا ہے اور ان سات قراء توں کے علاوہ تین قراتیں اور بھی ہیں کہ وہ بھی مثل متواتر کے ہیں ان کے امام یہ ہیں ابو جعفر یزید بن قعقاع مدنی اور یعقوب بن اسحٰق حضرمی اور خلف بن ہشام بزار اور ان میں سے ہر ایک سے بھی دو دو رلوی ہیں اول (امام ابو جعفر) سے عیسی بن وردان اور سلیمان بن حجاز اور دوسرے (امام یعقوب) سے اویس اور روح اور تیسرے سے اسحٰق وراق اور ادریس حداد اور ان دس کے سوا چار قرائتیں اور ہیں کہ وہ نہ متواتر ہیں نہ متواتر کے قریب اور نہ ان کی تلاوت جائز ہے نہ نماز میں ان کا پڑھنا درست ہے ایک ان میں کی منقول ہے ابن محیصین محمدؒ بن عبدالرحمٰن مکیؒ سے ان کے بھی دو راوی ہیں ایک بزی مذکور اور ابو الحسن بن شنبوذ دوسری قراءت منقول ہے یزیدی یحیٰ بن مبارک سے ان کے بھی دو راوی ہیں سلیمان بن الحکم اور احمد بن الفرح تیسری قراءت منقول ہے حسن بصری سے ان کے بھی دو راوی ہیں شجاع بن ابی نصر بلخی اور دوری اور چوتھی قراءت منقول ہے اعمش بن مہران سے۔ ان کے بھی دو راوی ہیں حسن بن سعید مطوعی اور ابو الفرج (فرج بلیجم ہے) شنبوذی شطوی اور قاریوں کا اختلاف دو قسم کا ہے ایک قواعد کلیہ میں جیسے مد اور قصر (مد کا مقابل) اور ادغام اور عدم ادغام میں اور سکون اور

صلہ (ملا کر پڑھنا) اور باریک اور پُر وغیرہ میں یعنی ان باتوں میں جو حروف کے ادا کرنے سے تعلق رکھتی ہیں اور اس کے فروع پہچانے جا سکتے ہیں قواعد کلیہ لکھ دینے سے اور (دوسری قسم کا اختلاف) بعض بعض کلموں میں ہے اور اس کا نام فرش (اس کے لیے کوئی قواعد منضبط نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ایک کلمہ کے نقل پر موقوف ہے ہم اس اختلاف کو سورۃ فاتحہ میں نقل کرتے ہیں تمثیلا رحیم۔ ملک میں دو صورتیں ہیں ادغام اور ترک ادغام اور مٰلک میں دو طریقہ ہیں الف کے ساتھ اور بلا الف کے اور صراط میں تین صورتیں ہیں صاد اور سین اور اشمام (یعنے اس میں ز کا اثر دیدینا) اور علیہم میں تین صورتیں ہیں ہ کا کسرہ میم کے سکون کے ساتھ اور ہ کا زیر میم کو واو سے ملانے کے ساتھ اور ہ کا پیش میم کے سکون کے ساتھ اور جان لے کہ ان سب مختلف قرأتوں کی آسمان سے (یعنی وحی سے) اجازت ہے۔

الدرس الثانی عشر فی علم الحدیث

المتواتر ماتعددت طرقه بلا حصر والمحصور احاد الصحيح مارواه عدل تام الضبط بالسند المتصل فان خف الضبط فحسن وان نقص العدالة فضعيف وان طعن راويه بالكذب فموضوع وان انتهى اسناده اليه صلى الله عليه وسلم فمرفوع اوالى صحابى فموقوف اوالى تابعى فمقطوع وينبغى لطالبه تصحيح النية وتحسين الخلق وتوقير الشيخ وتبليغه لغيره والعمل بما تعلم.

سبق نمبر ۱۲ علم حدیث کے بیان میں

حدیث متواتر وہ ہے جس کے سندیں غیر محدود ہوں اور جس کی

سند محدود ہو وہ خبر آحاد ہے حدیث صحیح وہ ہے جس کو ایک عدل (عدل ہونے کی شرائط کتب اصول حدیث میں مذکور ہیں) (نہایت معتبر شخص) قوی الحافظ نے متصل سند سے (جس میں کوئی راوی رہ نہ گیا ہو) روایت کیا ہو پس اگر حافظہ درجہ اول کا نہ ہو تو حدیث حسن ہے اور اگر راوی کی عدالت (معتبر ہونا ان شرائط کے ساتھ جو اصول حدیث کی کتب میں مذکور ہیں) کم درجہ کی ہو تو حدیث ضعیف ہے اور اگر کسی راوی کو جھوٹا کہا گیا ہے تو حدیث موضوع ہے اور جس حدیث کی سند حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی ہے تو اس کا نام حدیث مرفوع ہے اور اگر صحابی تک ختم ہے تو حدیث موقوف ہے اور اگر تابعی تک ہے تو مقطوع ہے اور علم حدیث کے پڑھنے والے کو چاہیے کہ نیت خالص رکھے اور اخلاق کی درستی کرے اور پڑھانے والے کی تعظیم کرے اور حدیث دوسرے کو پہنچاوے اور جو پڑھا ہے اس پر عمل کرے۔

الدرس الثالث عشر فی متون الحديث من المشكوٰة

مفاتيح الجنة شهادة ان لا اله الا الله الاكل شئى بقدر حتى العجز والكيس من احدث فى امرنا هذا ماليس منه فهورد المراء فى القران كفر الطهور شطر الايمان السواك مطهرة للفم مرضاة للرب اذاجاء احدكم الجمعة فليغتسل بين العبد وبين الكفر ترك الصلوٰة المؤذنون اطول الناس اعناقاً يوم القيامة اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس افضل الصلوٰة طول القنوت يا انس اجعل بصرك حيث تسجد صلوٰة الجماعة تفضل صلوٰة الفذ بسبع وعشرين درجة سوو اصفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوٰة عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم

ومكفرة للسيات ومنهاة عن الاثم احب الاعمال الى الله ادومها حق المسلم على المسلم خمس ردالسلام و عيادة المريض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشميت العاطس لقنوا موتاكم لا اله الا الله لاتسبوا الا موات فانهم قد افضوا الى ماقد موا لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم النائحة والمستمعة يكون كنزاحدكم يوم القيامة شجاعا اقرع يفر منه صاحبه وهو يطلبه حتى يلقمه اصابعه انفق يا ابن ادم انفق عليك من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فى ان يدع طعامه و شرابه من قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة و الحسنة بعشرا مثالها لا اقول آلم حرف الف حرف ولام حرف و ميم حرف ليس شئى اكرم على الله من الدعاء ماعمل العبد عملا انجى له من عذاب الله من ذكر الله ان العبد اذاعترف ثم تاب تاب الله عليه من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه من حج فزار قبرى بعد موتى كان كمن زارنى فى حياتى طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة لعن رسول الله صلى عليه وسلم اكل الربوا وموكله وكاتبه و شاهديه وقال هم سواء من احتكر فهوخاطئى من انظر معسرا اووضع عنه اظله الله فى ظله يغفر للشهيد كل ذنب الا الذين الا لاتظلمو الا لايحل مال امرى الا بطيب نفس منه العائد فى هبة كالكلب يعود فى قيئه ليس لنا مثل السوء من لم يشكر الناس لم يشكر الله صالة المسلم حرق النارمن قطع ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة تنكح المرأة لاربع لما لها

ولحسبها ولجما لهاولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك لعن الله الناظر والمنظور اليه ان اعظم النكاح بركة ايسره مؤنة اذاكانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط لايفرك مؤمن مؤمنةً ان كره منها خلقا رضى منها اخر ايما امرأه ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة لاتحلفوا با لطواغى ولابابائكم لايدخل الجنة عاق ولاقما رولا منان ولا مدمن خمرمن ادعى ماليس له فليس منا وليتبوا مقعده من النارما اغبرت قدما عبد فى سبيل الله فتمسه النارنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم من كان يؤمن بالله واليوم الاخرفليكرم ضيفه جائزته يوم وليلة والضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهوصدقة ولا يحل له ان يثوى عنده حتى يحرجه ماعاب النبى صلى الله عليه وسلم طعاماًقط ان اشتهاه اكله وان كرهه تركه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من ثلمة القدح وان ينفخ فى الشراب لا ينظر الله يوم القيامة الى من جرا زاره بطرًامن تشبه بقوم فهومنهم نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسى والمعصفروعن تختم الذهب وعن قرأة القران فى الركوع نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القزع غير واهذا بشئى واجتنبوا السواد لا تد خل الملئكة بيتافيه كلب ولا تصاوير من لعب النرد فقد عصى الله و رسوله ما انزل الله داء الا انزل له شفاء لاعدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كماتفر من الاسد يسلم الراكب على الماشى والماشى على القاعد والقليل على الكثير اذا استاذن احدكم ثلثا فلم يوذن له فلير جع اذاعطس احدكم فليقل الحمد لله على كل حال وليقل الذى يرد عليه

يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم لا يسب احدكم
الدهر فان الله هوالدهر ان النبى صلى الله عليه وسلم كان لغير الاسم
القبيح ان من الشعر حكمة من صمت نجا لاتمار اخاك ولا تمازحه
ولا تعده موعد افتخلفه لا يدخل الجنة قاطع لايرحم الله من لايرحم
الناس والذى نفسى بيده لا يؤمن عبد حتى يحب لاخيه مايحب لنفسه
اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث ولاتحسسو اولا تجسسوا ولا
تناحشوا ولا تحاسد واولا تبا غضوا ولا تدا بروا وكونواعباد الله
اخواناً الا ناة من الله والعجلة من الشيطان ان من خياركم احسنكم
اخلاقاً لايد خل الجنة من كان فى قلبه مثقال ذرة من كبر ان الغضب
ليفسد الايمان كمايفسد الصبر العسل الظلم ظلمات يوم القيامة
ائتمرو ابالمعروف وتنا هوا عن المنكر الدنيا سجن المؤمن وجنة
الكافر لا تعدل بالرعة اتقوا الحرام فى البنيان فانه اساس الخراب هل
تنصرون وترز قون الا بضعفائكم كن فى الدنيا كانك غريب اوعابر
سبيل وعد نفسك من اهل القبور الكيس من دان نفسه و عمل لما بعد
الموت والعاجز من اتبع نفسه هوا هاوتمنى على الله ان الرزق ليطلب
العبد كما يطلبه اجله من سمع سمع الله به ومن يرائى يرائى الله به
مارايت مثل النار نام هار بهاولا مثل الجنة نام طالبها العبادة فى الهرج
كهجرة الى المهدى من عترتى من اولاد فاطمة لا تقوم الساعة حتى
لايقال فى الارض الله الله اسعد الناس بشفاعتى يوم القيامة من قال لا
اله الا الله من قلبه يشفع يوم القيامة ثلثة الا نبياء ثم العلماء ثم
الشهداء انكم سترون ربكم عيانا خلقت الملئكة من نو روخلق الجان
من مارج من ناروخلق ادم مما وصف لكم انا اكرم الاولين والا خرين

علی الله ولا فخر لاتمس النار مسلماً رانی اورأی من رانی الا ان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة نوح من رکبها نحاومن تخلف عنها هلك انتم تتمون سبعین امة انتم خیرها واکرمها علی الله تعالی۔

سبق نمبر ۱۳ حدیث کے (بعض) متون کے بیان میں

(یہ سب) مشکوٰۃ سے (نقل کی گئی ہیں) جنت کی کنجیاں تو لا اله الا الله کا اقرار و کلمہ شہادت پڑھنا) ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی جو کوئی ہمارے اس کام میں (دین میں) وہ بات نکالے جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ بات رد ہے قرآن میں فضول تقریریں نکالنا کفر ہے طہارت نصف ایمان ہے مسواک منہ کو صاف رکھنے کا ذریعہ اور حق تعالیٰ کے راضی کرنے کا ذریعہ جب کوئی تم میں سے جمعہ میں آوے تو چاہیے کہ غسل کرے بندے اور کفر میں فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑ دینا ہے موذن لوگوں کی اور لوگوں سے قیامت کے دن گردنیں بلند ہوں گی جب کوئی تم میں سے مسجد میں آوے تو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے نماز کی زیادہ فضیلت خشوع کے زیادہ ہونے سے ہوتی ہے اے انس اپنی نگاہ (نماز میں) سجدہ کی جگہ رکھ جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہے اپنی صفوں کو ٹھیک کرو کیونکہ صفوں کا ٹھیک کرنا بھی اقامت صلوٰۃ (یعنی نماز کی درستی) میں داخل ہے تہجد کی عادت کرو کیونکہ وہ تم سے اگلے صالحین کی بھی عادت رہی ہے اور وہ باعث تقرب ہے تمہارے پروردگار کی طرف اور کفارہ ہے گناہوں کا اور گناہ سے روکنے والا ہے۔ اعمال میں سے زیادہ پسند حق تعالیٰ کو یہاں وہ عمل ہے جو ہمیشہ ہو۔ مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں سلام کا جواب دینا اور مریض کی بیمار پرسی کرنا۔ اور جنازے کے ساتھ جانا اور دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کا

جواب دینا مرنے والے کو لا اله الا الله کی تلقین کرو (یعنی اس کے سامنے پڑھو کہ سن کر وہ بھی پڑھے) مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ خود اپنے کیے کو پہنچ گئے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت (بیان کر کر کے رونے والی) پر اور نوحہ سننے والی پر بے زکوۃ مال تمہارا قیامت کے دن بہت زہریلا گنجا سانپ بن جاوے گا کہ اس سے وہ مال والا بھاگے گا اور وہ اس کے پیچھے ہو گا یہاں تک کہ وہ شخص اس کے منہ میں اپنی انگلیاں دے دے گا اے ابن آدم خرچ کر میں تیرے اوپر خرچ کروں گا جو کوئی رمضان کے روزے بوجہ ایمان اور بغرض ثواب رکھے گا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاویں گے اور جو کوئی قیام رمضان کرے گا (تراویح پڑھے گا) بوجہ ایمان کے اور بغرض ثواب اس کے بھی پچھلے گناہ بخش دیئے جاویں گے اور جو کوئی شب قدر میں نماز پڑھتا رہے گا بوجہ ایمان کے اور بغرض ثواب تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاویں گے جو کوئی جھوٹ بولنا اور جھوٹی کاروائی کرنا نہ چھوڑے گا (یعنی روزہ میں) تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اپنا کھانا اور پانی چھوڑے رہے۔ جو کوئی ایک حرف قرآن شریف کا پڑھے تو اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی دس کی برابر ہوتی ہے میرا مطلب یہ نہیں کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے خدائے تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے زیادہ عزیز نہیں بندہ کوئی عمل ذکر اللہ سے زیادہ عذاب الٰہی سے نجات دینے والا نہیں کرتا۔ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو کوئی بوجہ اللہ حج کرے اس میں عورتوں کے پاس نہ جائے اور گناہ نہ کرے تو ایسا ہو کر لوٹے گا جیسے آج اس کی ماں نے جنا ہے۔ جو کوئی حج کرے اور پھر میری قبر

کی میری وفات کے بعد زیارت کرے تو ایسا ہو گا جیسے میری حالت زندگی زیارت کی حلال کی معاش تلاش کرنا بھی اور فرضوں کے بعد ایک فرض ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کے کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور دونوں گواہوں پر اور فرمایا یہ سب برابر ہیں جو کوئی غلہ کو (قحط کے وقت اور ضرر عام کے وقت) روک کر رکھے وہ گنہگار ہے جو کوئی نادار (قرضدار) کو مہلت دے یا کچھ قرض چھوڑ دے تو حق تعالیٰ اس کو اپنے سایہ (سایہ عرش) میں جگہ دیں گے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں مگر قرض یاد رکھو کہ ظلم مت کرو یاد رکھو کہ کسی کا مال بلادلی رضامندی کے حلال نہیں دیکر چیز کو لوٹانے والا مثل کتے کے ہے کہ اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے بری مثال اختیار کرنا ہمارے لئے (مسلمانوں کے لئے) شایان نہیں جس نے آدمیوں کا شکر نہیں کیا اس نے حق تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کیا مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز دوزخ کا انگارا ہے جو کوئی مورث اپنے وارث (شرعی) کی میراث قطع کرے گا یعنی اس کو محروم کرنے کی کوئی تدبیر کرے گا) تو حق تعالیٰ اس کا حصہ جنت میں سے قیامت کے دن قطع کرے گا۔ عورت چار وجہ سے نکاح میں لائی جاتی ہے مال کی وجہ سے اور خاندانی عزت کی وجہ سے اور حسن کی وجہ سے اور دینداری کی وجہ سے پس دیندار کو حاصل کر تیرا برا ہو لعنت کرے اللہ نظر بد کرنے والے مرد پر اور اس عورت پر جس پر نظر کی گئی (یعنی جبکہ وہ اس پر راضی ہو) نکاح جتنا کم خرچ ہو اتنا ہی سزاوار ہوتا ہے جب کسی کے پاس دو بیبیاں ہوں اور وہ ان کو برابر نہ رکھے تو قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ ایک طرف کا بدن بے کار ہو گا کوئی مسلمان مرد اپنی بی بی کی گوشمالی نہ کرے جہاں اس سے کوئی برائی دیکھتا ہے تو کوئی اچھی بات بھی تو پاتا

ہے جو عورت مر جاوے اور خاوند اس کا اس سے راضی ہو تو وہ عورت جنت میں جاوے گی بتوں کی اور اپنے آباواجداد کی قسم نہ کھایا کرو۔ جنت میں نہ جاوے گا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور نہ جوا کھیلنے والا اور نہ دیکر احسان جتانے والا اور نہ شراب کی عادت رکھنے والا جو کوئی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو واقع میں اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے) نہیں ہے اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں سمجھے کسی بندہ کے پیر حق تعالیٰ کی راہ میں غبار آلود نہیں ہوے کہ پھر اس کو آگ چھو بھی سکے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے (مرغ بازی وغیرہ سے) جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو لازم ہے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اس کی دعوت (بقدر وسعت عمدگی کے ساتھ) ایک رات دن ہے اور مہمانی تین دن تک ہے اور اس کے بعد خیرات ہے اور نہیں حلال ہے مہمان کو کہ اس کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اس کو تنگ کر دے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا اگر مرغوب ہوا کھایا اور اگر نہ مرغوب ہوا نہ کھایا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارہ سے پینے کو اور اس سے کہ پینے کی چیز میں پھونک ماری جاوے (یا سانس لیا جاوے) حق تعالیٰ نظر نہ فرماوے گا قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنے ازار کو اترانے کے طور پر نیچا رکھے جو کوئی کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ ان ہی میں شمار ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشمی کپڑے کے پہننے اور کسی قسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے (یعنے مردوں کو نہ کہ عورتوں کو) اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے (مردوں کو نہ کہ عورتوں کو) اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قزع سے (سر پر کچھ

بال رکھتا اور کچھ نہ رکھتا) اس کو (بڑھاپے کو) کسی چیز سے رنگین کرو اور سیاہی سے نہ رنگو۔ فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویریں ہوں جو کوئی نردوں سے کھیلے (شطرنج چوسر وغیرہ) تو اس نے اللہ و رسول کی بیشک نافرمانی کی خدائے تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں پیدا کیا جس کے لئے شفا نہ پیدا کی ہو۔ بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں۔ (اس پر ایک مبسوط تقریر حضرت والا کی ہے جو مترجم نے کتاب اصلاح الطب میں نقل کی ہے) اور نہ جانوروں سے شگون لینا اور نہ کھوپڑی میں سے جانور کا کچھ (اہل جاہلیت کا خیال تھا کہ جب کوئی مارا جاوے اور اس کا انتقام نہ لیا جاوے تو اس کی کھوپڑی میں سے ایک جانور پیدا ہو کر بولتا ہے اسقونی اسقونی اور تلوقتیت انتقام نہ لیا جاوے برابر چیختا ہے) اور نہ صفر (کی نحوست) اور (صفر کی ایک تفسیر اور بھی ہے جو رسوم جاہلیت کی بیان میں سبق چوتھے میں مذکور ہے) جذامی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ سوار پیادہ پر سلام کرے اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت آدمیوں پر جب کوئی کسی کے مکان پر جا کر اندر جانے کی تین بار اجازت مانگے اور پھر بھی اجازت نہ ملے تو چاہیے کہ لوٹ آوے جب کوئی چھینکے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور جواب دینے والا دوسرا آدمی جو اس کے قریب ہو کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ پھر وہ چھینکنے والا کہے یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ زمانہ کو برا نہ کہو کیونکہ زمانے کی اثر میں فاعل حقیقی اللہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام کو بدل دیتے تھے بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی اپنے بھائی (مسلمان) سے فضول جھگڑا نہ کرو نہ اس سے مذاق کرو نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کے خلاف کرو رشتہ دار سے قطع کرنے والا جنت میں نہ جاوے گا نہیں رحم کرتا اللہ اس پر جو

آدمیوں پر رحم نہیں کرتا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے اور کسی کی باتوں کی ٹٹول اور تلاش نہ کرو اور دوسرے کے نقصان پہنچانے کے لئے کسی بکتی ہوئی چیز کے دام نہ بڑھاؤ آپس میں حسد نہ کرو اور بغض نہ کرو اور پیٹھ پیچھے عیب مت بیان کرو اور خدا کے بندے اور بھائی بھائی ہو کر رہو اطمینان سے کام کرنا حق تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان سے بہترین تمہارے وہ ہیں جو قلبی عادات میں اچھے ہیں (نہ صرف ظاہری افعال میں) جنت میں وہ شخص نہ جاوے گا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو گا غصہ ایمان کو ایسا خراب کر دیتا ہے جیسے ایلو اشہد کو بگاڑ دیتا ہے ظلم اندھیریاں ہیں قیامت کے دن آپس میں ایک دوسرے کو اچھی بات بتاتے رہو اور بری بات سے منع کرتے رہو دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ (یعنی نعیم آخرت کی مقابل میں دنیا مومن کے لئے قید خانہ کی طرح ہے خواہ کتنی ہی خوش عیشی میسر ہو اور کافر کے لئے برعکس اور کافر کی جنت ہے کسی عمل کو ورع کے برابر مت سمجھ حرام مال سے عمارت بنانے سے بچو کیونکہ یہی ویرانی کی اصل ہے نہیں مدد دیے جاتے ہو اور نہیں رزق دیے جاتے ہو تم مگر اپنے میں سے کمزوروں کی برکت سے دنیا میں ایسا رہ کہ گویا تو مسافر ہے یا راہگیر ہے اور اپنے آپ کو مردوں میں سمجھ دانا وہ ہے جس نے اپنے نفس کی سیاست کی اور موت کے بعد کے لئے عمل کیا اور بیوقوف وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش کے پیچھے چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف خیالی منصوبے لگاتا رہا (یعنی کہتا رہا اللہ غفور رحیم ہے بخش ہی دے گا اور جنت مل ہی جاوے گی) بیشک رزق پیچھے

پھرتا ہے آدمی کے جیسے اس کی موت پیچھے پھرتی ہے جو کوئی لوگوں کے سنانے کے لئے (شہرت کے لئے) عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ شہرت ہی کا برتاوا کریں گے اور جو کوئی دکھاوے کے لئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھاوا ہی کریں گے نہیں دیکھی کوئی (تعجب کی) چیز دوزخ کے برابر کہ اس سے بھاگنے والا سوتا ہو اور نہ جنت کے برابر (کوئی تعجب کی چیز) کہ اس کا طالب سوتا ہے کشت و خون (بلوے) کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کر آنا امام مہدی (علیہ السلام) میرے خاندان میں سے اولاد فاطمہ میں سے ہوں گے قیامت نہ آوے گی یہاں تک کہ زمین میں اللہ اللہ کہنا موقوف نہ ہو جاوے زیادہ حصہ پانے والا میری شفاعت کا قیامت کے دن وہ شخص ہے جس نے لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ (کلمہ توحید) اپنے دل سے پڑھا ہو گا قیامت کے دن تین قسم کے اشخاص شفاعت کریں گے انبیاء علیہم السلام پھر علماء پھر شہداء بیشک تم اپنے پروردگار کو کھلم کھلا دیکھوگے فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور جن آگ کے شعلہ سے پیدا ہوئے ہیں اور آدم (علیہ السلام) اس سے پیدا ہوئے ہیں جو تم سے بیان کر دیا گیا ہے (یعنی مٹی سے جس کا بیان آیت خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ اور خَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ میں ہے میں تمام اولین وآخرین سے خدائے تعالیٰ کے نزدیک افضل ہوں اور یہ بطور فخر نہیں کہتا۔ آتش دوزخ اس مسلمان کو نہ چھوے گی جس نے مجھے دیکھا یا اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا سن لو کہ میرے اہلبیت کی مثال تم میں ایسی ہے جیسے کشتی نوح کی جو کوئی اس میں آگیا نجات پائی اور جو اس سے رہ گیا ہلاک ہوا۔ تم ستر (گذشتہ) امتوں کے متمم ہو کہ تم ان میں کے بہتر اور افضل ہو خدا تعالیٰ کے نزدیک۔

الدرس الرابع عشر فى اصول الفقه

اصول الشرع اربعة الكتاب والسنة والا جماع وقياس المجتهد الاحكام سبعة الفرض والواجب والسنة والمستحب والمباح والمكروه والحرام الامرللوجوب النهى للتحريم المطلق لايحمل على المقيد النسخ رفع حكم شرعى قول النبى صلى الله عليه وسلم حجة وكذا فعله وتقريره الا ان يثبت التخصيص بدليل قول الصحابى مقدم على القياس لا تكليف على الساهى والصبى والمجنون والمكره يجب على العامى تقليد المجتهد بظنه مصيبا مع احتمال الخطأ و شرط الا جتهاد العلم بالفقه وتفسير ايات الاحكام واخبارها واللغة والتاريخ والملكة الراسخة للاستنباط وانقطع بعد المائة الرابعة.

سبق نمبر ۱۴ اصول فقہ کے بیان میں

شریعت کے اصول جن پر احکام کی بنا ہے۔ چار ہیں قرآن حدیث اجماع مجتہد کا قیاس احکام شریعت سات قسم کے ہیں فرض اور واجب اور سنت اور مستحب اور مباح اور مکروہ اور حرام۔ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور نہی تحریم کے لئے ہوتی ہے اور مطلق مقید پر محمول نہیں ہو سکتا نسخ کے معنی حکم شرعی کا اٹھا دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول دلیل ہے اور ایسے ہی حضور کا فعل اور حضور کی تقریر (ایک فعل کرتے دیکھ کر اس سے منع نہ فرمانا) الا آنکہ اس فعل کا اس فاعل کے ساتھ خاص ہونا کسی دلیل سے ثابت ہو جائے صحابی کا قول قیاس پر مقدم ہے بھولنے والے اور لڑکے اور دیوانہ اور مکرہ پر (جس کو قتل کی دھمکی دے کر کوئی کام کرایا

جاوے) تکلیف شرعی نہیں رہتی عامی آدمی پر مجتہد کی تقلید واجب ہے اور ظن غالب اس کے حق پر ہونے کا چاہیے مع احتمال غلطی کے اور مجتہد ہونے کے لئے شرط فقہ کا علم اور احکام کی آیات کی تفسیر کا علم اور احکام کی احادیث کا اور لغت کا اور تاریخ کا اور دلائل شرعیہ سے احکام نکالنے کا پورا ملکہ اور اجتہاد ختم ہو گیا چوتھی صدی کے بعد سے۔

الدرس الخامس عشر فی فروع الفقه

الفرائض العلم والطهارة والصلوٰة الخمس والجمعة وصلوٰة الجنازة والزکوٰة والعشر والصوم والحج والکفارات والکسب الحلال وایصال الحقوق وغیر ذلك الواجبات الوترو سجود التلاوة و صلوٰة العیدین وصدقة الفطر والاضحیة والا مربالمعروف والنهی عن المنکر ونفقة الا قارب وردالسلام وغیر ذلك السنن الاذان والجماعة واثنتا عشرة رکعة کل یوم والتهجد والتراویح والاعتکاف والعمرة والنکاح والسلام وغیر ذلك المستحبات النوافل من الصلوٰة والصوم والصدقة والا عتاق والوقف والوصیة والقرض والشفاعة وطلاقة الوجه وغیر ذلك المباح التوسع فی المطاعم والمشارب والملابس والمساکن والمناکح والمراکب مالم یعتد الحدود المکروه ترك الاسباغ فی الطهارة وترك التعدیل فی الصلوٰة واعطاء الردی فی الصدقة والزکوٰة واللغومن القول والفعل لاسیما فی الصوم والطلاق بلا ضرورة شدیدة وکثرة الحلف وان کان صادقا والفضول من الکلام وغیر ذلك الحرام عقوق الوالدین و قتل النفس الا بالحق والیمین الفاجرة وشهادة الزور وقذف المحصنة واکل مال الیتیم واکل الربوا والفرار من الزحف والسحر وقتل الولد والزنا والسرقة

وقطع الطريق والبغى والظلم واللواطة والرشوة وقطع الرحم والا فطار فى رمضان بلاعذر والنميمة وسب احد من الصحابة والطعن فى احد بلاداع شرعى والتقاعد عن الامربالمعروف والنهى عن المنكر مع القدرة ونسيان القران واحراق الحيوان والميسر وشرب الخمر والتعرى على اعين الناس و تصديق الكاهن والمنجم والطعن فى الانساب والتجسس واخصاء الانسان والمثلة وكفر النعمة والمن والا ذى بعد الصدقة والجدال واللعب بالنرد ووطى الحائضة وعيب الطعام وحب الدنيا والنظر بشهوة الا على ازواجهم اوما ملكت ايمانهم والنظر فى دارغيره والدخول فيها بلااذنه و قتل نفسه والرقص والتغنى لاسيما من المرأة والاعانة على المعاصى وغير ذلك.

سبق نمبر ١۵ فقہی احکام کا ذکر

فرض چیزیں یہ ہیں علم (بقدر ضرورت) اور طہارت اور پانچ وقتی نماز اور جمعہ اور جنازہ کی نماز اور زکوٰۃ۔ اور عشر (پیداوار میں سے (دسواں حصہ) اور روزہ اور حج اور دوسرے کفارے یعنی روزہ اور قسم وغیرہ کے اور رزق حلال اور حقوق ادا کرنا وغیرہ واجبات یہ ہیں وتر اور سجدہ تلاوت اور عیدین کی نماز اور صدقہ فطر اور قربانی اور نیک بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔ اور عزیز اقارب کا نفقہ اور سلام کا جواب دینا وغیرہ سنتیں یہ ہیں اذان اور جماعت اور بارہ رکعت نماز (ظہر مغرب عشا فجر کی سنتیں) دن رات میں اور تہجد اور تراویح اور اعتکاف اور عمرہ اور نکاح اور سلام وغیرہ وغیرہ اور مستحبات یہ ہیں نفل نمازیں اور نفل روزے اور صدقہ اور غلام آزاد کرنا اور مال وقف کرنا اور وصیت کرنا اور قرض دیدینا اور سفارش کر دینا اور

خندہ پیشانی سے رہنا وغیرہ وغیرہ اور مباحات یہ ہیں کھانے پینے میں کشایش کرنا اور لباس میں اور مکانات میں اور نکاح اور رشتوں میں اور سواریوں میں بشرطیکہ حدود شرعی سے تجاوز نہ ہو مکروہات طہارت میں مبالغہ نہ کرنا اور نماز میں تعدیل ارکان چھوڑ دینا اور صدقہ اور زکوٰۃ میں نکمی چیز دینا اقوال و افعال میں بے فائدہ بات کرنا خصوصاً روزہ میں اور بلا ضرورت شدید طلاق دینا قسم زیادہ کھانا اگرچہ سچی ہوں اور فضول کلام کرنا وغیرہ وغیرہ اور حرام باتیں یہ ہیں والدین کی نافرمانی اور (کسی کو) قتل کرنا الاآنکہ حق شرعی ہو۔ اور جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی اور بے گناہ عورت کو تہمت لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور جہاد میں سے بھاگنا اور جادو کرنا۔ اور دخترکشی اور زنا اور چوری اور رہزنی اور بغاوت اور ظلم اور اغلام اور رشوت اور رشتہ دار سے قطع کرنا اور رمضان میں بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنا اور چغلی کھانا اور کسی صحابی کو برا کہنا اور کسی میں عیب نکالنا بلا شرعی سبب کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے باوجود قدرت کے رکنا اور قرآن بھول جانا اور جاندار کو آگ سے جلانا اور جوا اور شراب خواری اور لوگوں کے سامنے ننگا ہو جانا اور کاہن اور نجومی کو سچا جاننا اور نسبوں میں عیب نکالنا اور عیب جوئی اور انسان کو خصی کرنا اور صورت بگاڑنا (ہاتھ پیر ناک کان کاٹنا اور احسان فراموشی اور صدقہ دے کر) احسان جتلانا اور تکلیف دینا۔ اور فضول جھگڑنا اور چوسر شطرنج کھیلنا اور حیض میں صحبت کرنا اور کھانے کی چیز کو برا کہنا اور دنیا کی محبت اور شہوت سے کسی کو دیکھنا سوائے بی بی یا زرخرید لونڈی کے اور دوسرے کے گھر میں جھانکنا اور اس میں بلا اجازت گھس جانا اور خودکشی کرنا اور ناچ گانا خصوصاً عورت کا اور گناہوں پر اعانت وغیرہ۔

الدرس السادس عشر فی الفرائض

یقدم التجهیز والتکفین ثم الدیون ثم الوصیة من الثلث ثم الارث اسباب الارث قرابة ونکاح و ولاء واسلام و موانعه وقتل و اختلاف دین و دارو موت معیة و جهل السبق الفروض نصف لزوج عند عدم الولد وبنت ابن واخت لابوین اولاب منفردات وربع للزوج مع الولد وللزوجة عند عدم الولد وثمن للزوجة مع الولد وثلثان لذوات النصف فوق واحدة وثلث لاولادالام وللام عند عدم الولد وتعدد الاخوة اوالا خوات وسدس للام مع الولد اوالتعدد المذکور ولاب وجدمع الولد اوولد الا بن ولبنت ابن مع بنت الصلب ولاخت لاب مع الشقیقة ولاخ اواخت لام وللجدة واحدة او اکثر ومابقی من ذوی الفروض فللعصبات وهم اربعة جزء المیت ثم اصله ثم جزء ابیه ثم جزء جده فان لم یکونوا یرد علی ذوی الفروض ثم لذوی الارحام وفی الاخولیت مال المسلمین والا للمساکین.

سبق نمبر ۱۶ میراث (فرائض) کے بیان میں

پہلے میت کی (میت کے مال میں سے) تجہیز تکفین کی جاوے (عددسنت اور طریقہ سنت کے موافق نہ اسراف و رسوم کے ساتھ) پھر قرض ادا کیے جاویں پھر وصیت تہائی مال کے اندر اندر پھر میراث تقسیم کی جاوے میراث کے استحقاق کے وجوہات یہ ہیں قرابت، نکاح ولآء (وہ حق جو غلام آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے اور اسلام اور مانعات میراث یہ ہیں غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور دین کا اختلاف اور ملک کا اختلاف (کہ ایک دار الاسلام میں ہو اور ایک دارالحرب میں) اور ایک ساتھ دو

شخصوں کا مرنا کہ معلوم نہ ہو سکے کون پہلے مرا مقرر حصے میراث کے نصف ہے خاوند کا اولاد نہ ہونے کی صورت میں اور (نصف ہے بیٹی کا یا پوتی کا یا حقیقی بہن کا یا علاتی بہن کا ہے جبکہ یہ سب ایک ایک ہوں۔ اور چہارم ہے خاوند کا اولاد کے ساتھ اور (چہارم ہے) بیوی کا ہے اولاد نہ ہونے کی صورت میں اور آٹھواں حصہ ہے بیوی کا اولاد کے ساتھ اور دو تہائی ہے ان عورتوں کا جن کا حصہ نصف تھا جبکہ دو ایک سے زیادہ ہوں اور تہائی ہے اخیافی بہن بھائی کا اور ماں کا (بھی تہائی ہے) اولاد نہ ہونے کی صورت میں بشرط اس کے کہ (میت کے) بھائی یا بہن بھی ایک سے زائد نہ ہوں اور چھٹا حصہ ہے ماں کا اولاد کے ساتھ یا تعدد مذکور کے ساتھ (یعنی جبکہ میت کے بھائی یا بہن ایک سے زائد موجود ہوں) اور چھٹا حصہ ہے) باپ کا یا دادا کا (میت کے) بیٹے کے ساتھ یا پوتے کے ساتھ اور (چھٹا حصہ) پوتی کا بھی ہے صلبی بیٹی کے ساتھ اور (چھٹا حصہ) علاتی بہن کا بھی ہے حقیقی بہن کے ساتھ اور (چھٹا حصہ ہے) اخیافی بھائی یا بہن کا اور (چھٹا حصہ ہے جدہ صحیحہ کا ایک ہوں یا زیادہ اور جو بچے ذوی الفروض سے تو عصبات کا حق ہے اور وہ چار قسم ہیں میت کی فرع (جیسے بیٹا پوتا وغیرہ) پھر میت کی اصل (جیسے باپ دادا وغیرہ) پھر باپ کی فرع (جیسے بھیا یا بھتیجا کی اولاد) پھر میت کے دادا کی فرع (جیسے باپ کا چچا یا اس کی اولاد) اگر عصبات نہ ہوں تو رد کیا جاوے ذوی الفروض پر اس کے بعد (ملتی ہے میراث) ذوی الارحام کو) اور سب کے اخیر میں مسلمانوں کے بیت المال کو اور اگر بیت المال نہ ہو تو مساکین کو۔

الدرس السابع عشر فی علم التصوف

هو تجريد القلب لله تعالى واحتقار ماسواه راقب الله تعالى

فی جمیع حالاتك واعتقد انك مقصرفیما اتیت به وانك لست بخیر من احد وسلم الا مرلله تعالی وقضائه واعتقدانه لایکون الا مایرید لا ماترید ولا تراقب الناس الا بالضرورة الشرعیة واستحضر فی نفسك ثلثة اصول الاول ان لانفع ولا ضرر الامنه تعالی وماکتب واصل الیك لامحالة الثانی انك عبد مرقوق وانه مولاك وما تصرف فیك فلا صلاحك فلاتکرهه الثالث ان الدنیازائلة وانت فیها مسافر فاحتمل مشقات السفر لعمارة دارك الا صلیة بتکمیل العقائد والاعمال والاخلاق مع الاخلاص والتوکل.

سبق نمبر ۱۷ علم تصوف کے بیان میں

تصوف کی حقیقت ہے دل کو خالی کرنا اللہ تعالیٰ کے واسطے اور ماسوائے اللہ کو نا چیز سمجھنا حق تعالیٰ کا خیال رکھ اپنے تمام حالات میں اور عقیدہ رکھ کہ تو تقصیر کرنے والا ہے ہر اس عمل میں جو تو کرتا ہے اور یہ کہ تو کسی سے بھی اچھا نہیں ہے اور اپنے کام کو حق تعالیٰ پر اور اس کے حکم پر چھوڑ اور اعتقاد رکھ کہ نہیں ہو گا مگر جو کچھ کہ حق تعالیٰ چاہے نہ وہ جو تو چاہے اور لوگوں سے دھیان نہ لگا مگر شرعی ضرورت سے اور اپنے دل میں تین اصول کو ہر وقت مستحضر رکھ۔ اول یہ کہ نہیں ہو سکتا ہے فائدہ یا نقصان مگر حق تعالیٰ کی طرف سے اور جو کچھ حق تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ تجھ کو بیشک پہنچنے والا ہے دوسرے یہ ہے کہ تو مملوک غلام ہے اور وہ تیرا مولیٰ ہے اور وہ جو کچھ تجھ میں تصرف کرتا ہے تو تیری بھلائی کے لئے ہے لہذا اس سے ناخوش نہ ہو تیسرے یہ کہ دنیا فانی ہے اور تو اس میں مسافر ہے لہذا سفر کی مشقتوں کی تحمل کر اپنا اصلی گھر آباد کرنے کے لئے عقائد اور اعمال اور اخلاق کی تکمیل سے مع اخلاص اور توکل کے۔

الدرس الثامن عشر فی علم اسرار الاحکام

وبه ینطبق المنقول علی المعقول والقول الجملی فیه ان الطهارة شرعت لزوال الثقل والکسل وانشراح الروح وان الصلوٰة شرعت لذکر الله ومناجاته والزکوٰة دفع لرذیلة البخل وکفایة لحاجة الفقراء والصوم لقهر النفس والحج لتعظیم شعائر الله والقصاص للزجرعن القتل والحدود والکفارات شرعت زواجر عن المعاصی والجهاد شرع لا علاء کلمة الله وازالة الفتنة وان احکام المعاملات والمناکحات شرعت لا قامة العدل فیهم وبعض الاطعمة الذی نهی عنه امالنجاسة وقذارته اولکونه مورثا للاخلاق الردیة والسبعیة والایذاء ونحوها من المعانی المضادة للمزاج الانسانی و حرم المسکرلا فساده العقل الذی خص به الانسان و حرم بعض اللباس والزینة والا وانی لماکان المقصود منه الفخروا راء ة الغنی اولکونه خلاف الفطرة الانسانیة و حرم التصویر لمافیه من فتح باب عبادة الاصنام ونهی عن اقتناء بعض الحیوانات لما فیها من طبائع الشیاطین من الخبث والا یذاء الی غیر ذلك من المصالح المرعیة فی الاحکام.

سبق نمبر ۱۸ علم اسرار احکام کے بیان میں

اسی علم سے منقولات معقولات کے ساتھ مطابق ہو جاتے ہیں۔ اجمالی بیان اس کا یہ ہے کہ طہارت مشروع ہوئی ہے سستی اور کسل دور ہونے اور انبساط روح کے لئے اور نماز مشروع ہوئی ہے ذکر الٰہی اور حق تعالیٰ سے عرض معروض کرنے کے لئے اور زکوٰۃ بخل کا عیب دور ہونے کے لئے اور

محتاجوں کی حاجت پوری ہونے کے لئے اور روزہ نفس کو مغلوب کرنے کے لئے اور حج شعائر اللہ کی تعظیم کے لئے۔ شعائر یاد دلانے والی چیزیں (جیسے کعبہ، عرفات، صفا، مروہ وغیرہ) اور خون کا بدلہ لینا قتل سے روکنے کے لئے اور سزائیں اور کفارے مشروع ہوئے ہیں جرائم سے روکنے کے لئے اور جہاد مشروع ہوا ہے اعلاء کلمۃ اللہ اور شرک کے انسداد کے لئے اور معاملات کے اور ازدواج کے احکام مشروع ہوئے لوگوں میں عدل انصاف قائم کرنے کے لئے اور بعض کھانے کی چیزیں جو منع کی گئیں تو ناپاک ہونے اور گھن کی چیز ہونے کی وجہ سے (جیسے پیشاب پاخانہ کہ نجس ہیں اور جیسے کیڑے مکوڑے کہ گھنونی چیز ہیں) یا اس وجہ سے کہ بری عادت (یعنی تقریب الی الفہم ہو جاتی ہے نہ یہ کہ انہیں مصلحتوں کی وجہ سے احکام شرعیہ مقرر ہوئے ہیں جیسا اہل فطرت سمجھتے ہیں حق یہ ہے کہ علت ہر حکم کی امر باری تعالیٰ ہے ہاں حکمت اس کے تابع ہے) اور درندہ پن اور ایذا رسانی وغیرہ۔ باتیں (جیسے درندوں کا گوشت) پیدا کرنے والی ہیں جو انسانیت کے خلاف ہیں اور نشہ حرام ہوا اس وجہ سے کہ وہ عقل جیسی چیز کو خراب کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان کو (تمام مخلوقات پر) خصوصیت حاصل ہے اور بعض لباس اور زینت کی چیزیں۔ (جیسے مرد کو ریشم پہننا کہ تفاخر کے سوا اس کا حاصل کچھ نہیں کیونکہ مرد کو لباس سے غرض آسائش اور ستر کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے اور ریشم میں دونوں نہیں) اور بعض برتن منع ہوئے اس وجہ سے کہ ان کی وضع فخر اور توانگری ہی دکھانے کے لئے ہے یا اس وجہ سے کہ وہ فطرت انسانی کے خلاف ہیں اور تصویر حرام ہوئی اس وجہ سے کہ اس سے بت پرستی کا سلسلہ چلتا ہے اور بعض جانوروں کے پالنے سے منع کیا گیا اس وجہ سے کہ ان جانوروں میں شیطانی عادتیں ہیں

نجاست اور ایذا رسانی وغیرہ وغیرہ اور بہت سی مصلحتیں جو احکام شرعیہ کے اندر رکھی ہوئی ہیں۔

الدرس التاسع عشر في اصول التعبير

الرؤيا ثلث بشرٰى من الله تعالى وحديث النفس وتخويف من الشيطان اما البشرى فلها تعبير والعمدة فيه معرفة الخيال اى شئى مظنة لاى معنى فقد ينتقل الذهن من المسمى الى الاسم ومن الملابس الى ما يلابسه ومن الوصف الى جوهر مناسب له واما سائرالا نواع فلا تعبير لها والرؤيا جزء من النبوة وينبغى كون المعبر ماهرابالقران حافظا للحديث عارفا باللغة والا شتقاق ممارسالا حوال الناس وعاداتهم عفيفا تقيامرضى الاخلاق صادق اللهجة واصدقهازمانا وقت السحروالقائلة وزمان الربيع ويختلف التعبير لرؤيا واحدة باختلاف الاشخاص والا وقات والا حوال وينبغى ان لايحدث بالرؤيا الاللحبيب واللبيب.

سبق نمبر ۱۹ تعبیر کے قواعد کے بیان میں

خواب تین قسم کے ہیں بشارت خدا تعالیٰ کی طرف سے اور خیالات دماغی اور شیطان کا خوف دلانا قسم اول کی تو تعبیر ہوتی ہے اور اس میں بڑی چیز خیال کا پہچاننا ہے کہ کس معنے کے لئے کونسا خیال ہو سکتا ہے تو کبھی ذہن مسمی سے اسم کی طرف انتقال کرتا ہے اور کسی تعلق سے ذی تعلق کی طرف اور کسی غرض سے کسی ایسے جوہر کی طرف جو اس کے مناسب ہوتا ہے رہیں باقی دو قسمیں (خیالات دماغی اور تخویف شیطان تو ان کی کچھ تعبیر نہیں ہوتی اور خواب (بالمعنے الاول) نبوت کا ایک جزو ہے اور چاہیے کہ تعبیر دینے والا قرآن شریف کا خوب ماہر ہو اور حدیث اس کو

خوب یاد ہو اور الفاظ کے معانی اور اشتقاق جانتا ہو (زباندان ہو) لوگوں کے حالات سے اور ان کی عادات سے واقف ہو پارسا متقی خوش اخلاق راست گفتار ہو اور خواب زیادہ سچا وقت کے لحاظ سے سحر کا ہوتا ہے اور دوپہر کا اور فصل بہار (ربیع) کا اور ایک ہی خواب کی تعبیر باعتبار تعدد دیکھنے والوں کے نیز اوقات کے بدلنے اور حالات کے تبدیلی سے مختلف ہو جاتی ہے اور چاہیے کہ خواب کسی سے بیان نہ کرے سواۓ اپنے دلی دوست یا پورے عقلمند سے۔

الدرس العشرون فی الرقی والعزائم

احسنها ماورد فی القران والحدیث ثم ما نقل عن خیار الامة موافقا للاصول الشرعیة ولایجوز فیها رعایة الثابت والمنقلب وساعات الکواکب من احکام النجوم ولا یجوز ما لایفهم معناه الا باذن صریح من الشارع وحق علی صاحب العزیمة التطهرمن الادناس والا نجاس وان یکون غذاء ہ ولباسه حلالا ویکون معتز لا عن المعاصی کلها وان لایضجران تاخر التاثیر بل یقوی همته ویقینه فهو راس التاثیر کیف لا وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم حاکیا عن ربه تعالی انا عند ظن عبدی بی ولا یضراحد اولا یتصرف تصرفالم یاذن به الله تعالی وننقل شیئا یسیرا ممایمس الحاجة الیه من الرقی للغنی یا مغنی کل یوم مائة مرة والف مرة للتألم فی ای عضوکان خذلوحاطاهراوضع علیه رملا طاهرا واکتب بمسمارابجد هوزحطی وشد دبالمسمار علی الالف واقرأ الفاتحة مرة وصاحب الالم واضع اصبعه علی موضع الا لم فلاتصل الی اخرالحروف الا رفد شفاه الله تعالی لحفظ الاطفال اکتب هذه العوذة وعلقها فی عنق الطفل بسم

الله الرحمن الرحيم اعوذ بكلمات الله التامة من شركل شيطان وهامة وعين لامة لخوف الحاكم يقول كهيعص حمعسق وليقبض كل اصبع من اليد اليمنى عندكل حرف من اللفظ الاول ومن اليسرى عندكل حرف من الثانى ثم ليفتحهما جميعا في وجه من يخاف منه للحصبة حذخيطا ازرق واقرأ سورة الرحمٰن وكلما مررت على قوله تعالى فباى الاء ربكما تكذبان فاعقد عقدة وانفث فيها وعلق الخيط فى عنق الصبى لخبط الشيطان يوذن فى اذنه سبع مرات ويقرأ الفاتحة والمعوذات و اية الكرسى والطارق واخر سورة الحشرو سورة الصافات الى لاذب وايضا يقرأ فى اذنه افحسبتم الى اخر سورة المؤمنون ولا لمام الشيطان بالبيت ورميهم بالحجارة يقرأ هذه الاية انهم يكيدون كيدا الى رويد اعلى اربعة مسامير على كل واحد خمسا وعشرين مرة ثم يدفنها فى اربعة اطراف البيت وللعقيمة تكتب هذه الاية فى رق الغزال بالزعفران وماء الورد ثم يعلق فى عنقها ولوان قرانا سيرت به الجبال الى جميعا وايضا يقرأ على اربعين قرنفلا على كل واحد سبع مرات اوكظلمات الى نور تاكل كل يوم واحد اوتبتدى من وقت فراغتها من غسل المحيض ويواقعها زوجها فى تلك الايام لاملاص الجنين يا خذخيطا معصفرا على مقدار طولها ويعقد عليه تسع عقد ينفث فى كل منها واصبروما صبرك الا بالله الى محسنون وليسرا لولادة يكتب فى رقعة والقت مافيها وتخلت اهيا اشراهيا ويلف ويعلق فى الفخذ اليسرى فانها تلدسر يعا باذن الله تعالى.

سبق نمبر ۲۰ جھاڑ پھونک اور عملیات کے بیان میں

ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو قرآن و حدیث میں آئے ہوں پھر وہ جو صلحاء امت سے منقول ہوں اور قواعد شرعیہ کے موافق ہوں اور ان میں ثوابت اور سیاروں کے چال کی قید اور ستاروں کی ساعتوں کی قید وغیرہ علم نجوم کے احکام لگانا جائز نہیں اور وہ عمل جائز نہیں جس کے معنے نہ معلوم ہوں تاوقتیکہ شارع علیہ السلام سے اس کی تصریح نہ منقول ہو اور عامل کے لئے ضروری ہے طہارت میل کچیل سے اور نجاستوں سے اور یہ کہ اس کی خوراک اور لباس حلال سے ہو اور تمام گناہوں سے بچتا ہو اور یہ کہ عمل کی تاثیر میں دیر ہونے سے تنگدل نہ ہو بلکہ اس کی ہمت اور یقین اور پختہ ہوتا جاوے کیونکہ تاثیر ہونے کی اصل یہی ہے اور کیوں نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حدیث قدسی میں) حق تعالیٰ کی طرف سے فرماتے ہیں میں اپنے بندہ کے گمان کے قریب ہوں (یعنے جیسا وہ خیال باندھ لے کر دیتا ہوں) اور (ضرور ہے) کہ عامل کسی کو نقصان نہ پہنچاوے اور کوئی فعل (عمل کے ذریعہ سے) ایسا نہ کرے جس کی حق تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اب ہم چند عمل وہ بیان کرتے ہیں جن کی ضرورت پڑتی ہے توانگری (دفع محتاجی) کے لئے یا مغنی گیارہ سو مرتبہ روزانہ ورد کے لئے خواہ کسی جگہ ہو ایک پاک تختی لے اور اس پر پاک ریتا بچھاوے اور ایک کیل سے ابجد ہوز حطی (یہی تین کلمے) لکھے پھر کیل کو الف پر دباوے اور ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اور مریض اپنی انگلی درد کی جگہ پر رکھے رہے (اسی طرح ہر حرف پر کیل دبا کر فاتحہ پڑھتا جاوے) اخیر حرف تک پہنچنے کی نوبت نہ آوے گی کہ اس کو بفضلہ تعالیٰ آرام ہو جاوے گا۔

تعویذ برائے حفاظت اطفال یہ تعویذ لکھ کر بچہ کے گلے میں ڈالدو بِسْمِ

اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ساتھ نام اللہ کے جو بخشنے والا مہربان ہے اَعُوْذُ الخ یعنی پناہ مانگتا ہوں حق تعالیٰ کے پکے کلمات کی ہر شیطان کی برائی اور موذی جانور کی برائی سے اور نظر بد کی برائی سے (عمل) حاکم کے خوف کے وقت پڑھے کھیعص حمعسق اور بند کرتا جائے داہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی لفظ اول (کھیعص) کے ایک ایک حرف پر اور بائیں ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرے دوسرے لفظ (حمعسق) کے ایک ایک حرف پر پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دم اس کے سامنے کھول دے جس کا خوف ہے (گنڈا) چیچک کے لئے ایک نیلاڈورالو اور سورۃ رحمٰن پڑھو اور جب آیت فَبِاَیِّ اٰلآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہنچو تو گرہ لگا دو اور اس گرہ میں دم کر دو اور یہ گنڈا بچہ کے گلے میں ڈال دو جب کسی کو شیطان مخبوط بناوے تو اس کے کان میں سات دفعہ اذان کہے اور اَلْحَمْدُ پڑھے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور آیت الکرسی اور سورۃ طارق اور آخر سورۃ حشر کی آیتیں ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الخ۔ (پارہ ۲۵) اور سورۃ صافات کے شروع کی آیتیں لَازِبٍ تک پڑھے۔ (پارہ ۲۸) نیز اس کے کان میں آیت اَفَحَسِبْتُمْ آخر سورۃ مومنون تک پڑھے (پارہ ۱۸) اور گھر میں آسیب ہونے اور اس کے پتھر مارنے کے لئے یہ آیت چار کیلوں پر پڑھے اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا رُوَیْدًا تک ہر کیل پر پچیس بار اور ان کیلوں کو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دے عمل بانجھ عورت کے لئے یہ آیت ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے لکھے اور عورت کے گلے میں ڈال دے وَلَوْاَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ (سورہ رعد پارہ ۱۳) بِہِ الْجِبَالُ جَمِیْعًا تک نیز چالیس لونگوں پر ہر ایک پر سات سات بار اَوْکَظُلُمٰتٍ (سورہ نور پارہ ۱۸) فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ الی قولہ تعالیٰ نُوْرٍ پڑھے پھر عورت ایک لونگ روزانہ

کھاوے اس کو حیض سے پاک ہو کر غسل کر کے شروع کرے اور لونگیں کھانے کے زمانہ میں خاوند کے پاس جاتی رہے حمل اسقاط سے حفاظت کے لئے ایک ڈور اکسم سے رنگا ہوا لے عورت کے قد کے برابر اور اس میں نو گرہ دے کر ہر گرہ میں آیت وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الی قوله تعالیٰ مُحْسِنُوْنَ تک (سوره نحل اخیر پاره ۴) پڑھ کر دم کرے اور وضع حمل کی آسانی کے لئے ایک کاغذ پر یہ لکھے وَاَلْقَتْ مَافِيْهَا وَتَخَلَّتْ اهياً اشراهياً بائیں ران میں باندھ دے باذنہ تعالیٰ بہت جلد وضع حمل ہو گا۔

الدرس الحادى والعشرون فى النحو

الاسماء المرفوعة الفاعل و مفعول مالم يسم فاعله والمبتدأ والخبرو خبران واخواتها واسم كان واخواتها واسم ماولا المشبهتين بليس وخبرلا التى لنفى الجنس الاسماء المنصوبة المفعول المطلق وبه وفيه وله ومعه والحال والتميز والمستثنى واسم ان واخواتها وخبركان واخواتها والمنصوب بلا التى لنفى الجنس وخبر ماولا المشبهتين بليس الا سماء المجرورة هى المضاف اليه ومدخول حروف الجرالتوابع النعت والعطف بالحرف وعطف البيان والتاكيدو المبدل والاسم المبنى الضمائر واسم الاشارة والموصول واسماء الافعال والا صوات والكنايات وبعض المركبات والظروف الماضى مبنى على الفتح والا مرعلى الجزم والمضارع يرفع وينصب ويجزم باختلاف العوامل الحروف الجارة للاسم الباء والتاء والكاف واللام و واوالقسم ومذ ومنذ وخلاورب وحاشاومن وعداوفى وعن وعلى وحتى والى الحروف الناصبة للاسم والرافعة فى الخبر ان وان وكان

ولكن وليت ولعل الرافعة للاسم والناصبة للخبر ماولا المشبهتان بليس الحروف الناصبة للمضارع ان ولن وكى واذن والجازمة للفعل المضارع لم ولماولام الا مرولا النهى وان الشرطية الاسماء الجازمة للمضارع من وماومتى ومهماواى واينما وانى وحيثما واذماالافعال الرافعة للاسم والناصبة للخبركان وصارواصبح وامسى واضحى وظل وبات ومادام وما زال ومابرح وما انفك ومافتى وليس الرفع يكون بالضم والواو والا لف وتقدير الضم وتقدير الواوو النصب يكون بالفتح والكسرة والالف والياء المفتوح ماقبلها والياء المكسور ماقبلها وتقدير الفتح والجريكون بالكسرة والفتحة والياء مفتوحا ما قبلها ومكسور وتقدير الكسرة

سبق نمبر۲۱ نحو کے بیان میں

اسماء مرفوعہ یہ ہیں فاعل، مفعول مالم یسم فاعلہ، مبتدا اور خبر ان اور دیگر حروف مشبہ بالفعل کی خبر اور کان اور دیگر افعال ناقصہ کے اسم اور ما اور لا مشبہتین بلیس کی خبر اور لائے نفی جنس کی خبر اسماء منصوبہ یہ ہیں مفعول مطلق، مفعول بہ مفعول فیہ۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ حال تمیز مستثنیٰ اور ان اور دیگر حروف مشبہ بالفعل کے اسم اور کان اور دیگر افعال ناقصہ کی خبر اور لائے نفی جنس کا اسم اور ماولا مشبہتین بلیس کی خبر مجرورات مضاف الیہ اور وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو توابع یہ ہیں صفت اور عطف بحرف اور عطف بیان اور تاکید اور بدل اسماء مبنیہ ضمیرین اسماء اشارہ اسماء موصولہ اسماء افعال اسماء اصوات کنایات اور بعضے مرکبات اور اسماء ظروف ماضی زبر پر مبنی ہوتا ہے اور امر جزم پر۔ اور مضارع مرفوع اور منصوب اور مجزوم

سب ہوتا ہے (یعنی معرب ہے) جیسا عامل ہو حروف جر یہ ہیں با و تا و کاف و لام و واؤ منذ۔ مذ۔ خلا۔ رب حاشا من عدا۔ فی۔ عن۔ علی۔ حتی۔ الی وہ حرف جو نصب دیتے ہیں اسم کو اور رفع دیتے ہیں خبر کو یہ ہیں ان۔ ان۔ کان۔ لکن۔ لیت۔ لعل اور وہ حروف جو اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں ما ولا مشبہ بلیس ہیں حروف مضارع کو نصب دینے والے یہ ہیں ان۔ لن۔ کئ۔ اذن اور حروف جزم دینے والے فعل مضارع کو یہ ہیں لم۔ لما۔ لام امر۔ لائے نھی۔ ان شرطیہ اور اسم جزم دینے والے فعل مضارع کو یہ ہیں من۔ متی مھما۔ ای۔ اینما۔ انی۔ حیثما۔ اذما فعل رفع دینے والے اسم کو اور نصب دینے والے خبر کو یہ ہیں کان۔ صار۔ اصبح۔ امسی۔ اضحی۔ ظل بات۔ مادام۔ مازال مابرح ماانفک مافتی۔ لیس۔ رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور واؤ کے ساتھ۔ اور الف کے ساتھ اور ضمہ تقدیری اور واؤ تقدیری کے ساتھ اور نصب ہوتا ہے فتحہ کے ساتھ اور کسرہ کے ساتھ الف کے ساتھ اوری ماقبل مفتوح کے ساتھ الی ماقبل مکسور کے ساتھ اور فتحہ تقدیری کے ساتھ۔ اور جر ہوتا ہے کسرہ کے ساتھ اور فتحہ کے ساتھ اوری ماقبل مفتوح کے اور ماقبل مکسور کے ساتھ اور کسرہ تقدیری کے ساتھ۔

الدرس الثانی والعشرون فی الصرف

الصیغة اماللغائب اوالمخاطب اوالمتکلم والا ولان اما للواحد اوالمثنی والجمع وکل منھا اما للمذکر اوالمؤنث والمتکلم صیغتان احدھما للواحد المذکر والمؤنث وثانیھما للمثنیٰ والجمع المذکر والمؤنث فھذہ اربعة عشر والفعل ماض ومضارع یوخذ منہ وامرونھی والاسم فاعل و مفعول وظرف والة وتفصیل الا بواب ثلثة واربعون نصرینصر ضرب یضرب سمع یسمع فتح یفتح کرم یکرم

حسب یحسب فضل یفضل کادیکاد اکرم یکرم صرف یصرف تقبل یتقبل قاتل یقاتل تقابل یتقابل اجتنب یجتنب استنصر یستنصر انفطر ینفطر احمر یحمر ادھام یدھام اخشوشن یخشوشن اجلوذ یجلوذ اثاقل یثاقل اطھر یطھر تسربل یتسربل ابرنشق یبرنشق اقشعر یقشعر جلبب یجلبب، قلنس یقلنس جورب یجورب سرول یسرول خیعل یخیعل شریف یشریف قلسی یقلسی تجلبب یتجلبب تقلنس یتقلنس تمسکن یتمسکن تعفرت یتعفرت تجورب یتجورب تسرول یتسرول تخیعل یتخیعل تقلسی یتقلسی اقعنسس یقعنسس اسلنقی یسلنقی الاسم ثلاثی ورباعی وخماسی ومزیدہ سداسی وسباعی والفعل ثلاثی ورباعی ومزیدہ خماسی وسداسی والحروف الاصلیہ مایقابل الفاء والعین واللام والباقی ھوالزائد السالم من حروف العلۃ صحیح والافمثال واجوف وناقص ولحرفین نصیف.

سبق نمبر ۲۲ صرف کے بیان میں

صیغہ غائب کا ہوتا ہے اور حاضر کا اور متکلم کا اور اولین یعنی غائب اور حاضر واحد کا ہوتا ہے یا تثنیہ کا یا جمع کا اور ان میں سے ہر ایک یا مذکر کاہوگایا مونث کا اور متکلم کے دو صیغے ہیں ایک واحد مذکر اور مونث کے لئے اور دوسرا تثینہ اور جمع مذکر اور مونث کے لئے تو یہ سب صیغے چودہ ہوئے فعل ماضی ہے اور مضارع اسی سے (ماضی سے) بنایا جاتا ہے اور امر ہے اور نہی ہے اور اسم (جو فعل سے بنایا جاتا ہے اسم فاعل ہے اور اسم مفعول اور اسم ظرف اور آلہ اور اسم تفضیل ابواب صرف تینتالیس ہیں

(نصرینصر ضرب یضرب سمع۔ یسمع۔ فتح۔ یفتح۔ کرم یکرم حسب یحسب فضل یفضل کا دیکاد۔ اکرم۔ یکرم صرف

یصرف تقبل یتقبل قاتل یقاتل تقابل یتقابل اجتنب یجتنب استنصر یستنصر انفطر ینفطر. احمر. یحمر. ادہام. یدہام اخشوشن یخشوشن اجلوذ یجلوذ اثاقل. یثاقل اطہر یطہر تسربل تیسربل ابرنشق یبرنشق اقشعر یقشعر. جلبب یجلبب قلنس یقلنس جورب یجورب. سرول. یسرول. خیعل یخیعل شریف یشریف. قلسی. یقلسی. تجلبب. یتجلبب تقلنس. تمسکن یتمسکن. تعفرت یتعفرت تجورب یتجورب. تسرول. تیسرول. تخیعل. یتخیعل. تقلسی. یتقلسی. اقغنس یقعنس. اسلنقی. یسلنقی. اسم ثلاثی ہوتا ہے اور رباعی اور خماسی اور اس کا مزید سداسی (چھ حرفی) اور سباعی (ہفت حرفی) ہوتا ہے اور فعل ثلاثی اور رباعی ہوتا ہے اور اس کا مزید خماسی (پنج حرفی) اور سداسی (چھ حرفی) ہوتا ہے۔ حرف اصلی اس کو کہتے ہیں جوف عین لام کے مقابل ہو اور ان کے سوا سب زائد ہیں جس فعل میں حرف علت نہ ہو اس کا نام صحیح ہے ورنہ (یعنے اگر حرف علت اس میں ہو) تو مثال کہتے ہیں (جبکہ ف کلمہ میں ہو) تو اجوف کہتے ہیں (جبکہ عین کلمہ میں ہو) اور ناقص کہتے ہیں (جبکہ لام کلمہ میں ہو) اور جس فعل میں دو حرف علت ہوں اس کا نام لفیف ہے

الدرس الثالث والعشرون فی الخط

التاء التی تکون هاء فی الوقف تکتب بصورة الهاء والا فبالتاء همزة الوصل تکتب ولا تقرأ ولاتکتب فی ابن بین علمین ویزاد الالف بعد واوفعل جمع کضر بواویزاد الواوفی عمر و مرفوعا ومجرورا ویحذف الا لف من الرحمن معرفا باللام ولایقاس خط المصحف ویکره الخط الدقیق الالضیق الرق اوالرحلة.

ومما يلحق بهذا الباب معرفة مصطلحات العلماء فى الكتابة ويتكفل هذا الجدول باكثره

(رض، رضى الله عنه) (رح ، رحمه الله تعالى) (صلعم، صلى الله عليه وسلم) (ح، حينئذ) (الخ، الىٰ آخره) (كك، كذلك) (اه، انتهى) (تع، تعالى) (مم، ممنوع) (لانم، لانسلم) (هف، هذا خلف) (عط عف، عطف) (الش، الشارح) (الظ، الظاهر) (ناثنا، حدثنا) (انا ، انبانا اخبرنا) (ح ، التحويل عند المحدثين) (ف ، فائده) (بط ، باطل) (له ، بدله) (ه ، هجريه) (ع، عيسويه) (ن ك، نسخة اخرى) (جج، جمع الجمع) (المص ، المصنف) (ص ، اصل) (م ، متن) (ش، شرح) (يق ، يقال) (صح ، صحيح) (ج ، جمع) (س ، سوال) (ج ، جواب) (ع ، موضع فى كتب اللغة) (عم، عليه السلام) (مكد ، من كل واحد فى كتب الطب) (١٢ عدد حد الحاشيه) (– ، علامة المتن) (، علامة الابتداء) (، علامة الانتها) (هندسه عدديه، علامة رجوع الضمير) (٧٨ ، علامة التتمة) (، علامة الحاشية) (الى غير ذلك)

سبق نمبر ۲۳ رسم خط کے بیان میں

جو تاء حالت وقف ہ ہو جاتی ہے اس کو ہ کی صورت میں لکھنا چاہیے اور جو ایسی نہ ہو تو ت کی صورت میں ہمزہ وصل لکھا جاتا ہے اور پڑھا نہیں جاتا اور ہمزہ لفظ ابن پر جبکہ دو ناموں کے درمیان آوے نہ لکھنا چاہیے اور فعل کے جمع صیغہ کے بعد واو لکھا جاتا ہے جیسے ضربوا اور لفظ عمرو میں حالت رفعی اور جری میں واو لکھا جاتا ہے اور لفظ رحمٰن میں الف نہیں

لکھنا چاہیے جبکہ اس پر الف لام ہو اور قرآن شریف کے رسم خط میں قیاس کو دخل نہیں اور قرآن شریف کو باریک لکھنا مکروہ ہے الاآنکہ کاغذ کی کمی ہو یا قرآن شریف سفری ضرورت کے لئے ہو۔ (رض، رضہ محفف رضی اللہ عنہ) (رح، رحہ مخفف رحمہ اللہ تعالی) (صلعم، صلی اللہ علیہ وسلم) (ح، حینئذ) (الخ، الی آخرہ) (كك، کذلک) (اھ، انتہے) (تعہ، تع۔ تعالی) (مم، ممنوع) (لانم، لانسلم) (ھف، ہذا خلف) (عط، عف۔ عد عطف) (الش، الشارح) (الظ، الظاہر) (ناثنا، حدثنا) (انا، انبانا۔ اخبرنا) (ح، محدثین کی اصطلاح میں سند کا ایک اور ٹکڑا بیان کرنے کے لئے) (ف، فائدہ) (بط، باطل) (لہ لہ، بدلہ) (ھ، سنہ ہجری) (ع، عیسوی) (ن، نسخہ دوسرا) (جج، جمع الجمع) (المص، المصنف) (ص، اصل) (م، متن) (ش، شرح) (یق، یقال) (صح، صحیح) (ج، جمع) (س، سوال) (ج، جواب) (ع، کتب لغت میں مخفف ہے موضع کا) (ع، عم علیہ السلام) (مکد، من کل واحد بمعنے ہر ایک میں سے طبتی کتابوں میں آتا ہے) (۱۲، حاشیہ ختم ہونے کی علامت (یہ عدد لفظ حد کے ہیں)۔ متن کی علامت مضمون شروع ہونے کی علامت (یہ مخفف ہے ابتدا کا) + مضمون ختم ہونے کی علامت۔ کوئی ہندسہ نیچے لکھ دینا ضمیر کے راجع ہونے کی علامت ضمیر اور مرجع کے نیچے لکھ دیتے ہیں۔ اس کی علامت ہے کہ یہ مضمون اسی جگہ کا ہے جہاں یہ لکھا ہوا ہے غالبًا یہ عدد ہیں لفظ بہ کے یعنی ملحق بہ) ؎ حاشیہ کی علامت اس کے علاوہ بھی ۱۲۔

الدرس الرابع والعشرون فی رسم الانشاء والمکاتبة

وامارسم المكاتبة فاعلم ان المكاتيب ثلثة اجزاء مبادى من الالقاب والسلام ومقاصد مماكتب الكتاب لاجله و مقاطع من الختم على الدعاء اوالشوق ونحو ذلك فليراع فى كل من الثلثة رتبة

الكاتب والمكتوب اليه واعلم ان الكلام اربعة سوالك الشى وسوالك عن الشئی وامرك بالشی وخبرك عن الشئی فهذه دعائم المقالات فاذا طلبت فاسجح واذا سالت فاوضح واذا امرت فاحكم واذا اخبرت فحقق ويجب التحرز من الغيبة والنميمة وكل كلمة قبيحة ويكتب على لسان الذكور الى الذكور كبارا كانوا اوصغارا فاذا تعذرت كاتبت وتجنبت عن وصفهن بالحسن والسخاء وغير ذلك مما يستقبح فى عرف اهل عصرك واياك ان تتغافل عن ردجواب احدفيفرق امرك ولا ينتظم شملك ويشوش قلب صديقك الا ان يكون فى ردالجواب فتنة فالسكوت هوالمتعين ولنذكر نبذًا من العنوان الذى يخاطب به المكتوب اليه للمشائخ حجة الله البالغة على عباده ورحمة الله السابغة فى بلاده ونحوه للملوك سيف الله القاطع وشهابه اللامع ونحوه للوزراء الوزير المعظم والمشير الافخم للقضاة شيخ الاسلام ملك العلماء الا علام للمفتى وجيه الا سلام وعلامة الانام للعلماء قدوة العلماء وخلاصة النبلاء للمحدث قدوة المحدثين عمدة المدققين الى الاخوة الصغار الاخ الرضى الشفيق والمحب الوجيه الشفيق الى الاولا دروح جدى قطعة كبدى.

سبق نمبر ۲۴ انشاء (مضمون نویسی اور خط نویسی کے قواعد کے بیان میں

خط نویسی کے قواعد یوں سمجھو کہ خط کے تین حصے ہوتے ہیں ایک شروع اور وہ القاب اور سلام ہے اور ایک خط کا مضمون (اصل غرض جس کی ضرورت سے خط لکھا گیا اور مقطع یعنی خاتمہ دعا وشوق وغیرہ چاہیے

کہ تینوں حصوں میں کاتب اور مکتوب الیہ کے درجہ کی رعایت رہے۔ اور (مضمون نویسی کے قواعد یہ سمجھ لو کہ مضمون چار قسم کا ہوتا ہے ایک کوئی چیز دوسرے سے مانگنا اور ایک کسی چیز کا حال پوچھنا اور ایک مخاطب کو کوئی حکم کرنا اور ایک مخاطب کو خبر دینا تمام مضمونوں کے اصلی اجزا یہی ہیں۔ تو جب تم کسی چیز کی درخواست کرو تو نرم الفاظ سے کرو اور جب کوئی بات پوچھو تو وضاحت کے ساتھ (صاف صاف) پوچھو (تاکہ مخاطب صحیح جواب دے سکے اور جب کسی کو حکم کرو تو صیغہ امر سے کرو اور جب کوئی خبر دو تو تحقیق کر کے دو (سنی سنائی بات نہ کہو) اور ضروری ہے بچنا غیبت سے اور چغلی سے اور ہر برے لفظ سے اور خط مردوں کی طرف سے لکھا جاوے اور مردوں ہی کے نام لکھا جاوے بڑے ہوں یا چھوٹے (یعنی بڑے مرد موجود ہوں تو بڑے کے جانب سے بڑے کی طرف اور بڑے نہ ہوں تو چھوٹے مرد بچہ کی طرف سے چھوٹے مرد بچہ کی طرف لکھا جاوے اور جب ایسا ممکن نہ ہو (بلکہ عورت کے نام لکھنا پڑے) تو لکھو مگر احتیاط رکھو کہ ان کے متعلق کوئی لفظ حسن وسخاوت وغیرہ کا جو عرف میں نازیبا سمجھا جاتا ہو نہ آوے اور خیال رکھو کہ کسی کے خط کا جواب دینے میں غفلت نہ کرو کہ اس سے تمہارے کام کا جماؤ نہ رہے گا اور تمہارا ڈھنگ بگڑ جاوے گا اور تمہارے دوست (کاتب) کا دل پریشان ہو گا الا آنکہ جواب دینے میں فتنہ ہو کہ اس حالت میں خاموشی ہی چاہیے اب ہم چند وہ الفاظ لکھتے ہیں جو مکتوب الیہ کے لئے (علی قدر مراتب) استعمال کیئے جاویں بزرگان دین کے لئے حجۃ اللہ الخ یعنی حق تعالیٰ کی واضح دلیل بندوں پر اور حق تعالیٰ کی بڑی رحمت ان بلاد میں وغیرہ اور بادشاہوں کے لئے سیف اللہ الخ یعنی تیغ خداوندی قاطع اور شعلہ قہاری ساطع وغیرہ اور وزیروں کے لئے وزیر عالیشان اور مشیر بلند

مکان اور قاضیوں کے لئے شیخ الاسلام سر تاج علماء کرام اور مفتی کے لئے فخر اسلام علامہ انام اور علماء کے لئے نزہۃ العلماء وزبدۃ اور محدث کے لئے امام المحدثین وختام المحققین اور چھوٹے بھائیوں کے لئے برادر عزیز از جان و وقالب و یک جان و رفیق ذیشان محب اخوان اور اولاد کے لئے جان پدر لخت جگر۔

الدرس الخامس والعشرون فی المعانی

احوال الکلام التی تناسب المقام التقدیم والتاخیر والذکر والحذف والتعریف والتنکیر والقصر والوصل والفصل والا یجاز والاطناب والمساواۃ وغیر ذلک.

سبق نمبر ۲۵ علم معانی کے بیان میں

کلام کے وہ تغیرات جو مناسب مقام سے ہونے چاہئیں یہ ہیں کسی لفظ کو یا جملہ کو مقدم کرنا یا موخر کرنا۔ اور ذکر کرنا اور حذف کر دینا اور کسی لفظ کو معرفہ لانا یا نکرہ لانا اور کلمہ حصر کے ساتھ لانا اور بعض کو بعض سے ملا دینا یا الگ کر دینا اور مختصر کلام کرنا یا طول دیدینا اور اوسط درجہ پر رکھنا وغیرہ۔

الدرس السادس والعشرون فی البیان

طرق ایراد المعنی الواحد بالتراکیب المختلفة وضوحا وخفاء حقیقة ومجازو کنایة وتشبیه واستعارة.

سبق نمبر ۲۶ علم بیان کے بیان میں

ایک مطلب کو چند ترکیبوں سے جو کہ واضح اور خفی ہونے میں مختلف ہوں ادا کرنے کے طریقے یہ ہیں حقیقت اور مجاز اور کنایہ اور تشبیہ

اور استعارہ۔

الدرس السابع والعشرون فی البدیع

مایتزین به الکلام الجمع بین الضدین واللف والنشر والمبالغة والتجنیس والسجع والقلب وغیر ذلك.

سبق نمبر ۲۷ علم بدیع کے بیان میں

(علم بدیع) وہ ہے جس سے کلام میں زیبائش پیدا ہو (وہ طریقے یہ ہیں) ضدین کو جمع کرنا اور چند چیزوں کو ترتیب وار بیان کرنا اور مبالغہ اور صورۃً یکساں اور معنے مختلف الفاظ لانا اور مقفا عبارت لانا اور صنعت قلب کلام میں ہونا (یعنی لوٹنے سے بھی عبارت وہی رہے)

الدرس الثامن والعشرون فی التشریح

الجمجمة سبعة اعظم اللحیان الاعلی اربعة عشر عظما والاسفل عظمان وفیهما اثنان وثلثون سنا الیدکتف وعضد وساعد ورسغ وکف وخمسة اصابع العنق سبقة اعظم الترقوة عظم ان الصدر سبعة اعظم الظهر سبع عشرة فقرة واربع وعشرون ضلعا العجز ثلث فقرو عظما العانة الرجل فخذوساق وقدم.

سبق نمبر ۲۸ تشریح جسم کے بیان میں

کھوپڑی میں سات ہڈیاں ہیں اوپر کے جبڑے میں چودہ ہڈیاں ہیں اور نیچے کے جبڑہ میں دو ہڈی ہیں اور دونوں جبڑوں میں (یعنے نیچے اوپر) بتیس دانت ہیں ہاتھ میں مونڈھا ہے اور بازو ہے اور کلائی ہے اور پونچا ہے اور ہتھیلی ہے اور پانچ انگلیاں ہیں گردن میں سات ہڈیاں ہیں ہنسلی میں دو ہڈی ہیں سینہ میں سات ہڈی ہیں کمر میں سترہ منکے ہیں اور چوبیس پسلیاں

سرین میں تین مہرے ہیں اور دو ہڈی جن کا نام عظمین عانہ ہے پیر میں ران ہے اور پنڈلی ہے اور پنجہ ہے۔

الدرس التاسع والعشرون فى الطب

الا مور الطبعية الاركان والا مزجة والا خلاط والاعضاء والقوى والافعال الصادرة عنها والا رواح والاسنان والا لوان والسمنة والفرق من الذكرو الانثى الصحة حالة يجرى معها الافعال على الجرى الطبعى والمرض حالة خارجة عنه الاسباب الضرورية المغيرة للاحوال والحافظة لهاستة الهواء والماكول والمشروب والنوم واليقظة والحركة والسكون والاحتباس والا ستفراغ والاعراض النفسانية من الغضب والفرح واللذة والخوف والحزن الاسباب الممرضة ثلثة اقسام بادية وسابقة و واصلة العلامات المزاجية منها الملمس ومنها اللحم والشحم ومنها احوال الشعرو منها لون البدن العلامات الخلطية فثقل الراس والبلادة وحمرة اللون لغلبة الدم وبياض اللون ولين الملمس وكثرة الريق لغلبة البلغم وصفرة اللون و مرارة الفم ويبس المنخرين لغلبة الصفراء وقحل البدن وزيادة الفكرو سواد البدن لغلبة السوداء ومن اوضح علامات احوال داخل الدن النبض والبول يجب تعديل مقدار الغذاء والسكون بعده و وقت الماء العطش الرياضة محافظة للصحة دافعة للامراض ووقتها بعد انهضام الطعام متصلا خير النوم ماكان بعد الخدار الطعام عن المعدة يحترز فى الربيع عن كل مايسخن ويرطب وفى الصيف عن كثرة الغذاء والرياضة وفى الخريف عن المجففات والجماع و بردا لغدوات والليالى وحرالظهيرة وفى الشتاء من الفصد

والقى ويرخص فى الاسهال عند الضرورة تحترز الحبلى عن
الاستفراغات الاعند الحاجة وعن الفزع والصوت الهائل وشم روائح
الاطعمة بغتة والمرضعة عن كثرة الجماع ولزوم الدعة والطفل عن
عروض الخوف والغضب الشديد والغم مزاج الصبى حار رطب
فتدبيرة البرودة واليبوسة والشاب حاريابس فالبرودة والرطوبة
والكهل بارد يابس فالحرارة والرطوبة والشيخ مختلف فتد بيرا لبارد
اليابس الحارالر طب والبارد الرطب الحار اليابس يجب فى العلاج
مراعاة نوع المرض وسببه وقوة المريض وضعفه والمزاج الحادث
والطبعى والسن والعادة والبلد والوقت الحاضر وحال كيفية الهواء
الحنطة حارة رطبة فى الدرجة الاولى والشعير بارد رطب فى الاولى
الحمص حاريا بس فى الاولى والعدس بارد فى الاولى يا بس فى
الثانية الماش ب را الادزج اى ٢ لحم الغنم ح ر التيس ب ى لحم
العجل معتدل الحيوان البرى ح ى المائى ب ر السمك الطرى ب ر
بيض الد جاج صفرته ح بياضه ب اللبن كله ب ر السمن ح النعنع ح
ى السلق ب ر الكزبرة ب ر البصل ح ى و كذا الثوم الا سقاناخ
معتدل الشبت ح ى الشلجم ح ر الفجل ح ى القرء ب ر العنب ح ر
التين ح ر الرمان الحلوح ر الحامض ب ى الكمثرى والسفرجل ب
ى التفاح ب ى البطيخ ح ر التوت حاروالا بيض اعدل الخياران ب ر
اللوزدح بالاعتدال الجوز ح ى الفستق ح ى الزبيب ح دهن الحل
واللوزمعتدل الحرواليبس دهن الياسمين ح ى الصندل معتدل
البردالزعفران يا بس القرنفل حار البسباسة ح ر القاقلة ح ى الخل ب
ى والعتيق ح المرض لايتعدى طبعا لاتستشفوا بالحرام.

سبق نمبر ۲۹ طب کے بیان میں

امور طبعیہ (جو طبیعت انسانی میں داخل ہیں) یہ ہیں ارکان (عناصر اربعہ) مزاج اخلاط (اعضاء قوتیں۔ افعال جو قوتوں سے پیدا ہوتے ہیں ارواح عمر کے زمانے رنگ جسم کی ظاہری حالت (دبلا یا موٹا ہونا) اور عورت مرد کا تفاوت صحت جسم کی وہ حالت ہے جس میں افعال انسانی اپنی اصلی حالت پر ہوں۔ اور مرض وہ حالت ہے جو اس کے خلاف ہو اسباب ضروری جن سے جسمانی حالتوں میں تغیر ہوتا ہے۔ (ان کو ضروری اس واسطے کہتے ہیں کہ انسان ان سے کسی وقت علیحدہ نہیں ہو سکتا اور ان ہی کو مجرہ اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کے اعتدال پر بقاء صحت ہے اور انسان کے خروج عن الاعتدال سے مرض ہوتا ہے ۱۲) اور جن سے جسمانی حالتوں کی حفاظت بھی ہو سکتی ہے چھ ہیں (ان ہی کو ستہ ضروریہ کہتے ہیں ہوا، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، حرکت سکون، اور رکنا۔ (یعنی کارآمد چیز کا جیسے غذا کا معدہ میں رکنا اور نکلنا (یعنے بیکار چیز کا جیسے آنتوں میں سے فضلہ کا نکلنا) اور روحانی تغیرات جیسے غصہ اور خوشی و لذت اور خوف اور غم مرض لانے والے اسباب تین طرح کے ہیں بادی (خارجی جیسے دھوپ کی تیزی) اور سابق (سبب کے سبب) اور واصل (سبب مرض) مزاج کی شناخت کی علامات میں سے ظاہری حالت ہے جو چھونے سے معلوم ہو (یعنی نرمی و سختی و گرمی و سردی وغیرہ) اور چربی اور گوشت ہے اور انہیں علامات میں سے بال کے حالات ہیں اور بدن کا رنگ بھی ہے اخلاط کے علامات سر بھاری ہونا اور ثقل حواس اور رنگ میں سرخی خون کے غلبے سے ہوتی ہے اور رنگ کی سفیدی ہوتی ہے اور چھونے سے نرمی محسوس ہونا اور تھوک زیادہ آنا بلغم کی زیادتی سے اور رنگ کی زردی اور ذائقہ کی تلخی اور نتھنوں کی خشکی صفرا کی

زیادتی سے اور بدن کا سوکھا ہوا ہونا اور خیالات کی زیادتی اور بدن کی سیاہی سودا کی زیادتی سے اور بدن کی اندرونی حالات کے عمدہ علامات میں سے نبض اور قارورہ ہے ضروری ہے غذا کی مقدار میں اعتدال رکھنا اور غذا کے بعد محنت نہ کرنا اور پانی پینے کا وقت پیاس ہے ریاضت (محنت) صحت کو قائم رکھنے والی لور امراض کو ٹالنے والی ہے اور ریاضت کا وقت کھانا ہضم ہونے کے متصل ہے نیند کا عمدہ وقت یہ ہے کہ کھانا معدہ سے اتر جانے کے بعد ہو۔ فصل ربیع میں ان چیزوں سے بچنا چاہیے جو گرم وتر ہیں اور گرمی میں غذا زیادہ کھانے سے اور محنت سے اور خریف میں خشک اشیاء سے اور جماع سے اور صبح شام کی سردی لگنے سے اور دوپہر کی گرمی سے اور جاڑوں میں فصد اور قے سے اور دست لینے کی اجازت ہے اگر (زیادہ) ضرورت ہو حاملہ عورت تنقیوں سے بچے مگر ضرورت (شدید) کے وقت اور صدمہ اور ہولناک آواز سے اور کھانوں کی خوشبو دفعتہً سونگھ لینے سے اور دودھ پلانے والی عورت کثرت جماع سے اور آرام طلبی سے اور بچہ (بچایا جاوے) زیادہ خوف اور غصہ سے اور غم سے بچہ کا مزاج گرم تر ہوتا ہے لہذا اس کی صحت برودت و یبوست سے ہو گی۔ اور جوان کا مزاج گرم خشک ہے لہذا اس کی تدبیر سرد ہے اور ادھیڑ عمر کا مزاج سرد خشک ہے لہذا تدبیر اس کی گرمی تر ہے اور بوڑھی کا مزاج مختلف ہوتا ہے کسی عضو کا کیسا اور کسی عضو کا کیسا لہذا سرد خشک کی تدبیر گرم تر اور سرد تر کی گرم خشک ہونی چاہیے علاج میں مرض کے قسم کا خیال چاہیے اور اس کے سبب کا اور مریض کی قوت و ضعف کا اور مزاج موجودہ کا اور اصلی مزاج کا اور عمر کا اور عادت کا اور شہر کا اور وقت موجودہ کا اور ہوا کی کیفیت کا گیہوں گرم تر ہے درجہ اول میں جو سرد تر ہے درجہ اول میں چنا گرم خشک ہے درجہ اول میں مسور سرد ہے اول

میں اور خشک دوسرے میں مونگ سرد تر ہے اول میں چاول گرم ہے اول میں اور خشک ودم میں گوشت بھیڑ بکری کا گرم تر بکرے کا سرد خشک ہے گوشت گائے کے بچوں کا معتدل ہے صحرائی جانور (اکثر) گرم خشک ہیں اور دریائی (اکثر) سرد تر ہیں تازی مچھلی سرد تر ہے۔ انڈا مرغی کا زردی اس کی گرم ہے اور سفیدی سرد۔ دودھ سب کے سب سرد تر ہیں گھی گرم ہے پودینہ گرم خشک ہے چقندر سرد تر ہے دھنیاں سرد تر ہے پیاز گرم خشک ایسے ہی لہسن پالک معتدل ہے سویا گرم خشک ہے شلغم گرم تر ہے مولی گرم خشک ہے کدو دراز سرد تر ہے انگور گرم تر ہے انجیر گرم تر ہے انار (شیریں گرم تر ہے اور انار ترش سرد تر ہے امرود اور بھی سرد تر ہے سیب سرد تر ہے خربوزہ گرم تر ہے شہتوت گرم ہے اور سفید شہتوت قریب تر باعتدال ہے کھیرا اور ککڑی سرد تر ہیں بادام کسی قدر گرم ہے اخروٹ گرم خشک ہے پستہ گرم خشک ہے منقی گرم ہیں تل کا تیل اور روغن بادام حرارت و برودت میں معتدل ہیں چمیلی کا تیل گرم خشک ہے صندل کسی قدر سرد ہے زعفران خشک ہے لونگ گرم ہے جوتری گرم تر ہے الائچی گرم خشک ہے سرکہ سرد خشک ہے اور پرانا گرم ہے مرض بالذات متعدی نہیں حرام چیز سے علاج نہ کرو۔

الدرس الثلثون فی اللغة

الاحاد:. واحد اثنان ثلثة اربعة خمسة ستة سبعة ثمانية تسعة

العشرات:. عشره عشرون ثلثون اربعون خمسون ستون سبعون ثمانون تسعون

المئات:. مائة مئتان ثلثمائة اربعمائة خمسمائة ستمائة سبعمائة ثمانمائه تسعمائة الالوف الف الفان ثلاثة الاف وهكذا الشهور

المحرم صفر ربيع الاول ربيع الاخر جمادى الاولىٰ جمادى الاخرة
رجب شعبان رمضان شوال ذوالقعدة ذوالحجة الايام يوم السبت
والاحد والا ثنين والثلاثاء والا ربعاء والربوع والخميس والجمعة
والا غرالاوقات الصبح ثم الشروق ثم الغدوة ثم الضحى ثم الهاجرة
ثم الظهيرة ثم الرواح ثم العصر ثم العشى ثم الغروب ثم الشفق ثم
العتمة ثم الزلفة ثم السحر المواسم صيف شتاء ربيع حريف الطعوم
الحلو والمرو الحامض والمالح والحريف والعفص والقابض والدسم
والنفة الرياح الصبا الدبو رالشمال الجنوب الجهات يمين يسار قدام
خلف فوق تحت الالوان ابيض اسود احمر اصفر ازرق اسمر اخضر
ابلق المعابد المسجد للمسلمين الكنيسة لليهود البيعة للنصارى
الصومعة للرهبان وكذا الدير خانقاه للصوفية ترتيب السن الولد مادام
فى الرحم جنين فاذ اولد وليدثم رضيع ثم فطيم فاذا قارب الحلم
مراهق ثم خرور ثم بين الثلاثين والا ربعين شاب ثم كهل ثم بعد
الستين هرم اهل الحرفةاجير بزاز خياط قصار جزار نجارحد ادخباز
طباخ حائك نداف خصاف خفاف اسكاف سباغ صائغ لبان تمار
سمان زيات غطا وكناس نزاح طباع حطاب حجام مزين صراف بناء
مهندس غواص فلاح ملاح سباح جمال بزار بواب نباش غسال حفار
حمال بقال دلال سقاء طحان حكاك جلاد سياط سياف كيال مجلد
فاكهانى حلوانى قابلة حاضنة مشاطة ناطور طبيب خطاط حجار
عصار فراد جصاص صبان صياد ظئر مغنى حاجب معلم كحال
خزاف وغيرذلك ذوات الاربع ارنب اسد فهد ذئب ثعلب فرس حمار
كلب سنور كبش شاة ضأن بقرجاموس بعير ظبى بغل فيل ضبع قرد

خنزیر فارة عرس دب وغیر ذلك ذوات الاجخة حمام غراب حداء ة دجاجة نسرطاؤس عصفوربط شفراق حباری وغیره ذلك الفواکه بطیخ تین تفاح تمر رمان سفرجل خوخ رطب عنب زبیب قثاء خیارسدرلوزنا رجیل موز کمثری جزر قصب السکرفستق وغیر ذلك الاسلحة سیف رمح سهم سکین نصل قوس کتانة وهق مدفعة دبوس بندقه وغیر ذلك الوقایة ترس جنة درع مغفر وغیر ذلك لوازم التنبول نورة کات فوفل قرنفل هیل تنباك الملابس ازار سر وال قمیص قباء رداء کساء عمامة قلنسوة منلیل منطقة برقع خمار مجول قبقاب نعل خف زر عروة تکه ظهاره بطانه حلة فراش لحاف و ساده وغیر ذلك الا عضاء علی ترتیب حروف المعجم انف بطن ترقوة ثغر جمجمه خلق خد دما غ ذکر رقبه زند ساق شفة صدر صلع طحال ظهر عین غبب فم قفاکف لسان منخر نغنوغ هامه وجه ید الاعمال اکل شرب مشی سعی نظر سمع شم ذاق لمس تفکر نطق ضحك بکی رضی سخط فرح حزن صالح جادل استغفر صلی صام افطر تصدق سال امرنهی برفجر صدق کذب ضعد هبط ظلم عدل توضا دعا اقرانکر قرض استقرض با ع اشتری ادعی شهد نکح ظلق لبس قرأ کتب وغیر ذلك.

سبق نمبر ۳۰ بعض لغات کے بیان میں

اکائیاں۔ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو۔

دہائیاں۔ دس، بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے۔

سینکڑے۔ سو، دوسو، تین سو، چار سو، پانچ سو، چھ سو، سات سو، آٹھ سو، نو سو۔

ہزار۔ ایک ہزار، دو ہزار، تین ہزار، وعلی ہذا مہینوں کے نام محرم صفر ربیع الاول ربیع الثانی جمادی الاول جمادی الثانی رجب شعبان رمضان شوال ذیقعدہ ذی الحجہ۔ دنوں کے نام سنیچر اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ۔ وقتوں کے نام۔ صبح اس کے بعد شروق پھر غدوہ پھر ضحے پھر ہاجرہ (دوپہری) پھر ظہر پھر رواح پھر عصر، پھر عشیٰ (شام) پھر غروب، پھر شفق پھر عتمہ (اندھیری) پھر زلفہ (وقت قبل نصف شب) پھر سحر۔ موسموں کے نام۔ گرمی، جاڑا، ربیع، (نکلتے جاڑے) خریف (نکلتی گرمی)۔ ذائقوں کے نام۔ میٹھا۔ کڑوا۔ نمکین، مرچ کا مزا، بکھا، زبان کو اینٹھنے والا چکنا، پھیکا۔ ہواؤں کے نام۔ کھٹا۔ پوروا پچھوا۔ پہاڑی، دکھنی۔ سمتوں کے نام۔ داہنا بایاں، آگے، پیچھے اوپر نیچے۔ رنگوں کے نام۔ سفید سیاہ، سرخ، زرد، نیلا، گندم گوں، سبز چتلا، عبادت گاہوں کے نام۔ مسجد عبادت گاہ اہل اسلام کنیسہ عبادت گاہ یہود۔ بیعہ گرجا صومعہ عبادت گاہ راہبان نیز دیر بھی وہی ہے خانقاہ عبادت گاہ اہل تصوف۔ عمروں کے ترتیب وار نام۔ بچہ جب تک رحم میں ہو جنین ہے اور جب پیدا ہو گیا تو ولید ہے پھر رضیع (شیر خوار) ہے پھر فطیم (دودھ چھوڑایا ہوا) ہے پھر جب قریب بلوغ ہو تو مراہق ہے پھر خرور (نوجوان) پھر تیس اور چالیس کے درمیان جوان ہے پھر کہل (اوھیڑ) ہے پھر ساٹھ کے بعد بوڑھا پیشہ وروں کے نام مزدور بزاز۔ درزی۔ دھوبی۔ قصائی۔ بڑھائی۔ لوہار۔ نانبائی۔ باورچی۔ جولاہہ۔ ڈھنیا چمار موزہ سینے والا موچی۔ رنگ ریز۔ سونار دودھ والا کنجی والا گھی بیچنے والا تیلی۔ گندم بھنگی آبکشی مہرکن لکڑھیارہ پچھنے لگانے والا نائی صراف معمار ریاضی دان۔ غوطہ خور کاشتکار ملاح۔ تیرنے والا۔ اونٹ والا تخم ریزی کرنے والا۔ دربان کفن کھسوٹ۔ مردہ شو گورکن۔ قلی کنجڑہ۔ دلال بہشتی پرچونیہ رنگینہ ساز

مشک سینے والا۔ جلاد کوڑے لگانے والا۔ تلوار بنانے والا تولہ (تولنے والا) جلد بند میوہ فروش۔ حلوائی دائی کھلائی دلہن کا سنگار کرنے والی رکھ والا حکیم خوشنویس سنگتراش شیرہ والا اعاری چونہ والا صابون والا شکاری۔ دود پلائی گویا دربان میاپچی آنکھ میں دوا لگانے والا (ستھیا) کمہار وغیرہ چار پایوں کے نام خرگوش۔ شیر چیتا بھیڑ لومڑی گھوڑا گدھا، کتا، بلی مینڈھا۔ بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، اونٹ، ہرن، خچر، ہاتھی، بجو۔ بندر، سور، چوہا، نیول، ریچھ، وغیرہ۔ پرندوں کے نام۔ کبوتر، کوا، چیل، مرغی، گدھ، مور، چڑیا، بط، شکرہ، سرخاب وغیرہ۔ میوہ جات۔ خربزہ انجیر سیب، کھجور، انار، بہی، آڑو، ترکھجو، انگور، منقیٰ۔ ککڑی، کھیرا، بیر، بادام، ناریل، کیلہ، امرود، گاجر، گنا، پستہ وغیرہ۔ ہتھیاروں کے نام۔ تلوار، نیزہ، تیر، چھری، بھال، کمان، ترکش، کمند، توپ، گرز، گولی وغیرہ۔ آلات حفاظت کے نام۔ ڈھال، زرہ، خود وغیرہ پان کے لوازمے چونا، کتھہ، چھالیہ، لونگ، الاپچی، تنباکو۔ پوششول کا بیان تہبند، پجامہ، کرتا، کوٹ، چادر، کمبل، عمامہ، ٹوپی، رومال پیٹی، برقع، اوڑھنی، انگیہ کھڑانوں، جوتا، مورہ، گھنڈی، تکمہ، کمربند، ابرا، استر، جوڑا، بچھونا، لحاف، تکیہ وغیرہ۔ اعضا کا بیان بترتیب حروف تہجی۔ ناک، پیٹ ہنسلی، دان، کھوپڑی، حلق، رخسارہ، بھیجا، عضو تناسل، گردن، پہونچا، پنڈلی، ہونٹ، سینہ، پسلی، تلی، پیٹھ آنکھ، ٹھوڑی کا گڑھا، منہ، گدی، ہتھیلی، زبان، نتھنا، کوا، کھوپڑی منہ ہاتھ۔ کاموں کے نام۔ کھایا، پیا، چلا، دوڑا، دیکھا، سنا، سونگھا، چکھا، چھوا، سوچا، بولا، ہنسا، رویا، راضی ہوا، ناخوش ہوا، خوش ہوا، غمگین ہوا، صلح کی، جھگڑا کیا، معافی مانگی، نماز پڑھی، روزہ رکھا، روزہ کھولا، خیرات کی سوال کیا، حکم کیا منع کیا نیکی کی، بدی کی تصدیق کی، تکذیب کی، اوپر چڑھا، نیچے اترا، ظلم کیا، انصاف کیا، وضو کیا، دعا مانگی، اقرار کیا، انکار

کیا، قرض دیا، قرض لیا، بیچا خریدا، دعوی کیا، گواہی دی نکاح کیا، طلاق دی، کپڑا پہنا پڑھا لکھا وغیرہ۔

الدرس الحادی والثلثون فی العروض

البحور الطويل المديد البسيط الوافر الكامل الهزج الرجز الرمل السريع المنسرج الخفيف المضارع المقتضب المجتث المتقارب المتدارك.

سبق نمبر ۳۱ عروض نظم کے بیان میں

بحریں یہ ہیں طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل سریع منسرج خفیف مضارع مقتضب مجتث متقا متدارک۔

الدرس الثانی والثلثون فی المنطق

المفهوم جزئى وكلى الكلى جنس ونوع وفصل والعرض العام والخاصة المعرف حد ورسم والكل تام وناقص القضية حملية وشرطية وهى متصلة ومنفصلة وهى حقيقية ومانعة الجمع ومانعة الخلو والقتنية شخصية وطبعية وكلية وجزئية ومهملة ويعرضها التناقض والعكس والقياس استثنائى واقترانى وايضاً اما برهانى يتالف من اليقينيات واماجدلى يتالف من المشهورات والمسلمات واما خطابى يتالف من المقبولات والمظنونات واماشعرى يتالف من المخيلات واما سفسطى يتالف من الوهميات والمشبهات.

سبق نمبر ۳۲ علم منطق کے بیان میں

معنے جزئی ہوتے ہیں یا کلی۔ کلی (پانچ ہیں) جنس، نوع، فصل عرض عام، خاصہ معرف حد ہے یا رسم اور یہ دونوں یا تام ہیں یا ناقص قضیہ حملیہ

ہے یا شرطیہ اور شرطیہ یا متصلہ ہے یا منفصلہ اور منفصلہ یا حقیقیہ ہے یا مانعۃ الجمع یا مانعۃ الخلو نیز تقسیم دیگر) قضیہ یا شخصیہ ہے یا طبعیہ یا کلیہ ہے یا جزئیہ یا مہملہ اور قضیہ کو تناقض اور عکس عارض ہوتا ہے قیاس یا استثنائی ہے یا اقترانی نیز یا برہانی ہے۔ کہ یقینی مقدمات سے مرکب ہے یا جدلی ہے کہ مشہور مقدمات سے اور مسلم مقدمات سے مرکب ہے اور یا خطابی ہے کہ مقبول مقدمات سے اور ظنی مقدمات سے مرکب ہے اور یا شعری ہے کہ خیالی مقدمات سے مرکب ہے اور یا سفسطی ہے کہ وہمی مقدمات سے اور شبہ کی باتوں سے مرکب ہے۔

الدرس الثالث والثلثون فى المناظرة

هى المباحثة لاظهار الصواب وما لالزام الخصم فمجادلة ومحض الشغب مكابرة النقل الاتيان بقول الغير منسوبا اليه تصحيح النقل بيان صدقه المدعى من قصد الاثبات بالدليل السائل النافى للدعوى المنع طلب الدليل على مقدمة معينة المقدمة مايتوقف عليه صحة الدليل النقض ابطال الدليل اجمالا باستلزامه محذوراما المعارضة اقامة الدليل على خلاف ما اقام الخصم الدليل عليه يواخذ المدعى بالدليل والناقل بالتصحيح لايجوز الانتقال من دليل الى اخرالا بضرورة غباوة السامع لايحسن الاستعجال فى البحث لا يستنكف عن قبول الحق والرجوع عن الباطل لايغضب عند البحث ولا يصخب ولا يتكلم باللغومن الطعن والا ستهزاء ولا يضحك عند الغلبة.

سبق نمبر ۳۳ فن مناظرہ کے بیان میں

مناظرہ کے معنے بحث کرنا ہے تاکہ حق بات معلوم ہو جاوے اور جو بحث صرف مقابل کو الزام دینے کے لئے ہو اس کا نام مجادلہ ہے اور محض غل شور مچانے کا نام مکابرہ ہے نقل کے معنے دوسرے کے قول کو مع اس کی طرف نسبت کے لانا تصحیح نقل کے معنے اس روایت کے سچے ہونے کو بیان کرنا مدعی وہ شخص ہے جو کسی بات کو دلیل سے ثابت کرنا چاہے سائل دعوی کی نفی کرنے والا منع کے معنے کسی خاص مقدمہ پر دلیل مانگنا مقدمہ کلام کا وہ حصہ ہے جس پر دلیل کا صحیح ہونا موقوف ہو نقض کے معنے دلیل کو اجمالاً باطل کرنا کسی محذور کی مستلزم قرار دے کر معارضہ دلیل قائم کرنا اس کے خلاف پر جس پر مقابل نے دلیل قائم کی مدعی سے دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور ناقل سے تصحیح نقل کا ایک دلیل سے دوسری دلیل کی طرف منتقل ہونا ٹھیک نہیں مگر مخاطب کے نافہمی کی حالت میں بحث میں جلدی کرنا نازیبا ہے حق بات کے مان لینے اور باطل سے رجوع کر لینے سے عار نہیں چاہیئے بحث کے وقت غصہ نہیں چاہیے اور غل نہیں مچانا چاہیے اور فضول بات مثل طعن و مسخراپن نہ چاہیے اور غلبہ پانے کے وقت ہنسنا نہ چاہیے۔

الدرس الرابع والثلثون فی انواع الفلسفة .

الحكمة تحقيق حقائق الموجودات وهى نظرية وعملية والعملية علم الاخلاق وتدبير المنزل وسياسة المدن والنظرية ثلثة انواع الاول هوالعلم الاعلى ويسمى بالعلم الكلى وبالفلسفة الاولى وبعلم مابعد الطبيعة والعلم الالهى ومن فروعه العلم بكيفية الوحى و

احوال المعاد الروحانی والثانی هوالحکمة الوسطی ویسمی بالریاضی ومن فروعه علم الجمع والتفریق والجبر والمقابلة والمساحة وجرالا ثقال والا وزان والموازین والالات الجزئیة والمناظروالمرایا ونقل المیاه والزیجات والتقاویم واتخاذ الات الالحان والحیل الهندسیة والثالث العلم الطبیعی ویسمی بالعلم الا سفل ومن فروعه الطب واحکام النجوم والفراسة والتعبیر والطلسمات والنیرنجات والکیمیاء وهوتبدیل الاجسام المعدنیة والریمیاء وهو معرفة قوی الجواهر الارضیة واللیمیاء وهو علم امتزاج القوی العلویة والسفلیة والهیمیاء وهو علم تسخیر السبعة السیارة والسیمیاء وهو علم نقل الروح ومن الریمیاء الفن الذی یعرف بمسمریزم لانه من تصرفات النفس الحیوانیة وهو من الجواهرالا رضیة وبه فارق الکرامة التی تکون تارة من افاعیل النفس الانسانیة بالقوة القدسیة و تارة تکون بمحض القدرة الالهیة بلادخل للقوة البشریة لاالحیوانیة ولا الا نسانیة فافهم حتی لاتزل ولا تضل کمن یزعم المماثلة بین الکرامة والمعجزة اللتی هی من اثار القرب والقبول وبین هذه الخرافات التی هی ادنی شعب الطبعی ویشترك فیها الحیوان السافل والفاجر المخذولی.

سبق نمبر ۳۲ سفہ کی قسموں کے بیان میں

حکمت کے معنے موجودات کی حقیقتوں کو تحقیق کے ساتھ معلوم کرنا حکمت (دو قسم ہے) نظری اور عملی اور حکمت عملی (تین قسم پر ہے) علم اخلاق اور تدبیر منزل اور انتظام ملکی اور حکمت نظری تین قسم پر ہے اول علم اعلی ہے اور اسی کا نام علم کلی اور فلسفہ اولیٰ اور علم مابعد الطبیعۃ اور

علم الٰہی بھی ہے ۔ اور اسی کے فروع میں سے کیفیت وحی کا علم اور احوال معاد روحانی کا علم بھی ہے اور دوسری قسم (حکمت نظری کی) حکمت وسطیٰ (درمیانی حکمت) ہے اور اس کا نام ریاضی ہے اور اسی کے فروع میں سے علم (حساب) جمع و تفریق و جبر و مقابلہ و مساحتہ اور جر ثقیل اور باٹ ترازو کا اور متفرق آلات کا اور علم المناظر والمرایا اور آبپاشی اور نقشوں اور جنتریوں کا اور گانے بجانے کے آلات کا اور ہندسہ کی شکلوں کا اور تیسری قسم (حکمت نظریہ کی) علم طبیعی ہے اور اس کا نام علم اسفل ہے اسی کے فروع میں سے طب ہے اور نجوم کے احکام اور علم قیافہ اور علم تعبیر اور علم طلسمات اور صنائع عجیبہ اور کیمیا ہے کیمیا کے معنے معدنی چیزوں کی تبدیل ماہیت ہے اور ریمیا ہے اور ریمیا کی حقیقت ارضی چیزوں کی تاثیرات معلوم کرنا ہے اور لیمیا ہے اور اس کی حقیقت علویات اور سفلیات کی تاثیرات کی ترکیب کا معلوم کرنا ہے اور ہیمیا ہے اور وہ سبعہ سیارہ کی تسخیر کا علم ہے اور سیمیا ہے اور وہ نقل ارواح کا علم ہے اور ریمیا ہی کی قسم سے وہ فن ہے جو مسمریزم کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ نفس حیوانی کے تصرفات ہیں اور نفس حیوانی ارضی چیزوں میں سے ہے اور یہی فرق ہے اس میں اور کرامت میں کیونکہ کرامت کبھی نفس انسانی کی تاثیر سے بفیضان قوت قدسیہ کے ہوتی ہے اور کبھی محض قدرت خداوندی سے بلا دخل قوت بشری حیوانی اور انسانی کے ہوتی ہے اس کو خوب سمجھ لو تاکہ غلطی میں نہ پڑو اور گمراہ نہ ہو جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے کسان ہونے کرامت اور معجزہ کا جو کہ در حقیقت قرب الٰہی اور مقبولیت کے علامات ہیں ان خرافات کے ساتھ جو کہ طبیعیات کی ایک معمولی شاخ ہے اور جن میں ایک ادنیٰ درجہ کا حیوان اور ایک مردود و بدکار آدمی بھی شریک ہے ۔

الدرس الخامس والثلثون فی الحکمة الطبعیة الحقة

اجزاء الجسم حادثة سواء کانت اجزاء لا تجزی اوھیولی وصورة المکان حادث وکذا الزمان لادلیل علی استدارة الفلک ولا علی بساطتہ ولا علی حرکتہ لایجب الاقتران بین الاسباب العادیة و مسببا تھاولا توقفھا علیھا لا یستحیل الفناء علی النفوس البشریة المعاد الجسمانی حق والثواب والعقاب الحسی واقع مع مشارکة الروح کما فی الدنیا کائنات الجویمکن تکونھا بالاسباب المعروفة لکن مع ھذا نعتقد نزول المطر من السماء ولوفی السحاب والرعد تسبیح الملک ولوبا صطکہ والبرق لمعان سوطہ ولوبصورة ھذہ النار والشھاب رجماللشیاطین ولو بتاثیر الشعاع الکوکبی فی اجسامھا الناریة دائما اواکثر یا والزلزلة لحکمة التنبیہ علی المعاصی مع اقتران تحریک الملک بخروج الا بخرة ولوفی الجملة والملئکة مدبرات لامور النبات والحیوان ولوبواسطة القوی الخاصة التناسخ باطل الفلک یقبل الخرق والالتیام والتغیر۔

سبق نمبر ۳۵ حکمت طبعیہ واقعیہ کے بیان میں

جسم کے اجزا حادث ہیں خواہ وہ اجزاء لاتجزی مانے جاویں یا ہیولے اور صورت مکان بھی حادث ہے اور ایسی ہی آسمان کے گول ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور نہ اس کے بسیط ہونے پر اور نہ اس کے متحرک ہونے پر اسباب عادیہ سے ان کے نتائج کا موجود ہو جانا واجب نہیں اور نہ ان نتائج کا ان اسباب پر موقوف ہونا صحیح ہے۔ (یعنی یہ کوئی ضروری نہیں کہ سبب کے وجود سے نتیجہ ضرور پایا جاوے یا نتیجہ جب تک موجود ہو ہی نہ سکے

جب تک کہ سبب کا وجود نہ ہو مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کا سبب عادی ہونا قدرت حق تعالیٰ سے اس سبب اور نتیجہ کے خروج کو مستلزم نہیں جیسا کہ قائلین قدم عالم کے اقوال پر لازم آتا ہے حتی کہ بعضوں کو ان میں سے کہنا پڑا ہے کہ نعوذ باللہ حق تعالیٰ فاعل بلا ارادہ ہے کیونکہ سلسلہ عالم قدیم اور غیر قابل تغیر و تبدل ہے بلکہ حق یہ ہے کہ سب کی اصلیت یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے کہ دو چیزوں کو یکے بعد دیگرے پیدا کرتے ہیں اس کے دوام کا نام عادم ہے اور اس سے جہلا نے سمجھ لیا ہے کہ شی اول کو شی ثانی کے وجود میں دخل ہے ۱۲) نفس انسانی کا فنا محال نہیں حشر اجسام حق ہے ثواب و عذاب محض جسمانی مع شرکت روح ہوتا ہے جیسے دنیا میں (تکلیف محسوس ہوتی ہے)۔ موجودات (اور درمیان آسمان و زمین) ان کا وجود اسباب مشہورہ سے ممکن ہے لیکن مع اس کے ہم عقیدہ رکھتے ہیں بارش کے آسمان سے آنے کا اگرچہ بادل میں ہو اور گرج کے فرشتہ کی تسبیح ہونے کا اگرچہ بادلوں کے ٹکرانے سے ظاہرا معلوم ہوتی ہو اور بجلی کے فرشتے کے کوڑے کی چمک ہونے کا اگرچہ یہ آگ بھی ظاہر ہوتی ہو اور ٹوٹنے والے تاروں کے رجوم شیاطین ہونے کا اگرچہ آسمانی ستارہ کے شعاع کے اثر سے ان کے قابل اشتعال اجرام میں ہو ہمیشہ یا اکثری طور پر اور زلزلہ تنبیہ علی المعاصی کی حکمت کے لئے ہوتا ہے اور آپس میں فرشتے کے زمین کو حرکت دینے کے ساتھ کبھی کبھی خروج بخارات بھی (اتفاقا) مقرون ہو جاتا ہے اور یہ کہ فرشتے نباتات حیوانات سب کے وجود میں کارکن ہیں اگرچہ بذریعہ قوائے طبعی معلومہ کے ہو۔ تناسخ باطل ہے آسمان میں خرق والتیام اور تغیر ہو سکتا ہے (یعنی) اس میں دروازے ہونا اور کھلنا اور بند ہونا نیز اس کا پھٹ جانا قال تعالیٰ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (یعنی فلاسفہ کا اصول الواحد لایصدر عنہ

الا الواحد جس پر ان کے بہت سے تفرعات کی بنا ہے غلط ہے) اور تکثر
کثرت بھی ممکن ہے نہ جیسا کہ فلاسفہ نے کہا ہے۔

الدرس السادس والثلثون فی الحکمة الالهیة الحقة

العالم حادث المادة حادثة لاتتكلم في حقائق صفات الباری تعالی ولا فی ذاته ونؤمن بها اجمالا ان الله تعالی عالم بالكليات والجزئيات ومختار فی افعاله ان شاء فعل وان شاء لم يفعل المجردات حادثة ان كانت الواحد يصح ان يصدر عنه الكثير.

سبق نمبر ۳۶ حکمت الٰہیہ واقعیہ کے بیان میں

عالم حادث ہے (قدیم نہیں) مادہ بھی حادث ہے ہم حق تعالیٰ کے صفات و ذات کی حقیقت میں کلام نہیں کر سکتے ہم اجمالاً اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کو کلیات و جزئیات سب کا علم ہے اور وہ اپنے افعال میں مختار مطلق ہے چاہے کرے اور چاہے نہ کرے مجردات [illegible] وغیرہ اگر واقع میں ہوں تو وہ بھی حادث ہیں (نہ قدیم جیسا کہ فلاسفہ نے کہا ہے) ایک شخص سے ایک سے زیادہ کام ہو سکتے ہیں۔

الدرس السابع والثلثون فی هیئة العالم

ارضنا هذه احد الارضين السبع وهی كروية ناقصة المشاهدة ولا يدل دليل علی حركتها ولا سكونها يحيط بها الماء احاطة غير تامة ويحيط به الهواء وتحيط به النار يدل علی ذلك كله المشاهدة وفوق ذلك كله سماء الدنيا ثم السماء الثانيه ثم الثالثة ثم الرابعة ثم الخامسة ثم السادسة ثم السابعة ثم الكرسی ثم العرش العظيم ثم لا نعلم غير انا نعلم اجمالا ان الله تعالی محيط بذلك كله

احاطة تليق به ولم يثبت استدارة السموات ولا احاطتها ولا حركتها ولا سكونها غير انها طباق بعضها فوق بعض وبينها فصل بعيد وفيهن النيران والكواكب لكن لم يثبت ركزها فيها ولا كون كل سيارة والثوابت فى فلك خاص بها بل الظاهر كونها كلها فى سمائنا هذه وكذا الظاهر كونها متحركة حركة ذاتية والله تعالى اعلم والبروج القرانية كواكب عظام والرياضية اجزاء فريضية وباقى الارضين السبع بعيدة منالا نعلم كيف هى ولا دليل على قول الحكماء لا خلاء ولا ملاء بل لا معنى له ولا تنكر اسباب الكسوف والخسوف ونعتقد الحكمة فيه تخويفا لعباد.

سبق نمبر ۳ دنیا کی ہیئت کے بیان میں

ہماری یہ زمین سات زمینوں کی ایک ہے اور یہ گول ہے مگر ٹھیک گول نہیں کیونکہ مشاہدہ ہے اور کوئی دلیل اس کی حرکت یا ساکن ہونے کی نہیں ہے۔ (یعنی شریعت اس سے ساکت ہے) زمین پانی سے گھری ہوئی ہے مگر سب طرف سے نہیں اور پانی کو ہوا گھیرے ہوئے ہے اور ہوا کو آگ گھیرے ہوئے ہے اس سب کا مشاہدہ شاہد ہے اور ان سب کے اوپر آسم دنیا و آسمان اول ہے پھر دوسرا آسمان پھر تیسرا پھر چوتھا پھر پانچواں پھر چھٹا۔ پھر ساتواں پھر کرسی پھر عرش عظیم اس کے آگے ہم کو معلوم نہیں سوائے اس کے اجمالاً جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو محیط ہے جس قسم کا احاطہ اس کے لائق ہے۔ (قال تعالی اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْئٍ مُّحِیْطٌ ۱۲) اور آسمانوں کا گول ہونا اور سب طرف سے زمین کو محیط ہونا اور متحرک یا ساکن ہونا (شرعاً) ثابت نہیں ہوا (یعنے شریعت اس سے ساکت ہے نہ اس کا اثبات آیا ہے نہ نفی) ہاں اتنا ہے کہ آسمان تلے اوپر ایک کے اوپر ایک ہیں

اور ایک کو دوسرے سے بہت فاصلہ ہے اور یہ کہ آسمانوں میں چاند سورج اور جملہ ستارے ہیں لیکن یہ ثابت نہیں کہ ستارے آسمانوں میں گڑے ہوئے ہیں اور نہ سیارہ کا (متحرک ستارہ کا) اور ثوابت (غیر متحرک ستاروں) کا ایک ایک مخصوص آسمان میں ہونا بلکہ ظاہر ان سب کا آسمان دنیا میں ہونا ہے اور ایسے ہی ظاہر ستاروں کا اپنی ذاتی حرکت سے متحرک ہونا ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور قرآن میں جن برجوں کا ذکر ہے اس سے مراد بڑے بڑے ستارے ہیں لور ریاضی کے بروج (آسمان کے) فرضی اجزاء ہیں۔ (اور ان کی جو صورتیں بتائی جاتی ہیں یہ تاروں کے اجتماع سے پیدا ہو گئی تھیں اب ان میں بہت فرق ہے) اور باقی زمینیں سات ہیں ہم سے دور ہیں اور شریعت کی رو سے ہم کو علم نہیں کہ ان کی حالت کیا ہے اور پرانے فلاسفوں کے اس قول پر کہ آسمانوں کے اوپر نہ خلا ہے نہ ملا کوئی دلیل نہیں بلکہ اس جملہ کے کوئی معنے ہی نہیں (کیونکہ مستلزم ارتفاع نقیضین ہے) اور ہم سورج گرہن اور چاند گرہن کے اسباب کا انکار نہیں کرتے اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس میں حَکمت بندوں کا ڈرانا ہے۔

الدرس الثامن والثلثون فى جغرافيا العالم

ارضنا هذه سبعة اقسام وهمية يسمى كل منها اقليما فالاقليم الاول يبتدى من اقصى بلا دالصين ويمر بسواحل الهند ثم ببلاد السند ويمرّ فى البحر على جزيرة العرب و ارض اليمن ويقطع نيل بحر القلزم فيمر ببلاد الحبشة ويقطع نيل مصر الى بلاد الحبشة ويمر فى ارض المغرب على جنوب بلاد البربرو عامة اهل هذا الا قليم سود الا لوان والا قليم الثانى يبتدى من بلاد المشرق مارابلاد الصين الى بلاد الهند والسند ويقطع جزيرة العرب في ارض نجدوتهامة

فيدخل فى هذا الاقليم اليمامة والبحران وهجرو مكة والمدينة والطائف وارض الحجازو يقطع بحرالقلزم ويقطع النيل ويمر فى ارض المغرب على وسط بلاد افريقية والوان اهله مابين السمرة والسواد والاقليم الثالث يبتدى من الشرق فيمربشمال الصين وبلاد الهند ثم بشمال السند وبلاد كابل وكرمان وسحبستان وفيه شيرازوبغداد والكوفة ويمر ببلاد الشام الى دمشق وقيسارية وبيت المقدس وعسقلان و مدين وفيه الاسكندرية واهله سمر الالوان الاقليم الرابع يبتدى من الشرف فيمر ببلاد خراسان وفرغانه سمرقند وبخارا وهراة ونيسابور وجرجان وطبرستان وقزوين واصفهان و همدان ونهاوند والموصل ونصيبين ويمرببلاد الشام فيدخل حلب وانطاكيه وطرابلس واللاذقيه والوان اهله مابين السمرة والبياض+

الاقليم الخامس يبتدى من المشرق الى بلاد ياجوج وماجوج ويمربشمال خراسان وفيه خوارزم واسبيجاب وإذربيجان وسجستان ويمر على بلاد الروم الى رومية الكبرى والاندلس واكثراهله بيض الالوان الاقليم السادس يبتدى من المشرق فيمربمساكن الترك والقسطنطنيية واكثر هذا الاقليم الوانهم مابين الشقرة والبياض والاقليم السابع من المشرق على بلاد ما جوج و ماجوج ويمر ببلاد الترك ويقطع بحرالروم على بلاد جرجان واهله شقرالا لوان ووراء هذه الاقاليم قطعة اخرى من الارض تسمى بامريكا والدنيا الجديدة لم يصل اليها الذين قسموا الارض الى الاقاليم ولا ندرى سكان باقى الارضين السبعة ولنذكر بعض ماعلى وجه ارضنا فمن عجائب البحر العنبر وسمكة البغل والمنشار

والمنارة وام الحيات وسمك الرعاد وغير ذلك ومن الانهار النيل والفرات وجيحون وسيحون والدجلة ونهر حصن المهدى ونهر اذربيجان ونهر صقلاب ونهر العود وغيره ذلك ومن الابار بير برهوت وبير عسفان وغير ذلك ومن الاقاليم الهند والحجاز و مصر وبابل والروم والشام والترك والصين وفى اقليم بابل جزيرة العرب وفيه العراق و بغداد فى وسط هذا الاقليم ومن الجبال جبل سرنديپ وابى قبيس والروم والقدس واروند والشام والاندلس سمرقند والصور والارجان وهر مز والطير وغيره هاومن المبانى الخورنق بناه النعمان بن امرى القيس فى عشرين سنة وحائط العجوز ولاهرام بمصر ومنارة الاسكندرية وايوان كسرى وغير ذلك ومن المعادن الفضة والذهب والنحاس والحديد والقصديرو الاسرب والخارصينى ومن الجواهرالدر والياقوت والبلخش والنبقش وعين الهروالماس والزمرد ويسمى الزبرجد والفيروزج والعقيق والجزع والبلور والمرجان والمقناطيس وغير ذلك ومن الدواب والوحوش والطير والهوام والحشرات الاسد والابل والارضه والارنب والافعى والبازى والببغاء والبراق والبرذون والبرغوث والبعوض والبغل والبقر واليومة والتمساح والتنين والتغلب والثعبان والجراد والجرذ والجعل والحجل والحداء ة والحرباء والحمار الاهلى والوحشى والحمام والخفاش والخنزير والخيل والدب والدجاجة والدود والديك والذباب والذئب والرخ والرخم والزرافة والزنبور والسعلاة والسمندل والسنجاب والسنور والشاهين والصرد والصعو والضان والضب والضبع والضفدع والطاؤس والظبى والعقرب والعقعق

والعلق والعنكبوت والغراب والفاختة وفرس البحر والفهد والفيل والقرد والكلب واللغلغ ومالك الحزين والنمل والنخل والنسر والنعام والنمر والهد هد والورشان والياجوج وما جوج وغيره ذلك ومماوجد من العجائب فى الازمنة والا مكنة المختلفة ماشهد بعض فقهاء الموصل انسانا طولة تسعة اذرع وهوصبى لم يبلغ الحلم وماراى الشافعى فى بعض بلاد اليمن انسانا من وسطة الى اسفله بدن واحد ومن وسطه الى اعلاه بدنان يتقاتلان ويصطلحان وياكلان ويشربان فمات احدهمافذبل وكان الاخريذهب ويرجع وماذكر القاضى عياض انه ولدله مولود مكتوب على احدى جنبيه لا اله الا الله محمد رسول الله وماحكى عن الشيخ ابى العباس الحجازى عن بعض التجارا نها خرجت اليه سمكة عظيمة فخرجت من اذنها جارية حسناء جميلة بيضاء من احسن مايكون من النساء فصارت تصيح حتى ماتت فتبارك الله ما اكثر عجائب خلقه واما السموات فماثبت بالنصوص كون الملائكة فيها وكون ادم عليه السلام فى الاول منها وعيسى ويحيى عليهما السلام فى الثانى ويوسف عليه السلام فى الثالث وادريس عليه السلام فى الرابع و هارون عليه السلام فى الخامس وموسى عليه السلام فى السادس و ابراهيم عليه السلام فى السابع وفى هذه السماء السدرة والبيت المعمورو عندالسدرة جنة الماوى ويحمل العرش ملائكة عظام وظاهر القران كون النار اسفل وفى الارض خلق خفى عن البصروهم الجن.

سبق نمبر ۳۸ دنیا کے جغرافیہ کے بیان میں

ہماری زمین کے سات فرضی حصے ہیں ہر حصہ کا نام ایک اقلیم ہے

اقلیم اول چین کے آخر سے شروع ہوتی ہے اور ہندوستان کے سواحل سے پھر بلاد سندھ سے گذرتی ہوئی اور دریا میں جزیرہ عرب پر اور یمن کے علاقہ پر گذر کر اور بحر قلزم کو قطع کرتی ہوئی حبش کے علاقہ پر گذرتی ہے اور دریائے نیل مصر کو بلاد حبش تک قطع کرتی ہے اور زمین مغرب میں بربر کے جنوبی علاقوں پر گذرتی ہے اس اقلیم کے اکثر باشندے سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اور اقلیم دوم بلاد مشرق سے شروع ہوتی ہے اور بلاد چین اور ہند اور سندھ پر گذرتی ہے اور جزیرہ عرب کو نجد اور تہامہ میں قطع کرتی ہے تو اس اقلیم میں یمامہ اور بحرین اور ہجر اور مکہ اور مدینہ اور طائف اور حجاز داخل ہیں اور بحر قلزم کو بھی قطع کرتی ہے نیل کو بھی قطع کرتی ہے اور مغرب میں علاقہ افریقہ کے وسط پر گذرتی ہے اور اس اقلیم والوں کے رنگ گندم گوں اور سیاہی کے درمیان ہوتے ہیں اور اقلیم سوم کے شرق سے شروع ہو کر شمالی چین اور بلاد ہند پر پھر شمالی سندھ اور علاقہ کابل اور کرمان اور سجستان پر گذرتی ہے اور اسی میں شیراز بغداد کوفہ ہے اور بلاد شام پر دمشق اور قیساریہ اور بیت المقدس اور عسقلان اور مدین پر گذرتی ہے اور اسکندریہ اسی میں ہے اس اقلیم کے لوگ گندم گوں ہوتے ہیں اقلیم چہارم مشرق سے شروع ہو کر بلاد خراسان اور فرغانہ اور سمرقند اور بخارا اور ہرات اور نیساپور اور جرجان اور طبرستان اور قزوین اور اصفہان اور ہمدان اور نہاوند اور موصل اور نصیبین پر گذرتی ہے اور بلاد شام پر بھی گذرتی ہے تو اس میں حلب اور انطاکیہ اور طرابلس اور لاذقیہ بھی داخل ہیں اور اس کے لوگوں کے رنگ گندم گوں اور سفیدی کے درمیان میں ہیں اقلیم پنجم مشرق سے شروع ہو کر بلاد یاجوج ماجوج کی طرف پہنچتی ہے اور خراسان کے شمالی جانب پر گذرتی ہے اور اسی میں ہے خوارزم اور اسبیجاب اور آذربائجان اور

6

سمستان اور بلاد روم پر بھی گذرتی ہے رومۃ الکبری اور اندلس تک اور اس کے آدمی اکثر سفید رنگ ہیں اقلیم ششم مشرق سے شروع ہو کر ترکسان اور قسطنطنیہ پر گذرتی ہے اور اس کے اکثر آدمیوں کے رنگ زردی مائل سرخی اور سفیدی کے درمیان ہوتے ہیں اور اقلیم ہفتم مشرق سے شروع ہو کر بلاد یاجوج و ماجوج پر ہوتی ہوئی بلاد ترک پر گذرتی ہے اور بحر روم کو قطع کرتی ہے بلاد جرجان تک اور اس کے باشندے سرخ مائل بزردی ہوتے ہیں اور ان اقالیم کے سوا ایک حصہ زمین کا اور ہے جس کا نام امریکہ اور نئی دنیا ہے وہاں وہ لوگ نہیں پہنچے تھے جنہوں نے زمین میں یہ سات اقلیمیں قائم کی تھیں۔ (یعنی پرانے فلاسفر ۱۲) اور ہم کو بقیہ زمینوں کی آبادی کا کچھ حال معلوم نہیں اب ہم اپنی زمین پر کی بعض چیزیں بیان کرتے ہیں دریا کے عجائبات میں سے عنبر مچھلی ہے (اس مچھلی کو صحابہؓ کے ایک لشکر نے پایا تھا جس کو تین سو آدمیوں نے ایک مہینہ تک کھایا اور بچ رہی تیرہ آدمی اس کی آنکھ کے حلقے میں بیٹھ گئے اور ایک ہڈی اس کی کھڑی کی گئی اس کے نیچے بڑا اونٹ مع سوار کے نکل گیا رواہ البخاری ۱۲) اور بغل مچھلی ہے۔ (یہ ایسی بڑی مچھلی ہے جیسے پہاڑ آواز اس کی نہایت ہولناک اور بلند ہوتی ہے ۱۲ عجائبات المخلوقات) اور منشار مچھلی ہے۔ (یہ بھی ایک بہت بڑی مچھلی ہے جو کشتیوں کو لوٹ دیتی ہے) اور منارہ مچھلی ہے اور ام الحیات ہے اور رعادہ مچھلی وغیرہ ہے۔ (رعادہ اسقدر سرد اور مخدر ہے کہ جس جال میں آجاوے تو جس کے ہاتھ میں جال ہو اس کے ہاتھ میں رعشہ پیدا ہو جاتا ہے اور مرنے سے یہ خاصیت اس کی جاتی رہتی ہے عجائبات المخلوقات) اور دریاؤں میں سے نیل اور فرات اور جیحون اور سیحون اور دجلہ اور نہر حصن المہدی اور نہر آذربیجان اور نہر صقلاب اور نہر عود وغیرہ ہے اور کنوؤں میں سے بیر برھوت اور بیر

عسفان وغیرہ ہے اور ولایتوں میں سے ہندستان اور حجاز اور مصر اور بابل اور روم شام اور ترک اور چین اور اقلیم بابل میں جزیرہ عرب ہے اور اسی میں عراق بھی ہے اور بغداد اس اقلیم کے اوسط میں ہے اور پہاڑوں میں سے کوہ سفر تدیب اور کوہ ابی قبیس اور کوہ روم اور کوہ قدس اور کوہ داروند اور کوہ شام اور کوہ اندلس اور کوہ سمرقند اور کوہ صور اور کوہ ارجان اور کوہ ہرمز اور کوہ طیر وغیرہ اور عمارات میں سے خورنق ہے جس کو نعمان بن امری القیس نے بیس سال میں بنایا تھا اور حائط العجوز ہے اور اہرام مصر ہے اور منارہ اسکندریہ ہے اور کسری کا محل ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور معدنیات میں سے چاندی اور سونا اور تانبا اور لوہا اور رانگ اور سیسہ اور جست ہے اور جواہرات میں سے موتی اور یاقوت اور بلخش اور نبقش اور عین الہر اور ہیرا۔ اور زمرد اور اسی کا نام زبرجد ہے اور فیروزہ اور عقیق اور پوتھ اور بلور اور مونگا اور مقناطیس وغیرہ اور چوپایوں اور وحوش اور پرندوں اور گزندوں اور کیڑے مکوڑوں میں سے شیر ہے اور اونٹ اور دیمک اور خرگوش اور سانپ اور باز اور طوطا اور براق اور عجمی گھوڑا اور پسو اور مچھر اور خچر اور گائے اور الو۔ اور ناکا اور اژدھا اور لومڑی اور ایک قسم کا بڑا سانپ (جو مصر میں ہوتا ہے) اور ٹڈی اور گھونس اور گبرولہ اور چکور اور چیل اور گرگٹ اور بلاؤ گدھا اور گورخر اور کبوتر اور چمگادڑ اور سور۔ اور گھوڑا اور ریچھ اور مرغی اور کیڑا اور مرغ اور مکھی اور بھیڑیا اور رخ اور چمرگدھ اور گینڈا اور بھڑ اور بھوت پریت اور سمندر (آگ کا کیڑا) اور سنجاب اور بلی اور شاہین۔ (سنجاب چوہے کی طرح ایک جانور ہے اس کے بال اور کھال نہایت نرم اور قیمتی ہوتی ہے ۱۲) (شاہین شکاری جانور ہے جیسے باز ۱۲) اور لٹورا اور ممولا اور بھیڑ اور گوہ اور جو اور مینڈھک اور مور اور ہرن اور بچھو اور عقعق (عقعق کوے سے چھوٹا جانور

ہے ۱۲) اور جونک اور مکڑی اور کوا اور فاختہ اور دریائی گھوڑا اور چیتا اور ہاتھی اور بندر اور کتا اور [illegible]۔ (مالک حزین ایک پرند کہ دراز گردن و دراز پا ہے دریا کے کنارے ہوتا ہے اور اس غم میں رہتا ہے کہ میں پانی کہاں سے پیوں گا) اور مالک حزین اور چیونٹی اور شہد کی مکھی اور گدھ اور شتر مرغ اور تیندوا اور ہدہد اور درشان۔ (درشان ایک پرند ہے کبوتر کے برابر جو فاختہ اور کبوتر سے پیدا ہوتا ہے ۱۲) اور یاجوج ماجوج وغیرہ اور بعض ان عجائبات میں سے جو مختلف وقتوں اور مختلف مقامات میں پائی گئی ہیں یہ ہے کہ بعض علماء موصل نے ایک آدمی دیکھا جس کا قد نو ہاتھ کا تھا اور وہ ابھی بچہ تھا کہ بلوغ کو نہیں پہنچا تھا اور وہ کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یمن کے نواح میں ایک آدمی دیکھا جس کے نیچے کا جسم تو ایک تھا (جیسے عام طور سے ہوتا ہے) اور ناف سے اوپر دو بدن تھے کہ دونوں سے وہ لڑتا تھا اور بولتا تھا اور دونوں سے کھاتا پیتا تھا پھر ان میں سے ایک مر گیا اور سوکھ گیا اور دوسرا چلتا پھرتا تھا اور (عجائبات میں سے ایک وہ ہے کہ قاضی عیاض نے ذکر کیا کہ ان کو یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کے ایک کروٹ پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا تھا اور ایک وہ ہے جو شیخ ابو العباس حجازی سے منقول ہے وہ بعض سوداگروں سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بہت بڑی مچھلی نکلی اور اس کے کان میں سے ایک خوبصورت حسین لڑکی گورے رنگ کی جیسے کہ کوئی اچھی سے اچھی عورت ہو سکتی ہے نکلی اس لڑکی نے چیخنا شروع کیا یہاں تک کہ مر گئی پس بہت برکت والا ہے اللہ جس کی مخلوق کے عجائبات بے شمار ہیں اور آسمانوں کے حالات جو شریعت سے ثابت ہیں وہ فرشتوں کا ان میں ہونا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کا آسمان اول میں ہونا اور حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کا آسمان دوم میں ہونا اور حضرت یوسف علیہ

السلام کا آسمان سوم میں ہونا اور حضرت ادریس علیہ السلام کا چوتھے میں ہونا اور حضرت ہارون علیہ السلام کا پانچویں میں ہونا اور حضرت موسی علیہ السلام کا چھٹے میں ہونا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ساتویں میں اور اسی آسمان میں سدرۃ المنتہی ہے اور بیت المعمور اور سدرۃ المنتہی کے پاس جنت الماوی ہے اور عرش کو بڑے بڑے جسامت والے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں اور ظاہر قرآنی آیات سے دوزخ کا نیچے ہونا ثابت ہوتا ہے اور زمین میں ایک مخلوق نظروں سے پوشیدہ ہے اور وہ جن ہیں۔

الدرس التاسع والثلثون فی العلوم المنهی عنها

العلم من حيث انه علم لاينهی عنه وانما ينهی لامور عارضة كاعتقاده حقاوهو باطل اوترتب فساد ما على العمل به وان كان حقا اوخوف الغلو فيه وتنزيلة اكثر من منزلته اولضياع الوقت فی الاشتغال به اولخفاء مداركه ودقة ماخذه ونحو ذلك وذلك كالنجوم والرمل والكهانة والعيافة والطيرة والسحر والفراسة والعزائم السفلية واكثر الفلسفة الطبعية والالهی الا للرد وعلوم المخالفين لاهل الحق اصلا اوفرعاللضعفاء ودقائق علم الكلام والتصوف للعوام والجفر والكيمياء واللغة الانكليشية التی من لوازمها العادية فی زماننا ومكاننا احتقار الدين والتيه والبطر والتهالك على المال والجاه ومخالفة الاخوان فی الزی والعادة والدين فيها الفلسفة الجديدة التی هی اضر من السم وما يماثل ماذكر.

سبق نمبر ۳۹ علم ممنوعہ کے بیان میں

کوئی علم اس اعتبار سے کہ وہ علم ہے منع نہیں ہوتا ممانعت بعض

عوارضات کی وجہ سے ہوا کرتی ہے جیسے اس کو حق جان لینا حالانکہ وہ واقع میں باطل ہے یا کوئی خرابی اس پر عمل کرنے سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ وہ حق ہے یا اس میں غلو کا اور اس کے مرتبہ سے بڑھا دینے کا خوف ہو یا اس میں مشغول ہونے میں وقت ضائع کرنا ہو یا اس کے مسائل بہت باریک اور اس کے اصول دقیق ہوں وغیرہ وغیرہ جیسے نجوم اور رمل اور کہانت اور عیافت اور شگون اور جادو اور قیافہ اور سفلی عملیات فلسفہ طبعی اور فلسفہ الٰہیات الا آنکہ تردید کے لئے ہو اور جیسے اہل حق کے مخالفین کے علوم اس کے اصول و فروغ سب ضعفاء (کم علموں) کے لئے اور جیسے علم کلام اور تصوف کے باریک یا تمن عوام کے لئے اور جفر اور اور کیمیا اور انگریزی تعلیم جس کے لوازم میں سے عادۃً ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک میں دین کی حقارت اور تکبر اور اترانا اور مال و جاہ پر مرمٹنا اور مسلمانوں کی مخالفت وضع اور عادات اور دین میں اسی انگریزی تعلیم میں ایک فلسفہ جدیدہ ہے جو زہر سے بھی زیادہ مضر ہے اور دیگر جو علوم ان مذکورہ علم کی طرح کے ہوں۔

الدرس الاربعون فى فوائد علم التاريخ

منها العلم بالوقائع الكثيرة التى لاتمكن باد راكها حاسة البصر ولا العقل ومنها دفع الكلال ورفع الملال باستحضار الواقعات العجيبة كانهارای عين ومنها العبرة بقصص الاولين فالسعيد من وعظ بغيره ومنها تقوية العقل واستخراج الراى الصائب كدار التجربه والمشورة مع العقلاء الكثير العد دالوافر العقل الذين لايمكن اجتماعهم فى زمان واحد ومكان واحد ومنها الاطلاع على امثال وحكم و مواعظ كثيرة نقل فى ضمن الحكايات ومنها تذكر النعم والنقم الالهية الذى يوجب الرجاء والخوف فيكمل الايمان ومنها

السعی فی جمیل الاخلاق وازالة سفسافها اذا عثر علی ثمرات کل منهما ومنها ثبات الفواد عند الخطوب اذاتذکر الفرج بعد الکروب ومنها الاستدلال علی بدائع صنائع الله تعالیٰ فی خلقه ومنها رفع الهمة وقوة العزم فی معالی الا مور ومنهاکون الفناء والانقضاء نصب العین فتکون فی الدنیا کانك غریب اوعابر سبیل.ولا تتکبر ولاتتجبر وتکون کالعبد الذلیل ولعمری ان هذا لهوالفو زالجلیل هذا! مع کونه سهل الماخذ مبینا علی الحفظ غیر محتاج الی الکدوالتعب.

سبق نمبر ۴۰ علم تاریخ کے فوائد کے بیان میں

ایک فائدہ بہت سے ان واقعات کا معلوم ہو جاتا ہے جن کے معلوم کرنے کے لئے آنکھ اور عقل کافی نہیں ہوتی (صرف سننے اور روایت پر ان کا مدار ہے) اور ایک فائدہ ماندگی رفع ہوجانا اور آزرد کی جاتی رہنا عجیب واقعات کے ایسا پیش نظر ہو جانے سے جیسے آنکھ سے دیکھ لیا اور ایک فائدہ گزشتہ لوگوں کے قصوں سے عبرت حاصل کرنا ہے (حدیث میں ہے) سعید وہ ہے جو دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کر لے لور ایک فائدہ عقل بڑھنا اور صحیح تجویز حاصل کر لینا گویا تاریخ دار التجربہ اور دار المشورہ ہے جس میں ایسے عقلاء کثیر التعداد اور کامل العقل جمع ہیں کہ ان کا ایک وقت اور ایک جگہ میں مجتمع ہونا ممکن نہیں اور ایک فائدہ بہت مثالیں، اور وہ نصیحت کی باتیں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو قصوں کے ضمن میں نقل کی جاتی ہیں اور ایک فائدہ انعامات و عذلبات الھیہ کا یاد آجاتا ہے جو رجاء اور خوف کا موجب ہے کہ اس سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور ایک فائدہ عمدہ اخلاق کی طلب اور بڑے اخلاق کے ازالہ کا شوق پیدا ہو جاتا ہے جبکہ (تاریخ میں دونوں کے نتائج کا علم ہوتا ہے اور ایک فائدہ استقلال قلب پیدا ہونا بڑے کاموں کے

وقت جبکہ (تاریخ سے مشقت کے بعد کشایش کا علم ہوتا ہے اور ایک فائدہ خدائے تعالیٰ کی صنعتیں اور ایجادیں مخلوقات میں سمجھ میں آتا ہے اور ایک فائدہ ہمت کی بلندی اور بڑے کاموں میں اولوالعزمی ہے لور ایک فائدہ فناء اور خاتمہ کا پیش نظر رہنا ہے اس سے دنیا میں تو ایسا رہے گا جیسے مسافر یا راہگیر ہوں(حدیث کا لفظ ہے) اور نہ متکبر ہوگا نہ جبار ہوگا اور ایسا رہے گا جیسے ایک ذلیل بندہ اور قسم ہے زندگی کی کہ یہ بہت بڑی کامیابی ہے لطف یہ ہے کہ یہ تاریخ سہل الحصول علم ہے صرف قوت حافظہ پر مبنی ہے محنت مشقت (غور و خوض کی ضرورت نہیں۔ (جیسے کہ دیگر علوم میں ہے جیسے منطق کلام وغیرہ ۱۲)۔

الدرس الحادی والاربعون فی اخبار الجن

خلقوا قبل نوع الانسان وکلفوا بالشرائع المناسبة لحالهم وکانوا لایزالون یطیعون مرة ویعصون اخریٰ وکان اسم ابیهم لسوما اوطارطوش واسماء الذین ولوا امرسیاستهم وهدایتهم حینابعد حین حلیایش وهاموس وعزازیل الذی یعرف الان بابلیس وسهلوب ویوسف اللذین بعثهما عزازیل الی القوم وکان افضلهم وامثلهم علما وعملا وکمالا وجمالا عزازیل لکن کان الغلب علی طویته العجب والکبر والدعوی المضمر والامن من جلال الله تعالی فهذه الرذائل هی التی قطعت علیه السبیل واوقعته فی هذا العذاب الوبیل وکانت مدسوسة حتی حرکها الامرالالهی له وللملائکة بسجود سیدنا ادم علیه الصلوة والسلام فابی واستکبروکان من الکافرین.

سبق نمبر ۴۱ جنوں کے بعض حالات کے بیان میں

جن نوع انسان سے پہلے پیدا کیۓ گۓ تھے اور ایسے احکام کے مکلف تھے جو ان کے مناسب حال تھے اور وہ کبھی ان کی تعمیل کرتے تھے اور کبھی نافرمانی کرتے تھے لور جنوں کے جد اعلی کا نام لسوم یا طارطوش تھا اور بعض ان لوگوں کے نام جن کے سپرد ملک رانی اور تبلیغ احکام الہی کا کام وقتاً فوقتاً ہوا یہ تھے حلیائش لور ہاموس لور عزازیل جو اب ابلیس مشہور ہے اور سہلوب لور یوسف یہ وہ ہیں جن کو عزازیل نے قوم کی طرف بھیجا تھا جب کہ جنوں میں افضل لور علم و عمل لور کمال و جمال میں بڑھا ہوا عزازیل تھا لیکن اس کی طینت میں غالب خودبینی لور تکبر اور مستتر دعوی اور حق تعالیٰ کے جلال سے بے خوفی تھی یہی عیوب تھے جنہوں نے اس کی راہ ماری اور اس عذاب بے حساب میں ڈال دیا لور یہ عیوب اس کی طینت میں دبے ہوۓ تھے یہاں تک خداۓ تعالیٰ کے اس حکم نے جو کہ ملائکہ کو اور خود اس کو دیا گیا کہ آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کریں ان (طینتوں) کو حرکت دی پس اس نے انکار کیا لور بڑا بنا چاہا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

الدرس الثانی والا ربعون فی ذکر بعض الانبیاء المشهورین علیهم السلام

اولهم ابوالبشر سیدنا ادم علیه السلام توفی بعمر الف سنة و ولدله سید ناشیث علیه السلام سنة ٢٣٠ من عمره وتوفی و عمره ٩١٢ و رفع سیدنا ادریس علیه السلام سنة ٣٦٥ من عمره و ولدسیدنا نوح علیه السلام سنة ١٦٤٢ من هبوط ادم علیه السلام واخذ الطوفان قومه لمامضی من عمره ستمائة سنة و عاش بعده ٣٥٠ عاما وارسل سیدنا

هود عليه السلام الى عاد و سيدنا صالح عليه السلام الى ثمود و ولدسيدنا ابراهيم عليه السلام سنه ٣٤٦٨ من الهبوط و توفى سنه ٣٤٩٨ وكان الضحاك والفريدون فى زمانه وارسل سيدنا لوط عليه السلام الى اهل سذوم وهو ابن اخى ابراهيم هاران بن ازروسيدنا اسمٰعيل عليه السلام الى قبائل اليمن والى العماليق ولد سنه ٣٤٠٩ وعاش ١٣٧ عاما و ولد سيدنا اسحق عليه السلام سنه ٢٤٢٣ وفيها بناء الكعبة الحسناء زاد الله تعالىٰ حسنها و ولدسيدنا يعقوب عليه السلام سنه ٣٤٨٣ و ولد سيدنا يوسف عليه السلام لمضى ٢٥١ سنة من مولد سيدنا ابراهيم عليه السلام وعاش ١١٠ سنة وكان وفاته قبل مولد سيدنا موسى عليه السلام باربع وستين سنة و سيدنا ايوب عليه السلام من الروم لانه من ولد العيص بن اسحق كانٌ نبيافى عهد سيدنا يعقوب عليه السلام فى قول وعاش ٩٣ سنة وارسل سيدنا شعيب عليه السلام الى مدين قيل انه من ولد سيدنا ابراهيم عليه السلام وقيل من ولد بعض المؤمنين به و ولد سيدنا موسى عليه السلام من ولد لاوى بن سيدنا يعقوب عليه السلام لمضى ٤٤٥ سنة من مولد سيدنا ابراهيم عليه السلام وكان عمره حين خرج من مصر ٨٠ سنة واقام فى التيه ٤٠ سنة فكان عمره ١٢٠ سنة وكان غلبة افراسياب على الفُرس فى زمانه وكان اخوه سيدنا هارون عليه السلام اكبر منه بثلث سنين اواربع وكان من خلفائه واحد ابعد واحد سادا تنايوشع وخزقيل و الياس واليسع وذوالكفل وشمويل رفيق طالوت عليهم السلام وكان سيدنا داود عليه السلام بعد خمسماته من سيدنا موسى عليه السلام وكان كيقباد الفارسى فى زمانه وهو من ولد هوذ بن سيدنا يعقوب

عليه السلام و ولد له سيدنا سليمان عليه السلام وتوفى فى اواخر ٥٧٥ لوفاة سيدنا موسى عليه السلام و عمره ٥٢ سنة وارسل سيدنا يونس عليه السلام الى نينوىٰ بعد ثمانمائة من وفاة سيدنا موسى عليه السلام وكان سيدنا زكريا عليه السلام من ولد سيدنا سليمان عليه السلام وقتل بعد ولادة سيدنا المسيح بن سيدتنا مريم عليهما السلام وكان قتل ابنه سيدنا يحيى عليه السلام قبل رفع سيدنا المسيح عليه السلام بمدة يسيرة وكان ولا دته وولادة سيدنا عيسى عليه السلام فى ٥٥٨٤ من الهبوط وتوفيت سيدتنا مريم البتول عليه السلام امه بعد رفعه بست سنين وفى ماذكر من عدد سنين اقوال اخر اخترنا احدها والله تعالى اعلم.

سبق نمبر۴۲ بعض مشہور انبیاء علیہم السلام کے ذکر میں

سب سے پہلے بنی ابو البشر آدم علیہ السلام ہیں آپ کی وفات ایک ہزار برس کی عمر میں ہوئی اور آپ کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام آپ کی ۲۳۰ برس کی عمر میں پیدا ہوئے اور ۹۱۴ سال کی عمر میں وفات ہوئی اور حضرت ادریس علیہ السلام آسمان پر اٹھا لیئے گئے جب کہ آپ کی عمر ۳۶۵ھ تھا اور حضرت نوح علیہ السلام ۱۶۴۲ھ میں نزول آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور آپ کی قوم پر طوفان جب آیا کہ آپ کی عمر چھ سو برس کی تھی اور آپ بعد طوفان کے ۳۵۰ سال زندہ رہے اور حضرت ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے اور حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی طرف مبعوث ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نزول آدم علیہ السلام سے ۳۴۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۹۸ھ میں وفات پائی اور ضحاک اور فریدون آپ ہی کے زمانہ میں تھے اور حضرت لوط علیہ السلام اہل سدوم کی طرف

مبعوث ہوئے اور حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی ہاران بن آزر کے بیٹے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام قبائل یمن کی طرف اور قوم عمالقہ کی طرف مبعوث ہوئے ولادت آپ کی ۳۴۰۹ھ میں ہوئی اور ۱۳۷ سال کی عمر پائی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام ۳۴۲۳ھ میں پیدا ہوئے اور اسی سن میں کعبہ شریف زادہا اللہ شرفا کی بنا ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام ۳۴۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام ۲۵۱ سال ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیدا ہوئے اور ۱۱۰ سال کی عمر پائی اور آپ کی وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے چھتیس سال پہلے ہوئے اور حضرت ایوب علیہ السلام رومی النسل ہیں کیونکہ آپ عیص بن اسحٰق کی اولاد میں سے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے زمانہ میں نبی تھے ایک قول کی رو سے اور آپ کی عمر ۹۳ سال کی ہوئی اور حضرت شعیب علیہ السلام مدین کی طرف مبعوث ہوئے ایک قول یہ ہے کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ کسی آپ کی قوم کے مسلمان کی نسل سے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی نسل سے پیدا ہوئے جبکہ ۴۴۵ سال حضرت ابراہیم علیہ السلام سے گذر چکے اور حضرت موسیٰ کی عمر جبکہ آپ مصر سے نکلے۔ (یعنی جبکہ فرعون سے نجات پائی ۱۲) اسی برس کی تھی اور آپ وادی تیہ میں چالیس برس رہے تو آپ کی عمر ۱۲۰ برس کی ہوئی اور افراسیاب کا غلبہ اہل فارس پر آپ ہی کے زمانہ میں ہوا اور آپ کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام آپ سے تین برس یا چار برس بڑے تھے اور آپ کے جانشین یکے بعد دیگرے یہ حضرات تھے یوشع حزقیل الیاس یسع ذوالکفل شمویل جو طالوت بادشاہ کے ساتھ تھے

علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرت داؤد علیہ السلام پانچ سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئے لور بادشاہ کیقباد فارسی آپ ہی کے زمانہ میں تھا اور آپ اولاد ہوذبن حضرت یعقوب علیہ السلام سے ہیں لور آپ کے یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام پیدا ہوئے لور وفات پائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے ۹۷۵ھ کے اخیر میں اس وقت آپ کی عمر ۵۲ سال کی تھی اور حضرت یونس علیہ السلام بستی نینویٰ کی طرف آٹھ سو برس کے بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مبعوث ہوئے لور حضرت زکریا علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل میں سے تھے لور آپ شہید کیے گئے بعد ولادت حضرت مسیح بن مریم علیہا السلام کے لور آپ (یعنی حضرت زکریا علیہ السلام کے) بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت تھوڑے دن پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کے اٹھائے جانے سے ہوئی لور آپ کی ولادت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ۵۵۸۴ھ میں نزول آدم علیہ السلام سے ہوئی لور وفات پائی حضرت مریم بتول علیہا السلام آپ کی والدہ نے آپ کے اٹھائے جانے سے چھ سال کے بعد اور ان تمام واقعات میں جو سنہ ذکر کئے گئے ان میں لور بھی اقوال ہیں ہم نے ایک قول کو لے لیا واللہ سبحانہ علم۔

الدرس الثالث والا ربعون فی التبرك
بذكر سيد الخلق و رسول الحق حبيب الله المصطفى
صلى الله عليه واله وسلم

هو بابی وامی خاتم المرسلين زما ناوشانا وجمالا وكمالا اولهم نورا واخرهم ظهورا أشرف ساحة الوجود بنوره المبين ولم

يكن عين ولا اثرمن السموات والارضين ونباه الله تعالى وادمؑ بين الماء والطين ونور عالم الاجسام عام الفيل فياله من جميل وجليل وما بلغ سنتين شق صدره وتوفيت سيدتنا آمنة وهو ابن ست سنين وقد توفي سيدنا عبدالله ابوه وقد مضى شهران على حمله وتوفي جده عبدالمطلب وهو ابن ثمان فتكفل بتربيته عمه ابو طالب وسافرالى الشام وهو ابن اثنتي عشر سنة وعرفه بحيرا الراهب لمامر على صومعته في الطريق فاشار الراهب على رده الى مكة ثم لما بلغ خمسا وعشرين سنة سافرالى الشام بمال خديجةؓ ولمارجع تزوج خديجة بعدان اظهرت الرغبة فيه واوحى اليه وهو ابن اربعين فشرع فى الدعوة الى الايمان وامن من امن واذاهم الكفار فهاجربعض المسلمين الى الحبشة سنة خمس من النبوة واسلم سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه سنة ست منها وفي سبع اجتمع قريش على قتله صلى الله عليه وسلم فتحصن ابوطالب معه الى شعب فقاسى هناك من الشدائد الى ثلث سنين ثم لان قريش حين اخبرهم باكل دابة الارض صحيفة عهد هم وفي سنة عشرتوفى ابوطالب وفى هذا العام توفيت خديجة فسمى عام الحزن ونكح بعدها سيدتنا عائشةؓ في مكة وزفت في المدينة وسيدتنا سودة بنت زمعة زفت فى مكة وهاجرت معه وذهب صلى الله عليه وسلم الى الطائف للدعوة فاوذى فرجع ولمابلغ بطن نخلة لقى الجن فامنوا وفى سنة احدى عشرة بايعه ست من الانصار وفى سنة ثنتى عشرة وقعت بيعة العقبة الا ولى عاهده فيها اثنا عشر رجلا منهم الست الذين بايعوافى الا ولى وفى هذه السنة اسرى به وفى سنة ثلث عشرة قدم سبعون رجلا من شرفاء الانصار

وعظمائهم وعاهدوه على الخدمة والنصرة وهذه بيعة العقبة الثانية ولاجل ايذاء الكفار اذن صلى الله عليه وسلم لاصحابه فى الهجرة الى المدينة ثم ها جربنفسه النفيسة وكان سيدنا ابوبكر رضى الله تعالى معه ودخل المدينة لثنتى عشر من ربيع الاول يوم الاثنين والقى رحله فى قبائم قدم البلدة وفى السنة الثانية من الهجرة وقعت غزوة بدر وفى السنة الثالثة غزوة احدوقتل كعب بن اشرف. وفى السنة الرابعة سرية رجيع وبنى لحيان وعضل وقارة وغزوة بدر الثانية وقصة بير معونة وهذيل وغزوة بنى النضير وغزوة الخندق وغزوة بنى قريظة و قتل ابى رافع اليهودى. وفى السنة الخامسة غزوة مريسيع وتعرف بغزوة بنى المصطلق و وقع فيها الافك وفى السنة السادسة غزوة ذات الرقاع ونزل فيها التيمم وصلح حديبية وغزوة خيبرو نكاح سيدتنا صفيةؓ وفى السنة السابعة عمرة القضاء ونكاح سيدتنا ميمونة واسلام خالد بن الوليد و عمرو بن العاص وعثمان بن طلحة و معاوية و كتابته الى الملوك بالاسلام وفى السنة الثامنة سرية ابى عبيدة الى سيف البحر وسرية موتة و فتح مكة وغزوة حنين و غزوة اوطاس وغزوة طائف وفى السنة التاسعة ارسل الناس وفودهم بالاسلام وفيها قدوم مسيلمة فى وفد بنى حنيفه وتعليقه اسلامه على استخلافه و غزوة تبوك وبعث خالد الى اكيدر عظيم دومة الجندل وهدم مسجد ضرار وفرض الحج و تامير سيدنا ابى بكرؓ على الحج. وفى السنة العاشرة حجة الوداع و اختياره الرفيق الاعلى وهو صلى الله عليه وسلم حى فى قبره الشريف يرزق وتعرض عليه صلوة امته واعمالهم فيا ايها المشتاقون الى رؤيا جماله صلوا عليه واله اللهم صل وسلم

وبارک علیہ وآلہ واصحابہ۔

سبق نمبر ۳۴، ذکر بابرکت خیر الورے رسول کبریا حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیان میں

حضور بانی وامی خاتم المرسلین ہیں باعتبار زمانہ کے اور باعتبار شان کے اور باعتبار جمال وکمال کے آپ سب سے اول ہیں باعتبار پیدائش نور کے اور سب سے آخر ہیں باعتبار ظہور کے آپ نے ساحت وجود کو اپنے نور باجود سے اس وقت مشرف فرمایا کہ کوئی چیز بھی نہ تھی اور نہ آسمان و زمین کا کچھ پتہ تھا اور حضور کو اس وقت حق تعالیٰ نے نبی بنا دیا تھا کہ آدم علیہ السلام ابھی آب و گل ہی کے درمیان تھے اور حضور نے عالم اجسام کو عام الفیل میں منور فرمایا۔ (جس سال میں اصحاب فیل کا واقعہ ہوا ۱۲) پس کس قدر جمیل ہیں آپ اور کس قدر خلیل اور جبکہ حضور کی عمر شریف دو سال کی ہوئی تو واقعہ شق صدر ہوا اور حضرت آمنہ نے جب وفات پائی تو حضور کی عمر چھ برس کی تھی اور حضرت عبداللہ حضور کے والد ماجد کا انتقال اس وقت ہوا کہ آپ کے حمل کو دو مہینے ہوئے تھے اور حضور کے دادا حضرت عبدالمطلب کا انتقال ہوا تو حضور کی عمر آٹھ سال کی تھی تو آپ کی پرورش آپ کے چچا ابوطالب نے اپنے ذمہ لی اور حضور نے شام کا سفر کیا جبکہ عمر شریف بارہ سال کی تھی اور آپ کو پہچان لیا (کہ آپ پیغمبر آخر الزماں ہیں) بحیرا راہب نے جب آپ کا گذر اس کے عبادت خانہ پر راستہ میں ہوا اور اس نے آپ کو مکہ کو لوٹا جانے کی رائے دی پھر جب سن شریف پچیس سال کا ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر شام کا سفر کیا اور جب آپ لوٹ

آئے تو حضرت خدیجہؓ سے ان کی رغبت ظاہر کرنے پر نکاح کیا اور حضور پر وحی جب آئی کہ حضور کی عمر چالیس سال کی ہوئی پھر آپ نے دعوت ایمان شروع کر دی اور جس کو ایمان لانا تھا لایا ان کو کفار نے تکلیفیں دینا شروع کیں تو بعض مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی نبوت کے ۵ ھ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبوت کے ۶ ھ میں ایمان لائے اور ۷ ھ میں تمام قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل پر اتفاق کیا تو حضرت ابو طالب نے آپ کو لے کر ایک گھاٹی میں پناہ لی تو وہاں حضور نے تین برس تک بڑی تکلیفیں اٹھائیں پھر قریش ڈھیلے پڑے جبکہ حضور نے دیمک کے ان کے عہد نامہ کو کھا جانے کی خبر دی اور ۱۰ ھ نبوت میں حضرت ابو طالب نے انتقال کیا اور اسی سال میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی اس واسطے اس سال کا نام عام الحزن (سال غم) ہوا حضرت خدیجہ کے بعد حضور نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مکہ میں نکاح کیا اور رخصتی ان کی مدینہ طیبہ میں ہوئی اور حضرت سودہ بنت زمعہ کی رخصتی مکہ معظمہ میں ہوئی اور انہوں نے حضور کے ساتھ ہجرت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف تبلیغ کے واسطے تشریف لے گئے تو وہاں حضور کو بڑی تکلیفیں پہنچائی گئیں لہذا آپ واپس تشریف لے آئے اور جب بطن نخلہ میں پہنچے تو جنوں سے ملاقات ہوئی تو وہ حضور پر ایمان لائے اور ۱۱ ھ میں حضور سے مدینہ طیبہ کے چھ آدمیوں نے بیعت کی اور ۱۲ھ میں بیعت عقبہ اولیٰ ہوئی اس میں حضور سے بارہ آدمیوں نے معاہدہ کیا ان میں سے چھ وہی تھے جنہوں نے پہلی دفعہ بیعت کی تھی اور اسی سال میں معراج شریف ہوئی اور ۱۳ھ میں ستر آدمی شرفاء انصار اور ان کے بڑے لوگوں میں سے آئے اور حضور سے خدمت اور امداد کا معاہدہ کیا اسی کا نام بیعت العقبہ الثانیہ ہے

اور کفار کے ایذا پہنچانے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کو مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی پھر خود بنفس نفیس ہی ہجرت فرمائی اور ہجرت کے وقت سیدنا حضرت ابوبکرؓ بھی حضور کے ساتھ تھے اور داخل ہوئے مدینہ طیبہ میں بارہ ربیع الاول روز دو شنبہ کو اور (اول) قبا میں نزول فرمایا پھر شہر میں رونق افروز ہوئے۔ ۲ ہجری میں غزوہ بدر واقع ہوا اور ۳ ھ میں غزوہ احد اسی سن میں کعب بن اشرف (یہودی) قتل کیا گیا ۴ھ میں سریہ رجیع و بنی لحیان و عضل و قارہ اور غزوہ بدر ثانی اور بیر معونہ اور ہذیل کا واقعہ پیش آیا نیز غزوہ بنی نضیر غزوہ خندق اور غزوہ بنی قریظہ واقع ہوئے اور ابو رافع یہودی قتل کیا گیا۔ ۵ھ میں غزوہ مریسع جو غزوہ بنی مصطلق کے نام سے مشہور ہے واقع ہے اور اسی سال واقعہ افک پیش آیا ۶ھ میں غزوہ ذات الرقاع ہوا اسی سال تیمم کا حکم نازل ہوا۔ صلح حدیبیہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور غزوہ خیبر بھی اسی سال میں ہوئے ۷ھ میں عمرہ قضا ادا ہوا اور سیدتنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور حضرت خالد بن الولید عمرو بن العاص، عثمان بن طلحہ اور حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہم) مسلمان ہوئے اور اسی سال بادشاہوں کو دعوت اسلام کے خطوط لکھے گئے۔ ۸ھ میں سیف البحر کی طرف سریہ ابی عبیدہ کو بھیجا سریہ موتہ فتح مکہ اور غزوہ حنین و غزوہ اوطاس اور غزوہ طائف پیش آئے۔ ۹ھ میں لوگوں نے اپنے نمائندوں کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی اطلاعات بھیجیں انہیں میں بنی حنفیہ کے وفد میں مسیلمہ کذاب بھی آیا اور اس نے اپنے اسلام کو اس شرط پر موقوف کیا کہ حضور اپنے بعد اسے اپنا نائب مقرر فرمائیں۔ غزوہ تبوک بھی اسی سن میں ہوا۔ دومۃ الجندل کے حاکم اکیدر کے پاس حضرت خالدؓ اسی سال بھیجے گئے اس سال مسجد ضرار

منہدم کی گئی اسی سال حج فرض ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر الحج بنا کر بھیجے گئے ۱۰ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع فرمایا اور رفیق اعلیٰ کو اختیار فرمایا آپ اپنے روضہ مبارک میں زندہ ہیں وہاں آپ (کی شایان شان آپ) کو رزق مرحمت ہوتا ہے اور آپ پر آپ کی امت کا درود و سلام اور ان کے اعمال کو پیش کیا جاتا ہے۔ اے وہ جو آپ کے جمال جہاں آرا کی زیارت کا شوق رکھتے ہو آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر درود و سلام بھیجو۔ اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى اله واصحابه.

الدرس الرابع والاربعون فی عیته، وخاصته صلى الله عليه وسلم

زینب بنت حجش توفیت ؁٢٠ھ و جویریه توفیت ؁٥٦ھ اما ازواجه امهات المومنین فسیدتنا خدیجةؓ و سودةؓ و عائشةؓ (توفیت ؁٥٨ھ) و حفصةؓ وام حبیبة (توفیت ؁٤٤ھ) و ام سلمةؓ (توفیت ؁٦٢ھ) وصفیة (توفیت ؁٥٠ھ) ومیمونةؓ (توفیت ؁٥١ھ) وقیل ؁٦٦ھ واولاده قاسمؓ وعبدالله ویلقب بالطاهر قیل وبالطیب قیل وهو غیرهما ومن البنات زینبؓ ورقیة وام کلثومؓ و فاطمةؓ وکانت اصغر بناته کلهم من خدیجة وابراهیم ولد بالمدینة من ماریة مات فی الرضاع

وختنه ابوالعاص زوج زینب ولدت علیا مات وهو صغیرو امامةؓ تزوجها علیؓ بعد فاطمةؓ ثم مغیرةؓ بن نوفل ولدت له یحییٰ وعلیؓ زوج فاطمةؓ ولدت حسناؓ وحسیناؓ ومحسناؓ ورقیةؓ و زینبؓ وام کلثومؓ. توفی محسن وهو صغیر. ورقیةؓ قبل ان تبلغ وتزوج زینب عبدالله بن

جعفر ولدت علیاؓ. وتزوج ام کلثومؓ عمرؓ و ولدت زیدا. ثم تزوجهاعون بن جعفرؓ ثم محمد بن جعفرؓ ثم عبدالله بن جعفرؓ و عثمان بن عفانؓ زوج رقیة ولدت عبدالله ومات صغیرا ولما ماتت تزوج ام کلثوم.

اعمامه وعماته. الحارث وقثم و زبیر و حمزة وعباس وابو طالب وعبدالکعبه وحجل وضرار وغیداق وابولهب وصفیه وعاتکة واروی وام حکیم وبرة وامیمة اسلم ثلثة حمزة و عباس وصفیه.

موالیه. زید بن حارثة وابنه اسامة و ثوبان وابوکبشة وانیسة وشقران ورباح ویسار وابو رافع وابو مویهبة وفضالة و رافع ومدعم وکرکرة و زید جدهلال بن یسار و عبیدة وطهمان وما بور القبطی و واقد او ابو واقد وهشام و ابو ضمیرة وابوعسیب وابو عبیدة وسفینة وابو هند وانجشة وابو امامة.

وجواریه. اسلمی وام رافع و رضوی وامیمة وام ضمیرة و ماریة و شیرین وام ابمن وتسمی برکة ومیمونة بنت سعد و خضرة خولة وخویلة وست نسوة من بنی قریظة.

وخدامه. انس بن مالك وهند واسماء ابنا حارثة و ربیعة بن کعب الاسلمی وعبدالله بن مسعود و عقبة بن عامر وبلال وسعد وذومخمر اوذو مخبر ابن اخی النجاشی اوابن اخته وبکیربن شداخ وابوذرالغفاریؓ

وحرسه. سعد بن معاذؓ وذکوان و محمد بن مسلمة الانصاری وزبیر و عباد بن بشیر وسعد بن ابی وقاص و ابو ایوب و بلال (رضی الله عنهم اجمعین) فلما نزلت والله یعصمك من الناس قال انصرفوافقد

عصمنى الله.

ورسله الى الملوك. عمرو بن امية الى النجاشى واسلم. و دحية الى هرقل وحذافة الى كسرىٰ وحاطب الى مقوقس و عمرو بن العاص الى جيفر و عبد الله ابنى جلندى كبيرى عمان فاسلما وسليط بن عمرو الى هوذة بن على رئيس يمامة و شجاع بن وهب الى حارث الغسانى ملك بلقا ومهاجر بن امية الى حارث الحميرى و علاء بن الحضرمى الى منذربن سادى عظيم البحرين فاسلم وابو موسى الاشعرى و معاذ بن جبل الى اهل اليمن و اقيالهم فاسلموا.

وكاتبوه. الخلفاء الاربعة و عامر بن فهيرة وعبدالله بن ارقم وابى بن كعب و ثابت بن قيس و خالد بن سعيد و حنظلة بن الربيع و زيد بن ثابت و معاوية وشرحبيل بن حسنة رضى الله تعالى عنهم اجمعين.

سبق نمبر ۴۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و اولاد اور مخصوص خدام کے بیان میں

آپ کی ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

حضرت خدیجہ، حضرت سودہ، حضرت عائشہ، (۵۸ھ میں وفات پائی) حضرت حفصہ، حضرت ام حبیبہ (۴۴ھ میں وفات ہوئی) حضرت ام سلمہ (۶۴ھ میں وفات پائی) حضرت زینب بنت جحش (۲۰ھ میں وفات پائی) حضرت جویریہ (۵۶ھ میں وفات پائی) حضرت صفیہ (۵۰ھ میں وفات پائی) حضرت میمونہ (۵۱ھ میں یا ۶۶ھ میں وفات ہوئی)۔

آپ کی اولاد۔ حضرت قاسمؓ و حضرت عبداللہ دو صاحبزادے تھے۔ حضرت

عبداللہ کا بعض نے لقب طاہر بتایا ہے اور بعض نے طیب اور بعض کہتے ہیں کہ یہ لقب ان دونوں کے علاوہ کسی صاحبزادہ کا ہے۔

صاحبزادیوں کے اسماء۔ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہن) ہیں سیدہ فاطمہ سب میں چھوٹی بیٹی تھیں یہ ساری اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے تھی۔ اور حضرت ابراہیم حضرت ماریہ کے بطن سے مدینہ منورہ میں تولد ہوئے اور شیر خوارگی ہی میں وفات پا گئے۔

آپ کے داماد۔ ابو العاص آپ کے داماد ہے جو حضرت زینب کے شوہر تھے ان سے علی صاحبزادہ تولد ہوئے جنہوں نے بچپن میں وفات پائی اور امامہؓ بھی ان سے پیدا ہوئیں جن سے حضرت فاطمہ کے بعد علیؓ نے نکاح کیا پھر حضرت امامہ سے مغیرہ بن نوفل نے نکاح کیا ان سے یحییٰ تولد ہوئے حضرت فاطمہؓ کے شوہر حضرت علی تھے سیدہ فاطمہ سے حضرت حسن حضرت حسین حضرت محسن اور بی بی رقیہ و زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئیں حضرت محسن صغیر السن فوت ہوئے بی بی رقیہ بلوغ سے پہلے انتقال کر گئیں بی بی زینب کا نکاح عبداللہ بن جعفر سے ہوا اور علی نامی بچہ پیدا ہوا۔ بی بی ام کلثوم سے حضرت عمر فاروق نے نکاح فرمایا اور ایک بچہ زید نامی پیدا ہوا پھر ان کا نکاح عون بن جعفر سے اور ان کے بعد محمد بن جعفر سے اور آخر میں عبداللہ بن جعفر سے ہوا۔ حضرت رقیہؓ کی شادی حضرت عثمان غنی سے ہوئی ایک بچہ عبداللہ پیدا ہوا جو چھٹپنے ہی میں فوت ہو گیا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت ام کلثوم آپ کے نکاح میں آئیں۔

آپ کے چچا اور پھوپیاں۔ حارث قثم و زبیر، حمزہ عباس ابو طالب عبدالکعبہ حجل ضرار غیداق اور ابو لہب آپ کے چچاؤں کے نام تھے اور صفیہ

عاتکہ اروی ام حکیم برہ اور امیمہ پھوپیاں تھیں ان میں سے حضرت حمزہ حضرت عباسؓ اور حضرت صفیہ تین ہی اسلام لائے۔

آپ کے غلاموں کے نام یہ ہیں۔ زید بن حارثہ اور ان کے بیٹے اسامہؓ، ثوبان، ابوکبشہ، انیسہ، شقران رباح یسار ابورافع ابو موبھیہ فضالہ، رافع، مدعم، کرکرہ، زید جد ہلال بن یسار، عبیدۃ وطھمان مابور قبطی واقد ابو واقد ہشام ابو ضمیرہ، ابو عسیب، ابو عبیدہ، سفینہ، ابوہند، انجشہ اور ابو امامہ (رضی اللہ عنہم)۔

آپ کی لونڈیاں یہ تھیں۔ سلمی ام رافع، رضوی، امیمہ ام ضمیرہ، ماریہ، شیریں، ام ایمن جن کا برکۃ نام تھا۔ میمونہ بنت سعد، خضرہ، خولہ یا خویلہ اور چھ عورتیں بنی قریظہ کی۔

آپ کے خدام یہ تھے۔ انس بن مالک، ہند، واسماء یہ دونوں حارثہ کے بیٹے تھے۔ ربیعہ بن کعب اسلمی عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر، بلال، سعد۔ ذومخمر یا ذومخبر جو نجاشی کے بھائی یا بہن کے بیٹے تھے بکیر بن شداخ اور ابوذر غفاری۔

آپ کے نگہبان یہ حضرات رہے ہیں۔ سعد بن معاذ، ذکوان، محمد بن مسلمہ انصاری، زبیر عباد بن بشیر، سعد بن ابی وقاص، ابوایوب اور بلال۔ اور جب آیت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا بس اب پہرہ موقوف اب دشمنوں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ فرما دیا۔ آپ کے قاصد جو بادشاہوں کے پاس بھیجے گئے یہ حضرات تھے عمرو بن امیہ جو نجاشی کے پاس گئے اور وہ مسلمان ہو گیا دحیہ ہرقل کے اور حذافہ کسریٰ کے، اور حاطب، مقوقس کے اور عمرو بن العاص جیفر اور عبداللہ کے ہاں بھیجے گئے یہ جیفر اور عبداللہ جلندی کے بیٹے تھے جو عمان کے حاکم تھے یہ

دونوں بھی مسلمان ہو گئے۔ اور سلیط بن عمرو۔ ہوذہ بن علی رئیس یمامہ کے ہاں اور شجاع بن وہب حارث غسانی شاہ بلقاء کے ہاں، اور مہاجر بن امیہ حارث حمیری کے ہاں اور علاء بن الحضرمی منذر بن ساوی شاہ بحرین کے ہاں گئے یہ بھی اسلام لے آئے اور ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل، اہل یمن اور ان کے سرداروں کی طرف گئے جو اسلام لے آئے۔

آپ کے کاتبین۔ خلفاء اربعہؓ تھے اور (ان کے علاوہ یہ حضرات بھی تھے) عامر بن فہیرہ عبداللہ بن ارقم، ابی بن کعب ثابت بن قیس، خالد بن سعید، حنظلہ بن الربیع، زید بن ثابت، معاویہ اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم۔

الدرس الخامس والاربعون فی اسباطهؐ

هم اولاد سيدتنا فاطمة الزهراء البتول بواسطة سيدينا الحسن والحسين فاما اولاد الحسنؓ فاسماء هم الحسن وزيد وعِمرو والحسن وعبد الله وعبدالرحمن وعبيد الله واسمعيل ومحمد و يعقوب وجعفر وطلحة و حمزة وابوبكر والقاسم وكان العقب منهم للحسن المثنى ولزيد ولم يكن لغيرهما منهم عقب وقيل كانت له بنت تسمى ام الحسن

ومن اولاده عليه السلام الباز الاشهب سيدنا عبدالقادر الجيلاني وينتهي نسبه اليه هكذا هوابن موسى بن عبدالله بن يحيى الزاهد بن داود بن موسى بن عبدالله بن موسى الجون بن عبدالله. المحض بن الحسن المثنى بن حسن بن علي عليهم السلام.

واما اولاد الحسين فعلى الاكبر قاتل بين يدى ابيه حتى قتل شهيدا. وعلى الاوسط وهو الملقب بزين العابدين وعلى الاصغر جاءه سهم

وهو طفل فقتله. ومحمد وعبدالله استشهدا مع ابیهما وجعفر توفی فی حیوة ابیه و زینب و سکینة و فاطمة ولیس العقب الالزین العابدینؑ ولد فی المدینة فی الخمیس خامس شعبان سنہ ۳۸ھ وتوفی ثامن عشر المحرم سنہ ۹۴ھ وقیل سنہ ۹۵ھ وکان له تسعة اولاد ذکور ولم یکن له انثی واسماء اولاده محمد الباقر وزید الشهید بالکوفة وعبد الله وعبید الله والحسن والحسین وعلی و عمر ویوجد عقب الباقر وزید کثیرا.

واسماء اولاد محمد الباقرؑ جعفر وهو الصادق وعبد الله و ابراهیم وام سلمة واسماء اولاد جعفر الصادق عبدالله والحسن و محمد الاصغر و عباس و عبید الله و محسن و عیسی و موسی الکاظم و اسمٰعیل و محمد المامون واسحق المؤتمن وعلی عریض واربع بنات واسماء اولاد موسی الکاظم علی الرضا وزید و ابراهیم و عقیل و هارون و الحسن والحسین و عبدالله واسمٰعیل وعبید الله و عمر واحمد و جعفر ویحیی و اسحق والعباس وحمزه وعبدالرحمن والقاسم وجعفر الاصغر ویقال موضع عمر محمد و بناته خدیجة وام فروة اسما علیة. فاطمة فاطمة ثنتان ام کلثوم ام کلثوم ثنتان امنة زینب الصغری ام القاسم حکیمة اسماء الصغری محمودة امامة میمونة وقیل غیر ذلک واسماء اولاد علی الرضا محمد التقی والقانع والحسن وجعفر وابراهیم والحسین و عائشة واسماء اولاد محمد تقی علی النقی وموسی المرقع ویحیی وابنتان واسماء اولاد علی النقی حسن العسکری وجعفر الزکی وحسن المثنی وموسی و محمد وعلی واسم ولد حسن العسکری محمد ابو القاسم ویدعی الشیعة انه

المثنی، موسی، محمد، اور علی حسن العسکری کے صاحبزادے کا نام محمد ابوالقاسم تھا، شیعہ کہتے ہیں کہ یہی مہدی ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے، شیعہ ان کو امام منتظر کہتے ہیں ان کا گمان ہے کہ وہ سر من رای میں غائب ہوئے اور قرب قیامت ظاہر ہوں گے۔ علماء اہل سنت نے قوی اور واضح دلائل سے اس کا رد کیا ہے امام جعفر الزکی بن علی النقی نے اس قول کی تکذیب فرمائی ہے اسی لئے شیعہ ان کو کذاب کہتے ہیں۔ پناہ بخدا۔ انہیں جعفر الزکی کی اولاد میں سے سید احمد کبیر ہیں جو عوام میں صاحب البقرہ کے لقب سے اور آپ کے بیٹے مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے نام سے معروف و مشہور ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

الدرس السادس و الاربعون فی الخلفاء الراشدین

اولهم وافضلهم سیدنا ابوبکر الصدیق رضی الله تعالی عنه بویع له باجماع من المهاجرین والا نصار سـ١١ـه من الهجرة وفتح فی دولته الیمامة (وقتل مسیلمة بها والاسود والعنسی بصنعاء) واطراف العراق وبعض مدن الشام وکان بعض العرب قد ارتدوا بعد النبی صلی الله علیه وسلم ومنعوا الزکاة فقاتلهم و وجه جیش اسامة الی الروم فقاتلوهم وهزموهم وقتلوهم ورجعوا سالمین وکانت خلافته سنتین وثلاثة اشهر وثمانیة ایام ثم قام بالامر سیدنا عمر بن الخطابؓ بوصیة من ابی بکرؓ الیه سـ١٣ـه وفتح الله تعالیٰ علی یدیه الفتوحات الکبار و البلاد الواسعة ففتح رضی الله تعالیٰ عنه دمشق ثم الروم ثم القادسیة ثم انتهی الفتح الی حمص وحلوان والرقة والرهاوحران راس العین وخابور ونصیبین و عسقلان وطرابلس وما یلیها من الساحل وبیت المقدس و بیسان والیرموک والاهواز والقیساریة

ومصر وتستر ونهاوند و الرى ومايليها واصبهان وبلاد فارس
واصطخر وهمذان والنوية والبرلس وغير ذلك وكانت خلافته رضى
الله تعالى عنه عشرسنين وستة اشهر وخمس ليال وقيل ثلاثة عشر
يوماثم قام بالامر سيدنا عثمان بن عفان رضى الله عنه بالشورى من
اهل الحل والعقد بويع له سـ٢٤ـه وافتتح فى ايامه الاسكندرية وسابورو
افريقية وقبرص وسواحل الروم واصطخر الاخرى وفارس الاولى
وخوزستان وفارس الاخرى وطبران وكرمان وسجستان والا ساورة
وافريقية من حصون قبرص وساحل الاردن مرو وغيره ذلك وكانت
خلافته اثنتى عشرة سنين الاياما. ثم بويع لسيدنا على رضى الله تعالىٰ
عنه سـ٣٥ـه بعد ان ردهم فابو اوخرج عليه الخوارج فاجمعوا على
قتاله فخرج اليهم بمن معه ورام رجوعهم فابو الا القتال فقاتلهم بالنهروان

فقتلهم واستاصل جمهورهم ولم ينج منهم الا قليل و كانت
خلافته اربع سنين وتسعة اشهر ويوما. ومن اعظم الوقائع الهائله فى
زمن خلافته رضى الله وقعة الجمل سميت بها لكون عائشة رضى الله
عنها يومئذ على الجمل و وقعة صفين سميت باسم موضع وقعت به.
ومنشاء هذه الوقائع الذى من وقف عليها لايطيل لسانه فى طعن
الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم ان اهل المصر اتوا عثمان رضى الله
عنه فى خلافته يشكون عامله عبدالله بن ابى سرح فبعث محمد بن
ابى بكر مكانه وعزله مشورة على فرأ وافى الطريق راكبا بهم مشيته
و سمته ففتشوه فوجدوا عنده كتابا من عثمان الى عبدالله وفيه
الامرقتل محمد بن ابى بكر اذا قدم فرجعوا الى المدينة مغضبين
وشكوا ذلك الى على فاتى بهم عثمان وساله فعرف الراكب الخاتم

هو المهدى القائم فى آخر الزمان ويسمونه المنتظر ويزعمون انه غاب بسرمن رأى و سيخرج قرب الساعة وردعلماء اهل السنة زعمهم هذابدلائل اوضحهاوا وقعها تكذيب الامام جعفر الزكى بن على النقى المذكور هذا القول ومن ثم يسميه الشيعة كذابا. حاشاه من ذلك ومن اولاد هذا الزكى السيد احمد الكبير صاحب البقرة عند العوام وابنه المعروف بمخدوم جهانياں جهاں گشت رضى الله تعالى عنهم اجمعين.

سبق نمبر ۴۵ آپ کے اسباط کے بیان میں

وہ سب حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا کی اولاد ہیں سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد کے اسماء یہ ہیں۔ حضرت حسن، زید، عمرو، حسن، عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبید اللہ، اسماعیل، محمد یعقوب، جعفر، طلحہ، حمزہ، ابوبکر اور قاسم۔ ان میں سے حسن مثنی اور زید سے اولاد کا سلسلہ چلا باقیوں میں سے کسی کی اولاد نہ رہی۔ یہ بھی کہا گیا کہ آپ کی ایک بیٹی ام الحسن نامی بھی تھی۔ آپ ہی کی اولاد میں سے حضرت نامدار بزرگ سید عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) بھی ہیں، آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ سیدنا عبدالقادر بن موسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسی الجود، بن عبداللہ المحض بن حسن المثنی بن حسن بن علی اللہ کی ان پر سلامتی ہو۔

اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے علی اکبر تو اپنے والد کے ساتھ لڑائی میں شریک ہو کر شہید ہوئے دوسرے علی الاوسط ہیں جن کا لقب زین العابدین ہے اور علی اصغر جو بچے ہی تھے کہ ان و رئی کے دوران تیر اگا اور شہید ہو گئے۔

حضرت محمد و عبداللہ اپنے والد محترم کے ہمراہ ہی شہید ہوئے
جعفر نے والد کے سامنے ہی وفات پائی، تین بیٹیاں زینب، سکینہ اور فاطمہ
بھی تھیں، سوائے امام زین العابدین کے کسی سے اولاد کا سلسلہ باقی نہیں
رہا۔ آپ ۳۸ھ میں ۵ شعبان جمعرات کے دن مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے
اور ۱۸ محرم ۹۴ھ میں وفات پائی۔ آپ کے نو بیٹے پیدا ہوئے لڑکی کوئی
نہیں تھی۔ آپ کی اولاد کے نام یہ ہیں۔ محمد باقر، زید (جو کہ کوفہ میں شہید
ہوئے) عبداللہ، عبید اللہ، حسن، حسین، علی، عمر، محمد باقر، اور زید سے
بہت اولاد باقی رہی محمد الباقر کی اولاد کے نام، جعفر (ان کو صادق بھی کہتے
ہیں) عبداللہ، ابراہیم، اور ام سلمہ۔

حضرت جعفر صادق کی اولاد کے نام۔ عبداللہ، حسن، محمد الاصغر،
عباس، عبیداللہ، محسن، عیسیٰ الکاظم، اسماعیل، محمد المامون۔ اسحٰق الموتمن،
اور علی عریض اور چار بیٹیاں۔ موسیٰ الکاظم کی اولاد کے نام یہ ہیں۔ علی
الرضا، زید، ابراہیم، عقیل، ہارون، حسن، حسین، عبداللہ، اسماعیل،
عبیداللہ، عمر، احمد، جعفر، یحییٰ، اسحٰق، عباس، حمزہ، عبدالرحمٰن، قاسم، جعفر
الاصغر، بعض نے عمر کے بجائے محمد کہا ہے بیٹیاں یہ تھیں۔ خدیجہ، ام فروہ،
اسماعلیہ، فاطمہ، (نام کی دو) ام کلثوم (نام کی دو) آمنہ، زینب صغریٰ، ام
القاسم، حکیمہ، اسماء الصغریٰ، محمودہ، امامہ، میمونہ ان کے علاوہ بھی بعض کچھ
اور نام بتائے ہیں۔

علی الرضا کی اولاد کے نام۔ محمد التقی، قانع، حسن، جعفر، ابراہیم،
حسین اور عائشہ محمد تقی کی اولاد کے نام۔ علی تقی، موسیٰ المرقع یحییٰ اور دو
بیٹیاں۔

علی نقی کی اولاد کے نام۔ حسن العسکری، جعفر، الزکی، حسن

ولم يعرف الكتاب ولا الكاتب فصدقوه واتهموا به مروان لما راؤا من يشبه خطه فطلبوه منه فابى خيفة ان يقتلوه من غير حجة شرعية فازدادوا غيظا وساء ظنهم بعثمان وبغوا عليه وقتلوه بعد ما حاصروا بداره وضيقوا عليه. ثم اجتمع اهل الحل والعقد مع هؤلاء البغاة على علىؓ ببيعة فلم يجد مساغا من القبول ثم سالهٗ اكبر المسلمين ان يقتص دم عثمانؓ فاعتذر لما بهم من الشوكة ولما يخاف منهم اثارة الفتنة فسكتوا الا طلحةؓ والزبير فانه اسخطهما ذلك واتيا مكة عند عائشةؓ وكانت قدمت للحج فاخبراها الخبر واستعانا به لكونها ام جميع المؤمنين فاعتذرت فابيا الا ان تسعى فيه واجتمع فى اثنا ذلك عليها الجموع الكثيرة وبلغ الخبر المدينة فحمل علياؓ جنوده الذين كان فيهم هولاء البغاة ومنهم اتباع ابن سبا لدفع هذا الجمع ولم يزالوا به حتى سافر وارسل رسولا الى عائشةؓ يسالها عما تريد قالت لا اريد القتال وانما اريد القصاص فاعتذر بما اعتذر به اولا فعذرته وعزم كل من الطائفتين ان يرجعا غدا بلا قتال فشق ذلك على اولئك الذين كان اقصى بغيتهم الفساد فى الارض فتساروا وتشاوروا ان يرموا جنود عائشة مصبحين بسهام عائدة وفعلوا فراى جنودها ذلك غدوا من على فتشاوروا وتساور واكاشد القتال ثم انجلى الامر بعد ذلك فاعتذرت الطائفتان وتصالحوا واما وقعة صفين فانه لما بلغ قتل عثمانؓ معاوية وكان امير ابالشام وكان ذانسب.

من عثمان ولم يحط بكنه الامر لبعد المسافة ورد عليه على طلبه القصاص بل وقيل وعده بالعزل انزل معاويةؓ ذلك على رضا على بقتله فبغى عليه ووقع بينهما ماهال حتى آل ولاية علىؓ الى الانتقاص

الى الكوفة ونواحيها وارتحل اليهامن المدينة واستشهد بها ووقع فی ذلك امر التحكيم وملخصه انه لما اشتد الامر وامتد الخطب تصالح الفريقان على تحكيم الحكمين ابى موسى الاشعریؓ من علیؓ عمروؓ بن العاصؓ من معاويةؓ فى ذلك فاجتمع رايهمابعد كلام طويل على ان يعزل كل واحد صاحبه ويجعلا الامر شورىٰ فصعد ابو موسى المنبر وقال عزلت عليا من الخلافة ثم صعد عمروؓ المنبر وقال قد عزل هذا صاحبه وانى لااعزل صاحبى لما راه على الحق فثار الناس وتفرقوا على غير جماعة ثم قام بالامر بعده سيدنا الحسن رضى الله تعالىٰ عنه بعد ستة اشهروهى تكملة ماذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

سبق نمبر ۴۶ خلفاء راشدین کے بیان میں

ان میں سب سے اول اور سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جن کی بیعت مہاجرین و انصار نے ۱۱ھ بالاتفاق کی تھی، آپ کے زمانہ خلافت میں یمامہ فتح ہوا اس موقعہ پر مسیلمہ کذاب قتل ہوا (اور صنعاء میں اسود عنسی مقتول ہوا) اور عراق کے بعض علاقے اور شام کے کچھ شہر بھی آپ کے زمانہ خلافت میں فتح ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے اور انہوں نے زکوٰۃ روک لی تھی، ان سے بھی آپ نے جہاد کیا آپ نے جیش اسامہ کو روم کی جانب بھیجا جہاں دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا، انہوں نے دشمن کو قتل کیا اور ہزیمت دیکر صحیح سالم واپس آئے، آپ کی مدت خلافت دو سال تین ماہ اور آٹھ یوم رہی پھر ۱۳ھ میں حضرت ابوبکرؓ کی وصیت کے مطابق حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے آپ کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی فتوحات کرائیں اور وسیع خطے قبضے میں آئے۔ دمشق فتح ہوا پھر روم، پھر قادسیہ حتی کہ حمص،

حلوان، رقہ، رہا، حران، راس العین خابور، نصیبین، عسقلان، طرابلس اور اس کا قریبی ساحل اور بیت المقدس، یبان یرموک، اہواز، قیاریہ، مصر، تستر، نہاوند، ری اور اس کے ملحقہ علاقات، اصبہان بلاد فارس واصطخر، ہمذان، نوبہ، برلس وغیرہ یہ سب آپ ہی کے دور خلافت میں مفتوح ہوئے، آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ پانچ اور بقول بعض چودہ تیرہ یوم ہوئی۔

پھر اہل حل و عقد کے مشورہ سے ۲۴ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے آپ کے دور خلافت میں اسکندریہ، سابور، افریقہ، قبرص، سواحل روم، اصطخرا اخری فارس اولیٰ، خوزستان، فارس، اخریٰ، طبرستان، کرمان، سجستان، اساورہ، قبرص کے افریقی قلعے، ساحل اردن، مرو وغیرہ ممالک و شہر فتح ہوئے آپ چند دن کم بارہ سال خلیفہ رہے۔

پھر ۳۵ھ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت خلافت ہوئی، خوارج نے بغاوت کی اور آپ کو قتل کرنے کے لئے جمع ہو گئے آپ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے گئے اور انہیں منتشر ہو جانے کے لئے کہا مگر وہ نہ مانے اور آمادہ قتل ہی رہے، چنانچہ نہروان کے مقام پر ان سے لڑائی ہوئی ان کی کثیر جمعیت کو آپ نے تہ تیغ کیا بہت تھوڑے ہی جان بچا سکے آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ ایک دن ہوئی۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں بہت بڑا ہیبت ناک سانحہ واقعہ جمل کا پیش آیا اور دوسرا صفین کا سانحہ پہلے واقعہ کے وقت چونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار تھیں اس لئے اس کی مناسبت سے اسے واقعہ جمل کہا جاتا ہے اور دوسرا معرکہ مقام صفین میں پیش آنے کی وجہ سے واقعہ صفین کہلایا جو حضرات ان واقعات کی حقیقت اور سبب سے واقف ہیں۔ بات یہ ہوئی

کہ اہل مصر نے حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عبداللہ بن ابی سرح حاکم مصر کی شکایت کی، آپ نے حضرت علیؓ کے مشورہ سے ان کو معزول کر کے محمد بن ابی بکرؓ کو ان کی جگہ عامل مصر مقرر فرما دیا دوران سفر ان کو ایک سوار نظر پڑا اس کا رخ بھی ادھر ہی تھا ان حضرات نے اسے روک کر دریافت احوال کیا، اور تلاشی لی تو عبداللہ کے نام حضرت عثمانؓ کی طرف سے لکھا ہوا ایک خط ملا جس میں لکھا ہوا تھا کہ جب محمد بنؓ ابی بکر آئیں تو ان کو قتل کر دیا جائے یہ حضرات غصہ میں بھرے مدینہ واپس آئے اور حضرت علیؓ سے اس کی شکایت کی آپ ان کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور اس معاملہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے سوار اور اپنی مہر کی تو پہچان فرمائی مگر خط اور اس کے لکھنے والے کے متعلق لاعلمی کا اظہار فرمایا آنے والوں نے آپ کے بیان کی تصدیق کی اور مروان پر تہمت لگائی کہ یہ اس کی حرکت ہے کیونکہ یہ تحریر اس کی تحریر سے مشابہ ہے اور مطالبہ کیا کہ مروان کو ہمارے حوالہ کر دیا جائے آپ نے اس اندیشہ کی بناء پر کہ یہ اس کو بلا شرعی حجت و ثبوت کے قتل کر ڈالیں گے مروان کو حوالہ کرنے سے انکار فرما دیا جس سے وہ اور زیادہ آگ بگولا ہو گئے اور حضرت عثمانؓ سے اتنے بد ظن ہوئے کہ آپ سے بغاوت کی آپ کو گھر میں محصور رکھا اور کھانا پینا بند کر کے آپ کو شہید کر ڈالا پھر اہل حل و عقد اور یہ باغی جمع ہو کر حضرت علیؓ کے پاس گئے کہ آپ بیعت خلافت لیں آپؓ نے کوئی چارہ کار نہ دیکھ کر اسے قبول فرمایا۔ پھر آپ سے اکابر مسلمین نے کہا کہ خون عثمانؓ کا قصاص لیجئے مگر آپ نے نازک حالات اور باغیوں کی قوت اور فتنہ شدید ابھر آنے کے اندیشہ سے معذرت کی باقی حضرات تو خاموش ہو گئے مگر حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اس عذر سے بہت ناراض

ہوئے یہ دونوں حضرات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں مکہ حاضر ہوئے کیونکہ وہ اس وقت حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائی ہوئی تھیں۔ ان کو تمام واقعات بتا کر مدد کے خواستگار ہوئے کیونکہ آپ تمام مسلمانوں کی ماں تھیں آپ نے اسے نہیں مانا، مگر یہ دونوں حضرات اسی کوشش میں لگے رہے کہ آپ مان جائیں اسی دوران آپؓ کی خدمت میں خاسی بڑی جماعت اکھٹی ہو گئی ادھر مدینہ خبر پہنچی تو حضرت علیؓ کو ان کے لشکریوں نے بھڑکانہ شروع کیا اور بھڑکانے والوں میں وہی باغی تھے ان میں عبدؓ اللہ بن سبا کے پیروکار بھی شامل تھے غرض وہ اسی کوشش میں لگے رہے تاآنکہ حضرت علیؓ اس جمعیت سے مقابلہ کے لئے روانہ ہو گئے آپ نے اپنا قاصد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا جو یہ معلوم کرے کہ آپ کا مطالبہ کیا ہے آپؓ نے جواب دیا میں لڑائی بھڑائی تو نہیں چاہتی البتہ عثمانؓ کا قصاص چاہتی ہوں حضرت علیؓ نے جو عذر اکابر مسلمین کے سامنے رکھا تھا وہی آپؓ سے کہلا بھیجا حضرت صدیقہؓ نے اس عذر کو تسلیم فرمایا اور دونوں جماعتوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ کل بلا جنگ و جدال واپس چلے جائیں گے مگر جن کا انتہائی مقصود فساد ہی تھا ان کو یہ فیصلہ بڑا ناگوار گذرا وہ سر جوڑ کر بیٹھے اور خفیہ مشورہ کیا کہ صبح دم حضرت عائشہؓ کے ساتھیوں پر تیر اندازی کی جائے چنانچہ ایسا ہی کیا حضرت صدیقہؓ کے لشکریوں نے اسے حضرت علیؓ کی طرف سے نقض عہد سمجھا اور معرکہ قتال برپا ہو گیا اور جب اصل حقیقت ظاہر ہوئی تو دونوں طرف سے معذرت کی گئی اور مصالحت ہو گئی۔

واقعہ صفین اس طرح پیش آیا کہ حضرت معاویہؓ (جو شام کے امیر تھے) کو جب حضرت عثمانؓ کے قتل کی خبر ملی تو آپ چونکہ حضرت عثمانؓ

کے ہم نسب تھے دور ہونے کی وجہ سے صحیح صورت حال معلوم نہ تھی اور حضرت علیؓ نے ان کے مطالبہ قصاص کو رد ہی نہیں کیا بلکہ (یہ بھی کہا جاتا ہے کہ) ان کو معزول کرنے کی دھمکی دی اس لئے حضرت معاویہؓ نے یہ خیال کیا کہ شہادت عثمانؓ میں حضرت علیؓ کی مرضی بھی شامل معلوم ہوتی ہے چنانچہ انہوں نے احکامات ماننے سے انکار کر دیا جس کے نتیجہ میں دونوں کو خوفناک صورت حال سے دو چار ہونا پڑا۔ یہاں تک کہ حضرت علیؓ کی قلمرد کم ہونی شروع ہو گئی اور کوفہ اور اس کے قریبی علاقوں میں محدود ہونے لگی اس موقعہ پر حضرت علیؓ مدینہ سے کوفہ منتقل ہو گئے اور وہیں ان کی شہادت کا واقعہ پیش آیا اسی زمانہ اختلاف میں واقعہ تحکیم بھی سامنے آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب معاملہ بہت ہی طول کھینچ گیا تو فریقین حکم بنانے اور اس کے فیصلہ کو تسلیم کرنے پر رضا مند ہو گئے حضرت علی کی طرف سے ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت معاویہؓ کی طرف سے عمروؓ بن العاص حکم مقرر ہوئے لمبی چوڑی گفتگو کے بعد دونوں اس بات پر متفق ہوئے کہ ہر ایک حکم اپنے اپنے امیر کو معزول کر دے اور معاملہ خلافت شوری کے حوالہ کرے۔ چنانچہ پہلے ابو موسیٰ نے منبر سے اعلان کیا کہ میں حضرت علیؓ کو خلافت سے معزول کرتا ہوں، پھر عمرو بن العاصؓ منبر پر آئے اور کہا کہ ان صاحب نے اپنے امیر کو معزول کرنے کا اعلان کر دیا ہے مگر میں اپنے امیر کو معزول نہیں کرتا انہوں نے ایسا اس لئے کہا کہ اپنے امیر کو حق پر سمجھا یہ سن کر لوگ کسی ایک کی قیادت پر جمع ہوئے بغیر تتر بتر اور منتشر ہو گئے حضرت علیؓ کے بعد سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے چھ ماہ کے بعد آپ نے منصب خلافت امیر معاویہؓ کے سپرد کر دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا (حضرت حسنؓ کے

بارے میں صلح کرانے کی پیشین گوئی فرمائی تھی) یہ واقعہ اس کا تکملہ تھا۔

الدرس السابع والاربعون فى الدولة الاموية

اولهم امير المومنين معاوية رضى الله تعالىٰ عنه وكان قدبويع له بالخلافة يوم التحكيم بايعه اهل الشام واختلف عليه اهل العراق الى ان صالحه الحسن رضى الله تعالىٰ عنه فاجمع الناس على بيعته سنہ ٤١ھ فسمى عام الجماعة وكانت خلافته منذ خلص له الامر تسع عشر سنة وثلاثة اشهر وخمسة ايام ثم قام ابنه يزيد شرقيام ومات سنہ ٦٤ھ ثم قام ابنه معاوية وخلع نفسه بعد ايام قلائل وتوفى رحمه الله تعالىٰ بعد اربعين ليلة او سبعين ليلة ثم قام مروان بن الحكم الذى كان كاتب السرلعثمان توفى سنہ ٤٥ھ بوثوب زوجته عليه ثم قام بالامرابنه عبدالملك وتمكن عبدالله بن الزبيرؓ وكان قد ابى مثل ذلك عن بيعة يزيد و تحصن بالحرم المكى فبايعه اهل الحرمين واليمن والعراق وتفرقت الكلمة فبقى فى الوقت امير ان اكبر هما ابن الزبيرؓ رضى الله تعالىٰ عنه ثم لم يزل عبدالملك الى ان ظفر به وقتله بعد حروب عظيمة توفى سنہ ٧٦ھ ثم قام الوليد بن عبدالملك وتوفى سنہ ٩٦ھ ثم قام اخوه سليمان بن عبدالملك وتوفى سنہ ٩٨ھ ثم قام الخليفة الراشد والامام العادل عمر بن عبدالعزيزؒ ومناقبه كثيرة توفى سنہ ١٠١ھ ثم قام يزيد بن عبدالملك وتوفى سنہ ١٠٥ھ ثم اخوه هشام بن عبدالملك توفى سنہ ١٢٥ھ ثم ابن اخيه الوليدبن يزيد الفاسق لقب به لاجل استخفافه بالدين وشربه الخمرو اشتهاره بالفسق فخلعه اهل دمشق وقتل سنہ ١٣٦ھ ثم يزيد بن الوليد بن عبدالملك ابن عم الوليد وكان ذادين وورع فى الاعمال لكن دعا الناس الى القدر توفى

فی السنة المذکورة ثم اخوه ابراهیم الولید وقیل بعد شهرین وایام. ثم مروان بن محمد الجعدی. الملقب بالحمار وفی ایامه ظهر السفاح بالکوفة وبویع له بالخلافة ١٣٢ھ وجهزعمه عبد الله بن علی بن عبدالله بن عباسؓ لقتال مروان فالتقی الجمعان وانهزم مروان وقتل ١٣٣ھ وهو آخر خلفاء بنی امیة وبه انقرضت الدولة الامویة وجاءت الدولة العباسیة وبمروان هذا تم ما اخبربه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حدیث اخرجه فی التیسیرعن الخمسة النسائی نصه له لایزال هذا الدین عزیز امنیعا الی اثنی عشر خلیفة کلهم من قریش الحدیث وشرح معناه ان الصحابة غیر داخلین فی هذا الحدیث لانتفاء احتمال ضعف الاسلام فی عهدهم وکذامن لم یکن خلیفة حسب القواعد الشرعیه فبقی من لایکون صحابیا ولکن یکون خلیفة فلما عددناو جدناهم الی انقضاء الدولة الامویة اثنی عشرسواءً لان بعد معاویة الی آخر خلفاء هم اربعة عشر خلیفة لکن ابن الزبیر صحابی ومروان الذی بویع له بعد ابن الزبیر غاصب فخر جاکما ذکرنا فبقی اثنا عشر واسماء هم هذه یزید بن معاویة معاویة بن یزید عبدالملک، ولید بن عبدالملک، سلیمان، عمر، یزید بن عبدالملک هشام، ولید بن یزید، یزید بن الولید، ابراهیم، مروان بن محمد، وقد ذکروا انفا ثم انقسمت الخلافة فی محلین فی بنی عباس وفی بنی امیة بالاندلس فتفرقت کلمة المسلمین وظهر ضعف فی الدین ففی هذا الحدیث اخبر عن انتفاء هذا الضعف فی زمن هولاء الخلفاء ولایلزم منه مدح هولاء کلهم فی الدین.

سبق نمبر ۴۷ بنو امیہ کے بیان میں

ان میں سب سے پہلے امیر المومنین حضرت معاویہؓ ہیں۔ آپ سے واقعہ تحکیم کے دن بیعت خلافت کی گئی اہل شام نے بیعت کی اور اہل عراق نے اس وقت تک مخالفت کی جب تک امام حسنؓ نے خلافت ان کے سپرد نہ کی ۴۱ھ میں مسلمان آپکی بیعت پر جمع ہو گئے اس وجہ سے اس کو سال جماعت کہا گیا۔ اجتماعی بیعت کے بعد آپ کی مدت خلافت انیس سال تین مہینے اور پانچ یوم ہوئی پھر آپ کا بیٹا یزید خلیفہ ہوا اس نے برے طریقہ پر امارت چلائی اس کا انتقال ۶۴ھ میں ہوا۔ پھر معاویہ بن یزید خلیفہ ہوئے مگر انہوں نے کچھ دنوں کے بعد خود ہی اس سے کنارہ کشی کر لی اور چالیس یا ستر دن ہی گذرے تھے کہ وفات ہو گئی ان کے بعد مروان بن حکم جو حضرت عثمان کا کاتب السر تھا خلیفہ ہوا۔ جو ۶۵ھ میں فوت ہوا موت کی وجہ اس کی بیوی کا اس پر کود پڑنا تھا پھر مروان کا بیٹا عبدالملک خلیفہ ہوا۔ اور اسی زمانہ میں عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی خلافت قائم کی آپ نے اس سے پہلے بھی یزید کی بیعت سے انکار کیا تھا اور حرم مکہ میں پناہ لی تھی آپ کے اعلان پر حرمین یمن اور عراق کے لوگوں نے آپ سے بیعت کی اور باہم افتراق و انتشار پیدا ہو گیا اس وقت دو امیر تھے ان میں بڑے حضرت ابن زبیرؓ تھے پھر عبدالملک نے جب تک آپ سے لڑائی کر کے کامیابی نہ پائی اور آپ کو قتل نہ کر دیا چین سے نہ بیٹھا عبدالملک کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی پھر ولید بن عبدالملک خلیفہ ہوا (اس کی وفات ۹۶ھ میں ہوئی اس کے بعد اس کا بھائی سلیمان) جو ۹۸ھ میں فوت ہوا اس کے بعد زمام خلافت خلیفہ ارشد امام عادل عمر بن عبدالعزیز کے سپرد ہوئی آپ میں بے شمار خوبیاں تھیں۔ آپ کی ۱۰۱ھ میں وفات ہوئی۔ آپ کے بعد یزید بن عبدالملک امیر ہوا جو

۱۰۵ھ میں فوت ہوا پھر اس کا بھائی ہشام بن عبدالملک خلیفہ ہوا جو ۱۲۵ھ میں فوت ہوا پھر اس کے بھائی کا بیٹا ولید بن یزید فاسق امیر ہوا کھلم کھلا فسق اختیار کرنے شراب نوشی اور امور دینیہ کے استخفاف کی وجہ سے اس کا لقب فاسق مشہور ہوا اہل دمشق نے اس کو معزول کر دیا اور ؁۱۳۲ھ میں قتل کر دیا گیا پھر ولید کے چچا کا لڑکا یزید بن ولید بن عبدالملک امیر ہوا یہ اعمال کے اعتبار سے دیندار اور متقی تھا۔ لیکن باعتبار عقیدہ اس نے لوگوں کو انکار تقدیر کی دعوت دی یہ بھی اسی سال ؁۱۳۲ھ میں فوت ہوا پھر اس کا بھائی ابراہیم بن الولید امیر ہوا جو دو ماہ اور چند ایام گذرنے کے بعد ہی قتل کر دیا گیا۔

اس کے بعد مروان بن محمد الجعدی جس کا لقب حمار تھا امیر ہوا اسی امیر کے زمانہ میں کوفہ میں ؁۱۳۲ھ میں سفاح نے خلافت کا دعوی کیا لوگوں نے اس کو امیر تسلیم کر لیا سفاح کے چچا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ نے مروان کے مقابلہ سامان حرب مہیا کیا دونوں گروہوں میں لڑائی ہوئی اور مروان کو شکست ہو گئی جو ۱۳۳ھ میں قتل ہوا یہ بنی امیہ کا آخری خلیفہ تھا بنی امیہ کی حکومت کا اسی پر خاتمہ ہوا اور عباسی دور حکومت کا آغاز ہوا

مروان مذکور کی خلافت پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی پوری ہو گئی جس میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بارہ خلفاء گذر جانے تک یہ دین برابر غالب رہے گا اس حدیث کو تیسیر میں بحوالہ مسلم ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ نقل کیا ہے بارہ کی تعداد اس طرح پوری ہوتی ہے کہ حضرات صحابہؓ کو ان بارہ کے شمار میں نہ کیا جائے کیونکہ ان کے زمانہ میں ضعف اسلام کا احتمال ہی نہ تھا اور اس کو بھی شمار میں نہ کیا جائے جو شرعی قواعد کی رو سے خلیفہ نہ تھا لہذا بارہ عدد کے شمار میں وہ حضرات رہ جائیں گے جو صحابہ نہ تھے اور باقاعدہ خلیفہ تھے اس بنیاد پر جب ہم نے شمار کیا تو بنی امیہ کی

حکومت کے ختم تک بارہ کا عدد پورا ہو گیا اس لئے کہ حضرت معاویہؓ کے بعد بنی امیہ کے آخری خلیفہ تک چودہ خلیفہ ہوتے ہیں لیکن ان میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ صحابی تھے اور مروان بن حکم جس سے حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کے بعد بیعت کر لی گئی تھی غاصب تھا لہذا ابن زبیر اور مروان شمار سے خارج ہو گئے اور آخری مروان تک پورے بارہ خلفاء کا عدد مل ہو گیا جن کے نام میں ہیں (۱) یزید بن معاویہ (۲) معاویہ بن یزید (۳) عبدالملک (۴) ولید بن عبدالملک (۵) سلیمان (۶) عمر (۷) یزید بن عبدالملک (۸) ہشام (۹) ولید بن یزید (۱۰) یزید بن ولید (۱۱) ابراہیم (۱۲) مروان بن محمد۔ ان حضرات کے بعد خلافت دو جگہ تقسیم ہو گئی بنو عباس کی خلافت عراق میں رہی اور بنو امیہ کی خلافت اندلس میں رہی جس کی وجہ سے مسلمانوں کی جمعیت میں افتراق ہو گیا اور دینی ضعف ظاہر ہو گیا اس حدیث میں یہی بات بتائی ہے کہ یہ ضعف مذکورہ بالا بارہ خلفاء کے زمانے میں نہ تھا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ سب ہی لوگ دینی اعتبار سے مدح کے مستحق ہوں۔

الدرس الثامن والاربعون فی الدولة العباسية

اولهم السفاح المذكور وهو ابوالعباس عبدالله بن محمد بن على بن عبدالله بن عباسؓ وكانت خلافته اربع سنين وتسعة اشهر ثم قام اخوه ابو جعفر المنصور توفی سنه ۱۵۸ وكانت خلافته احدى و عشرين سنة واحد عشرشهر اواربعة عشر يوما ثم ابنه محمد المهدى الى سنه ۱۶۹ ثم ابنه محمد الامين الى اربع سنين ثم اخوه عبدالله المامون الى سنه ۲۱۸ ثم ابنه موسى الهادى الى سنه ۱۷۰ ثم اخوه هارون الرشيد الى سنه ۱۹۳ ثم اخوه ابو اسحق ابراهيم المعتصم، ثم ابنه

هارون الواثق بالله الى سنہ ٢٣٢ و كانت خلافته خمس سنين واشهر. ثم اخوه جعفر المتوكل. الى سنہ ٢٤٧ ثم ابنه محمد المنتصر بالله الى ستة اشهر ثم ابن عمه احمد المستعين بالله الى سنہ ٢٥٣ ثم ابن عمه محمد المعتز بالله الى سنہ ٢٥٥ ثم ابن عمه جعفر المهتدى بالله الى سنہ ٢٥٦ ثم ابن عمه احمد المعتمد على الله الى سنہ ٢٧٩ ثم ابن اخيه احمد المعتضد بالله الى سنہ ٢٩٠ ثم ابنه ابو محمد على المكتفى بالله الى سنہ ٢٩٣ ثم اخوه جعفر المقتدر بالله الى سنہ ٣١٦ وفى اثناء الخلافة خلع مرتين مرة لعبد الله بن المعتز المرتضى بالله ولم يتم له امر غير يوم وليلة ومرة لمونس مقدم جيشه ثم عادالى الخلافة ثانيا يوم خلعه. ثم اخوه محمد القاهر بالله فخلع سنہ ٣٢٢ ثم ابن اخيه العباس احمد الراضى بالله الى سنہ ٣٢٩ ثم اخوه ابراهيم المتقى بالله وخلع سنہ ٣٣٣ ثم ابن عمه عبدالله المستكفى بالله وخلع سنہ ٣٣٤ ثم ابن عمه ابوالفضل المطيع لله وخلع نفسه طائعا سنہ ٣٦٣ ثم ابنه عبدالكريم الطائع لله وخلع سنہ ٣٨١ ثم احمد القادر بالله الى سنہ ٤٢٢ ثم ابنه عبد الله القائم بامر الله الى سنہ ٤٦٧ ثم ولد ولده ابوالقاسم المقتدى بالله الى سنہ ٤٨٧ ثم ابنه احمد المستظهر بالله الى سنہ ٥١١ ثم ابنه الفضل المسترشد بالله الى سنہ ٥٢٩ ثم ابنه جعفر الراشد بالله وخلع سنہ ٥٣٠ ثم ابنه علي المستضى بنور الله الى سنہ ٥٩٥ ثم ابنه احمد الناصر لدين الله الى سنہ ٦٢٢ ثم ابنه محمد الظاهر بامر الله الى سنہ ٦٤٠ ثم عبدالله المستعصم بالله آخر الخلفاء العباسيين بالعراق قتل فى ايام هلاكوبن قبلاى خان بن جنكيز خان بمواطاة وزيره ابن العلقمى سنہ ٦٥٦

فلاحول ولاقوة الابالله العلى العظيم.

سبق نمبر ۴۸ خلافت بنو عباس کے بیان میں

ان کا پہلا امیر سفاح مذکور تھا اس کا نام و نسب ابو العباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ تھا اس کی خلافت چار سال نو ماہ رہی اس کے بعد اس کا بھائی ابو جعفر منصور امیر ہوا جو ۱۵۸ھ میں فوت ہوا اس کی مدت امارت اکیس سال گیارہ ماہ چار یوم ہوئی پھر اس کا بیٹا محمد المہدی ۱٦۹ھ تک خلیفہ رہا پھر اس کا بیٹا موسیٰ الہادی ۱۷۰ھ تک پھر اس کا بھائی ہارون الرشید ۱۹۳ھ تک پھر اس کا بیٹا محمد الامین چار سال تک پھر امین کا بھائی عبداللہ المامون ۲۱۸ھ تک پھر اس کا بھائی ابو اسحق ابراہیم المعتصم پھر اس کا بیٹا ہارون الواثق باللہ ۲۳۲ھ تک جس کی مدت خلافت پانچ سال اور کچھ ماہ بنتی ہے پھر اس کا بھائی جعفر المتوکل ۲۴۷ھ تک حکومت کرتا رہا پھر اس کا بیٹا محمد المنتصر باللہ چھ ماہ تک پھر اس کا چچا زاد بھائی احمد المستعین باللہ ۲۵۲ھ تک پھر اس کا چچا زاد بھائی محمد المعتز باللہ ۲۵۵ھ تک پھر اس کا چچا زاد بھائی جعفر المہتدی باللہ ۲۵٦ھ تک پھر اس کا چچا زاد بھائی احمد المعتمد باللہ ۲۷۹ھ تک پھر اس کا برادر زادہ احمد المعتضد باللہ ۲۹۰ھ تک پھر اس کا بیٹا ابو محمد علی المکتفی باللہ ۲۹۳ھ تک پھر اس کا بھائی جعفر المقتدر باللہ ۳۱٦ھ تک امیر رہا۔ اس کے دور خلافت میں دو مرتبہ عزل واقع ہوا، ایک مرتبہ تو عبداللہ بن المعتز المرتضی باللہ نے غلبہ کیا مگر ایک دن بھی خلافت نہ کر سکا دوسری مرتبہ مونس جو امیر لشکر تھا مگر دوسرے ہی دن جعفر کامیاب ہو گیا۔ پھر جعفر کا بھائی محمد القاہر باللہ خلیفہ ہوا ۳۲۲ھ میں معزول پھر اس کا برادر زادہ ابو العباس احمد الراضی باللہ ۳۲۹ھ تک پھر اس کا بھائی ابراہیم المتقی باللہ خلیفہ ہوا جو ۳۳۳ھ میں معزول ہوا پھر اس

کا چچا زاد بھائی عبداللہ المستکفی بالله ہوا اور ۳۳۴ھ میں معزول ہوا پھر اس کا چچا زاد بھائی ابو الفضل المطیع الله امیر ہوا جو ۳۶۳ھ میں اپنی خوشی سے دست بردار ہو گیا پھر اس کا بیٹا عبدالکریم الطائع لله خلیفہ ہوا جو ۳۸۱ھ میں معزول کیا گیا پھر احمد القادر بالله ۴۶۶ھ تک پھر اس کا بیٹا عبداللہ القائم بامرالله ۴۶۷ھ تک پھر اس کا بیٹا فضل المسترشد بالله ۵۲۹ھ تک پھر اس کا بیٹا جعفر الراشد بالله خلیفہ ہوا جو ۵۳۰ میں معزول ہوا پھر اس کا چچا محمد المقتفی لامرالله ۵۵۵ھ تک پھر اس کا بیٹا یوسف المستنجد بالله ۶۷۶ھ تک پھر اس کا بیٹا محمد الظاہر بامرالله ۶۴۰ھ تک پھر عبداللہ المعتصم بالله عراق میں عباسیوں کا آخری خلیفہ ہوا جو ۶۵۶ھ میں ہلاکو بن قبلای خاں بن چنگیز خاں کی فتنہ گری کے زمانہ میں اس کے وزیر ابن علقمی کے ہاتھوں قتل ہوا۔ فلاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔

الدرس التاسع والاربعون فی اعمار بعض الدول الاسلامية

فمنهادولة العبيدين الفاطميين بالمغرب من ٢٩٧ه اولهم المهدی، ثم بمصرمن ٣٥٣ه الی ٥٦٧ه اولهم معزبن منصور وآخرهم عاضد وكان فی اثناء هذه الايام بعض العباسيين بمصر بعد انقراضهم عن العراق ثم كان بنوايوب فی مصر اولهم صلاح الدين وآخرهم توران شاه ثم كان بعض الاتراك ومنها الدولة الطاهرية من ٢٠٠ه الی ٢٥٧ه اولهم طاهر و آخرهم محمد ومنها الصفارية من انقراض الطاهرية الی ٢٩٦ه اولهم يعقوب وآخرهم معدل ومنها

السامانية من سـ٢٦١ه الى ٣٩٥ه اولهم نصر وآخرهم منتصر و منهادولة الديالمية من سـ٣٦٤ه الى سـ٤٤٨ه اولهم علی بن بويه و آخرهم ابو منصور ومنها السلجوقية النيشابورية من سـ٤٥٤ه تقريبا الى سـ٦٢٢ه اولهم طغرل وآخرهم مظفر الدين. ومنها السلجوقية الكرمانية من سـ٤٣٣ه الى سـ٦٠٠ه تقريبا اولهم قادر وآخرهم محمد شاه. ومنها السلجوقية الرومية من سـ٥٣٨ه تقريبا الى سـ٧٠٠ه تقريبا اولهم داود وآخرهم كيقباد ومنها الخوارزم شاهيه من المائة السادسة الى ثلثمائة سنين اولهم قطب الدين وآخرهم حاجی شاه ومنها الاتابكية من سـ٥٣٣ه الى منتصف المائة الثامنة اولهم عماد الدين زنگی و وآخرهم مظفر الدين. ومنها الغزنوية من سـ٣٦٧ه الى سـ٥٨٦ه اولهم الامير سبكتگين وآخرهم خسر وملك ومنها الدولة الدهلوية فی الامم المختلفنة من سـ٥٨٢ه الى زمان الطامة الكبرى فی الهند التی تعرف بالغدر ومنها دول الدكن من البهمنية من سـ٧٤٧ه الى سـ٩٣٤ه اولهم علاء الدين وآخرهم كليم الله والعادل شاهية من سـ٨٩٦ه اولهم يوسف من آل عثمان والنظام شاهية من سـ٨٩٥ه اولهم نظام الملك والقطب شاهية من ٩١٨ه اولهم قطب شاه. والعماد شاهية من سـ٨٩٣ه اولهم عماد الملك. والبريد شاهيه من سـ٨٩٨ه اولهم قاسم بريد ولم نعرف يوم انقر اضهم. ومنها الگجر اتية من سـ٨٠٤ه الى سـ٩٩١ه اولهم ظفر خان وآخرهم مظفر ومنها المالوية من سـ٨٠٤ه الى سـ٩٧٨ه اولهم دلاور خان وآخرهم بازبهادر ومنها الفاروقية البرهانپورية من سـ٨٠١ه الى سـ١٠٠٨ه اولهم نصير خان و آخرهم بهادر خان. ومنها البنگالية من سـ٧٣٩ه الى مابعد الالف

اولهم فخر الدين وآخرهم داود خان ومنها الشرقية من سنہ ٨٠٢ھ الى ٨٨١ھ اولهم مبارك شاه و آخرهم حسين شاه. ومنها السندية من بعد سنہ ٦٠٠ھ الى سنہ ١٠٠١ھ اولهم ناصر الدين وآخرهم محمود. ومنها الملتانية. من سنہ ٨٤٧ھ الى سنہ ٩٣٣ھ اولهم قطب الدين وآخرهم حسين شاه ومنها الكشميرية من سنہ ٧٤٧ھ الى سنہ ٩٩٢ھ اولهم شمس الدين وآخرهم يوسف شاه. ومنها التيمورية الدهلوية وتاريخها مذكورة على الالسن فلاحاجة الى ذكرها. ومنها الدولة العثمانية والبخارية والايرانية والكابلية وهى كلها باقية الى يومنا ابقاها الله تعالى ونصر الاسلام والمسلمين.

سبق نمبر ۴۹ بعض دیگر اسلامی حکومتوں کی مدتوں کے بیان میں

ان میں سے ایک حکومت مغرب میں فاطمی عبیدیین کی ۲۹۷ھ میں قائم ہوئی جس کا پہلا خلیفہ مہدی ہوا پھر ان کی حکومت مصر میں ۳۵۳ھ سے ۵۶۰ھ تک رہی جس کا پہلا خلیفہ معز بن منصور اور آخری خلیفہ عاضد تھا۔ عراق کی حکومت کے خاتمہ کے بعد اسی دوران بعض عباسی خلفاء بھی مصر میں کچھ عرصہ رہے، پھر مصر پر بنو ایوب کی حکومت ہو گئی پہلا حاکم صلاح الدین اور آخری توران شاہ تھا پھر بعض ترک امیروں کا دور رہا۔ دوسری حکومت دولت طاہریہ ۲۰۰ھ سے ۲۵۷ھ تک قائم رہی ان کا پہلا حاکم طاہر اور آخری محمد تھا۔ ایک اور حکومت صفاریہ کے نام سے دولت طاہر کے خاتمہ کے بعد قائم ہوئی جو ۲۹۶ھ تک رہی ان کا پہلا حاکم یعقوب

اور آخری معدل تھا۔ ایک اور حکومت سامانیہ تھی جو ۲۶۱ھ سے ۳۹۵ھ تک رہی پہلا حاکم نصر اور آخری منصر ہوا۔ ایک اور حکومت دیلمیوں کی ۳۶۴ھ سے ۴۴۸ھ تک رہی پہلا حاکم علی بن بویہ اور آخری ابو منصور تھا۔ ایک اور حکومت نیشاپوری سلجوقیوں کی ۴۵۴ھ سے تقریبا ۶۲۲ھ تک رہی پہلا حاکم طغرل اور آخری مظفر الدین ہوا۔ ایک اور حکومت کرمانی سلجوقیوں کی ۴۳۳ھ سے ۶۰۰ھ کے قریب قریب تک قائم رہی ان کا پہلا حاکم قادر اور آخری محمد شاہ تھا ایک اور حکومت رومی سلجوقیوں کی تقریبا ۵۳۸ھ سے تقریبا ۷۰۰ھ تک رہی پہلا حاکم داؤد اور آخری کیقباد ہوا۔ ایک اور حکومت خوارزم شاہی چھٹی صدی سے تین سو سال تک قائم رہی اس کا پہلا حاکم قطب الدین اور آخری حاجی شاہ تھا۔ ایک اور حکومت اتابکیوں کی ۵۲۲ھ سے آٹھویں صدی کے نصف تک رہی پہلا حاکم عماد الدین زنگی اور آخری مظفر الدین تھا ایک اور حکومت غزنویہ ۳۶۷ھ سے ۵۸۲ھ تک رہی پہلا حاکم امیر سبکتگین اور آخری خسرو ملک تھا ایک دہلی کی حکومت تھی جس پر مختلف قوموں کے بادشاہ ۵۸۲ھ سے اس بڑی آفت کے آنے تک جسے ہندوستان میں غدر کے نام سے پکارا جاتا ہے قائم رہی۔ ای میں سے ایک حکومت دکن کی بہمنی حکومت ۷۴۸ھ سے ۹۳۴ھ تک قائم رہی پہلا بادشاہ علاء الدین تھا اور آخری کلیم اللہ۔ عادل شاہی بھی ایک حکومت تھی جو ۸۹۶ھ میں قائم ہوئی اس کا پہلا حاکم یوسف تھا جو آل عثمان سے تھا ایک حکومت نظام شاہی ۸۹۵ھ میں قائم ہوئی جس کا بانی نظام الملک تھا۔ ایک دولت قطب شاہی ۹۱۸ھ میں قائم ہوئی پہلا حاکم

قطب شاہ تھا ۸۹۲ھ میں عماد شاہی حکومت بنی جس کا بانی عماد الملک تھا ایک حکومت برید شاہی کے نام سے ۸۹۸ھ میں قائم ہوئی اس کا پہلا حاکم قاسم برید تھا۔ یہ حکومتیں کب ختم ہوئیں ہمیں معلوم نہ ہو سکا۔ ان میں سے ایک حکومت گجرات تھی جو ۸۰۴ھ سے ۹۹۱ھ تک قائم رہی پہلا بادشاہ ظفر خاں اور آخری مظفر ہوا۔ ایک اور حکومت مالوہ ۸۰۴ھ سے ۹۷۸ھ تک رہی پہلا حاکم دلاور خاں اور آخری باز بہادر تھا۔ ایک اور حکومت برہانپور کے فاروقیوں کی ۸۰۱ سے ۱۰۰۸ھ تک قائم رہی پہلا حاکم نصیر خاں اور آخری بہادر خاں ہوا۔ ایک حکومت بنگالہ تھی جو ۷۳۹ سے ۱۰۰۰ھ کے کچھ بعد تک رہی پہلا حاکم فخر الدین اور آخری داؤد خاں تھا اور ایک اور حکومت شرقیہ ۸۰۲ سے ۸۸۱ھ تک رہی پہلا حاکم مبارک شاہ اور آخری حسین شاہ ہوا اسی میں سے ایک حکومت سندھ تھی جو ۶۰۰ھ کے بعد قائم ہو کر ۱۰۰۱ھ تک رہی پہلا حاکم ناصر الدین اور آخری محمود تھا۔ ایک اور حکومت ملتان تھی ۸۴۷ھ سے ۹۳۴ھ تک رہی اول حاکم قطب الدین اور آخری حسین شاہ ہوا۔ کشمیریوں کی بھی ایک حکومت ۷۴۷ھ سے ۹۹۳ھ تک رہی جس کا پہلا حاکم شمس الدین اور آخری یوسف شاہ تھا۔ دہلی میں تیموریوں کی بھی حکومت رہی اس کے حالات تو لوگوں کی زبانوں پر چڑھے ہی ہوئے ہیں اس لئے ذکر کی ضرورت نہیں اور انہیں حکومتوں میں سے ترکیوں بخاریوں ایرانیوں اور افغانیوں کی حکومتیں ہیں جو ہمارے زمانہ تک باقی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو باقی رکھے اور اسلام و مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

الدرس الخمسون فی بعض المتبوعين المشهورين فی الاسلام علما وعملاً

الفقهاء. سفيان الثوری مات بالبصرة ١٦١ه ومولده ؁٩٧ه مالك بن انس مات بالمدينة ؁١٧٩ه و ولد ؁٨٠ه ابو حنيفة النعمان بن ثابت مات بغداد ؁١٥٠ه وهو ابن سبعين سنة وابوعبدالله محمد بن ادريس الشافعی مات بمصر آخر رجب ؁٢٠٤ه و ولد ؁١٥٠ه وابوعبدالله احمد بن حنبل مات ببغداد فی ربيع الاخر ؁١٦٤ه.

المحدثون. ابوعبدالله البخاری ولد يوما لجمعة لثلث عشرة خلت من شوال ؁١٩٤ه ومات ليلة الفطر ؁٢٥٦ه ومسلم مات بنيسا بور لخمس. من رجب ؁٢٦١ه و وِ ابن خمس وخمسين وابو داود مات بالبصرة فی شوال ؁٢٧٥ه وابوعيسى الترمذی مات بترمذ لثلاث عشر مضت من رجب ؁٢٧٩ه وابوعبدالرحمن النسائی مات ؁٣٠٣ه وابن ماجه ولد ؁٢٠٩ه وتوفی ؁٢٧٣ه.

الصوفيه. سيدی عبدالقادر جيلانی ولد ؁٤٧٠ه وتوفی ؁٥٦١ه سيدی معين الدين حسن السنجری ولد ؁٥٣٧ه وتوفی ؁٦٣٢ه. سيدی بهاء الدين نقشبند ولد ؁٧١٨ه وتوفی ؁٧٩١ه سيدی شهاب الدين السهروردی ولد ؁٦٣٩ه وتوفی ؁٦٣٢ه رحمة الله تعالیٰ عليهم اجمعين ونفعنابيركاتهم وانوارهم.

سبق نمبر ۵۰ بعض اسلام میں علمی و عملی طور پر لائق اتباع مشہور ہستیوں کا بیان

فقہاء۔ حضرت سفیان ثوریؒ آپ ۹۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۱ھ

میں بصرہ میں وفات پائی۔ حضرت امام مالک بن انسؓ پیدائش ۹۰ھ میں ہوئی اور ۱۷۹ھ میں وفات پائی حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت، بغداد میں ۱۵۰ھ میں وفات پائی آپ کی عمر ۷۰ سال ہوئی حضرت ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعیؓ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور آخر رجب ۲۰۴ھ میں مصر میں وفات پائی۔ حضرت ابو عبداللہ احمد بن حنبلؓ بغداد میں ربیع الاخر ۱۶۴ھ میں فوت ہوئے۔

محدثین۔ ابو عبداللہ امام البخاریؓ ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے اور عید الفطر ۲۵۶ھ کی رات میں وفات پائی۔ امام مسلمؒ ۲۵ رجب ۲۶۱ھ کو نیشاپور میں فوت ہوئے اس وقت آپ کی عمر پچپن سال تھی۔ امام ابو داؤد کا انتقال بصرہ میں شوال ۲۷۵ھ میں ہوا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ ۱۳ رجب ۲۷۹ کو ترمذ میں فوت ہوئے۔ امام ابو عبدالرحمٰن نسائی ۳۰۳ھ میں فوت ہوئے۔ امام ابن ماجہ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷۳ میں وفات پائی۔

صوفیاء۔ سیدی عبدالقادر جیلانی سن پیدائش ۴۷۰ھ سال وفات ۵۶۱ھ سیدی معین الدین حسن سنجری ۵۳۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۳۲ میں وصال فرمایا۔ سیدی بہاء الدین نقشبند ۷۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۹۱ھ میں وفات ہوئی سیدی شہاب الدین سہروردی ۶۳۹ھ سال پیدائش اور سن وفات ۶۳۲ ہے اللہ تعالیٰ ان سب حضرات پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور ہمیں ان کی برکات و انوار سے نفع پہنچائے۔

الدرس الحادی والخمسون فی الفرق الضالة الهالکة

هم اثنان وسبعون منشعبة من سبع (الف) الواصليه (ب) العمرويه (ج) هذيليه (د) نظاميه (ه) اسواريه (و) اسكافيه (ز) جعفرية (ح) بشريه (ط) مزداريه (ی) هنشاميه (يا) صالحيه (يب) حائطيه (يج)

حديه (يد) معمريه (يه) تماميه (يو) خياطيه (يز) جاحظيه (يح) كعبيه.
(يط) جبائيه. (ك) بهشميه كلهم من المعتزله ومنهم النيچريه فى
زماننا (كا) سبائيه (كب) كامليه (كج) بيانيه (كد) مغيريه (كه)
جناحيه (كو) منصوريه (كز) خطابيه (كح) غرابيه (كط) ذميه (ل)
هشاميه (لا) زردايه (لب) يونسيه (لج) شيطانيه (لد) رزاميه (له)
مفوضه (لو) نصيريه (لز) اسحاقيه (لح) اسماعيليه وهولاء من الغلاط
فى العقائد (لط) جاروديه (م) سليمانيه (ما) بتريه (مب) اماميه ومنهم
الوعيدية والتفضيليه والاخبارية وغيرهم وهولاء جميعامن الشيعة
(مج) حكميه (مد) ازراقه (مه) نجدات (مو) صفريه (مز) عجارده
(مع) ميمونيه (مط) شعيبيه (ن) حمزيه (نا) حازميه (نب) المعلوميه
مع المجهولية (نج) صلتيه (ند) اخنسيه (نه) معبديه (نو) شيبانيه)
(نز) شبيبيه (نح) عشريه (لط) مكرميه (س) حفصيه (سا) اباضيه
(سب) يزيديه. وهولاء كلهم من الخوارج. (سج) يونسيه (سد)
عبيديه (سه) غسانيه (سر) ثوبانيه (سز) تؤمنيه وهم من المرجئه
(سج) برغوثيه (سط) زعفرانيه (ع) مستدركيه وهولاء من النجاريه
(عا) جبرية ومنهم الجهميتة والبكرية والضرارية والصباحية وغيرهم
(عب) مشبه ومنهم الهشاميه والجولقيه والمنهاليه والكرامية وغيرهم
والكتب الكلاميه مشحونة بذكر عقائد هم واجوبتها وفى تسمية
هولاء الفرق اقوال آخر ولايضر الاختلاف فى العنوان مع الاتفاق فى
المقصود و لبعض هذه الفرق شعب يختلفون فى مابينهم يسيرالم
يخرجهم عن كونهم فرقة واحدة والفرقة الناجية هى اهل السنة
والجماعة الخالية عن بدع هولاء المتمسكة بما كان عليه النبى صلى

اللہ علیہ وسلم واصحابہ اللھم حینا علیھا وامتنا علیھا واحشرنا علیھا. آمین.

سبق نمبر ۵۱ گمراہ فرقوں کا بیان

ایسے فرقے بہتر (۷۲) ہیں جو سات فرقوں سے شاخ در شاخ نکلے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) واصلیہ (۲) عمرویہ (۳) ہذیلیہ (۴) نظامیہ (۵) سواریہ (۶) اسکافیہ (۷) جعفریہ (۸) بشریہ (۹) زرادیہ (۱۰) ہشامیہ (۱۱) صالحیہ (۱۲) حائطیہ (۱۳) حدبیہ (۱۴) معمریہ (۱۵) ثمامیہ (۱۶) خیاطیہ (۱۷) جاحظیہ (۱۸) کعبیہ (۱۹) جبائیہ (۲۰) بھشمیہ۔ (یہ سب کے سب معتزلہ کے فرقے ہیں اور ہمارے زمانہ کے نیچری بھی انہیں میں شامل ہیں) سبائیہ، کاملیہ، بیانیہ، مغیریہ، جناحیہ، منصوریہ، خطابیہ، غرابیہ، ذمیہ، ہشامیہ، زرادیہ، یونسیہ، شیطانیہ، رزامیہ، مفوضہ، نصیریہ، اسحاقیہ، اسماعیلیہ، (یہ سب فرقے عقائد میں غلو کرنے والے ہیں) جارودیہ، سلیمانیہ بتریہ، امامیہ، انہیں میں سے وعیدیہ، تفضیلیہ، اخباریہ وغیرہ ہیں جو سب کے سب شیعوں کے فرقے ہیں حکمیہ ازراقیہ، نجدات، صفریہ، عجاردہ، میمونیہ، شعیبیہ، حمزیہ، حازمیہ، معلومیہ مع المجہولیہ، صلتیہ، اخنسیہ، معبدیہ، شیبانیہ، شبیبیہ، عشریہ، سکرمیہ، حفصیہ، لباضیہ، یزیدیہ، (اور یہ سب کے سب خارجی فرقے ہیں) یونسیہ، عبیدیہ، غانیہ، ثوبانیہ، تومنیہ اور یہ سب مرجئہ ہیں۔ برغوثیہ، زعفرانیہ، مستدرکیہ اور یہ سب نجاریہ کی شاخیں ہیں علاوہ جبریہ اور جہمیہ، بکریہ، ضراریہ، صاحبیہ وغیرہم بھی اسی میں سے ہیں مشبہ اور اس کی شاخیں ہیں ہشامیہ ضہالیہ، جولقیہ کرامیہ وغیرہ علم کلام کی کتابیں ان کے عقائد اور ان کے جولبات سے بھری ہوئی ہیں بعض اقوال میں ان فرقوں کے کچھ دوسرے نام بھی آئے ہیں مگر مقصد میں اتفاق کے بعد

عنوان میں اگر اختلاف بھی ہو تو وہ مضر نہیں ان فرقوں کی اور شاخیں بھی ہیں جن میں باہم معمولی سا اختلاف ہے اسی لئے ان کو اسی فرقہ میں شامل قرار دے کر ان کو علیحدہ بیان نہیں کیا گیا۔ اور ناجی فرقہ صرف اہل السنۃ والجماعت ہے جو اس قسم کے فرقوں کی تمام بدعات سے خالی ہے یہی فرقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے صحابہ کے طریقہ پر ہے اے اللہ ہمیں اسی فرقہ پر زندہ رکھ اسی پر موت دے اور اسی پر ہمارا حشر فرما۔ آمین۔

الدرس الثانی والخمسون فی الاجوبة المسكة للفصحاء الاذكياء

قالت عجوز اماتستحی ان تزنی ولك حلال طيب قال اما حلال فنعم واماطيب فلا ان ابراهيم المغنی الرشيد غنی يومابين يديه فقال له احسن الله اليك فقال له يا امير المؤمنين انما يحسن الله الی بك فامرله بمائة الف درهم. وقال رجل لبعض العلوية انت بستان فقال العلوی وانت النهر الذی يسقی منه البستان.

سبق نمبر ۵۲ ذہین و فصیح لوگوں کے مسکت جوابوں کا بیان

ایک بڑھیا نے اپنے شوہر سے کہا کہ تیرے پاس حلال وطیب بیوی ہوتے ہوئے تجھے زنا کرتے شرم نہیں آتی، اس نے جواب دیا حلال کہنا تو ٹھیک ہے مگر طیب کہنا ٹھیک نہیں۔ رشید کے دربار کے مغنی ابراہیم نے ایک دن اس کے سامنے کچھ گایا تو رشید نے اس سے کہا اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ بھلائی کرے تو مغنی کہنے لگا کہ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ تو میرے ساتھ بھلائی آپ کے ذریعہ فرماتا ہے خلیفہ نے یہ سنکر اسے ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیا ایک شخص نے ایک علوی کو کہا کہ آپ تو بستان (باغ) ہیں

علوی نے اس سے کہا تو وہ نہر ہے جس سے بستان سیراب ہوتا ہے۔

الدرس الثالث والخمسون فی نوادر العرب

روی اعرابی یغطس فی البحرومعه خیط وکلما غطس غطسة عقد عقدة فقیل له ماهذا قال جنابات الشتاء اقضیها فی الصیف وحکی الاصمعی قال ضلت لی ابل فخرجت فی طلبها وکان البرد شدید افالتجات الی حی من احیاء العرب واذابجماعة یصلون ویقربهم شیخ ملتف بکساء وهویر تعدمن البردوینشد۔

ایارب ان البرد اصبح کالحا
وانت بحالی یا الهی اعلم
فان کنت فی جهنم مدخلی
ففی مثل هذ الیوم طابت جهنم

قال الاصمعی فتعجبت من فصاحته فقلت له یا شیخ اماتستحیی تقطع الصلوة وانت شیخ کبیر فانشد

ایطمع ربی ان اصلی عاریا
ویکسو غیری کسوة البرد والحر
فوالله لاصلیت ماعشت عاریا
عشاء ولاوقت المغیب ولا الوتر
ولا الصبح الایوم شمس دفیئة
وان غیمت فالویل للظهر والعصر
وان یکسنی ربی قمیصا وجبة
اصلی له مهما اعیش من العمر

قال فاعجبنی شعره وفصاحته فنزعت قمیصا وجبة کانا علی

ودفعتهما اليه وقلت له البسهما وقم فصل فاستقبل القبلة فصلى جالساو جعل يقول۔

اليك اعتذارى من صلوتى جالسا
على غير طهر موميانحو قبلتى
فمالى ببرد الماء يارب طاقة
ورجلاى لاتقوى على ثنى ركبتى
ولكنى استغفر الله شاتيا
واقضيكها يارب فى وجه صيفتى
وان انالم افعل ناقت محكم
بماشئت من صفعى ومن نتف لحيتى

قال فعجبت من فصاحته وضحكت عليه وانصرفت۔

وصلى اعرابى مع قوم فقرأ الامام قل ارأيتم ان اهلكنى الله ومن معى فقال الاعرابى اهلكك الله وحده۔ ايش كان ذنب الذين معك فقطع القوم الصلوٰة من شدة الضحك۔

سبق نمبر ۵۳ عربوں کے لطائف کا بیان

ایک دیہاتی کو کسی نے دیکھا کہ دریا میں ڈبکیاں لگا رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک ڈورا ہے کہ ہر غوطہ پر اس میں ایک گرہ لگاتا جاتا ہے کسی نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو تو کہنے لگا کہ سردیوں کے فرض غسل کی اب گرمیوں میں قضا کر رہا ہوں۔ اصمعی بیان کرتے ہیں کہ میرا اونٹ گم ہو گیا میں اس کو ڈھونڈنے نکلا اس وقت کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی میں عربوں کے ایک پڑاؤ پر پہنچا تو دیکھا کہ کچھ لوگ نماز میں مشغول ہیں اور ان کے قریب ایک بوڑھا چادر میں لپٹا بیٹھا سردی سے کانپ رہا ہے اور یہ شعر پڑھ

رہا ہے۔ اے اللہ یہ سردی تو صبح تک مجھے مار ڈالے گی الہی تو میری حالت سے اچھی طرح واقف ہے۔ اگر تو مجھے آج کے دن جہنم میں بھی داخل کر دے تو اس دن کے مقابلہ میں تو جہنم بھی خوشگوار ہو گی۔ اصمعی کہتے ہیں میں اس کی فصاحت سے بہت متعجب ہوا اور اس سے کہا کہ بڑے میاں تم اتنے تو بوڑھے ہو گئے پھر بھی نماز چھوڑنے پر تمہیں حیا نہیں آتی۔ تو اس نے جواب میں یہ شعر پڑھے۔

ترجمہ۔ کیا میرا اللہ یہ خواہش رکھتا ہے کہ میں ننگا اس کی عبادت کروں جبکہ دوسرے لوگ گرم و سرد لباس پہنے ہوئے ہوں خدا میں تو جب تک ننگا ہوں نماز نہیں پڑھوں گا، نہ عشاء کی نہ مغرب کی نہ وتر کی، اور نہ صبح کی، ہاں جس روز سورج نکلا ہو اور اگر بادل ہوں تو پھر ظہر عصر بھی غائب اور اگر میرا رب مجھے جبہ اور قمیض پہنا دے تو پھر جب تک میں زندہ ہوں اس کے لئے نماز پڑھتا رہوں گا۔ اصمعی کہتے ہیں میں اس کے اشعار و فصاحت سے بہت متاثر ہوا اور اپنا قمیض وجبہ جو پہنے ہوئے تھا اتار کر اسے دے دیا اور کہا لو انہیں پہنو اور اٹھو نماز پڑھو۔ اس نے وہ پہنے اور بیٹھے بیٹھے قبلہ رو کر نماز پڑھی اور پھر یہ شعر پڑھے۔ اے اللہ بیٹھ کر بلا وضو اشاروں سے نماز پڑھنے پر میری معذرت قبول فرما اے اللہ میں پانی کی ٹھنڈک برداشت نہیں کر سکتا اور نہ میرے پاؤں ٹخنوں پر وزن ڈال سکتے ہیں۔ لیکن میں اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اے اللہ گرمیوں میں اس کی قضا کر لوں گا اگر میں وعدہ پورا نہ کروں تو میری گردن اڑا دینے یا داڑھی اکھاڑ لینے میں جو بات بھی پسند فرمائیں اس کا آپ حکم دے سکتے ہیں اصمعی کہتے ہیں کہ میں اس کی فصاحت پر حیران رہ گیا اور ہنستا ہوا وہاں سے روانہ ہو گیا۔ ایک عرب دیہاتی لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک تھا امام

نے جب پڑھا قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ۔ (کہو کیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گا) تو وہ دیہاتی کہنے لگا اللہ تعالیٰ تجھے اکیلے کو ہلاک کر دے تیرے گناہ میں کون تیرا ساتھی تھا۔ یہ سن کر لوگوں کو ایسی ہنسی چھوٹی کہ سب نے نماز توڑ دی۔

الدرس الرابع والخمسون فی نوادار القراء والفقهاء

مربعضهم بقاری یقرا. آلم غلبت الترك فی ادنی الارض فقال له "الروم" فقال له كلهم اعداء ناقاتلهم الله. وكان جماعة يجلسون الى ابی العيناء وفيهم رجل لايتكلم فقيل له يوما كيف علمك بكتاب الله. قال انا عالم به فقيل له هذه الاية فی ای سورة الحمدلله لاشريك له فقال فی سورة الحمد. فضحكوا عليه وسكن بعض الفقهاء فی بيت سقفه يقرقع فی كل وقت فجاء ه صاحب البيت يطلب الاجرة فقال له اصلح السقف فانه يقرقع قال لاتخف فانه يسبح الله تعالىٰ قال اخشىٰ ان تدركه رقة فيسجد.

سبق نمبر ۵۴ قاری فقہاء کے لطائف کا بیان

ایک صاحب نے کسی قاری کو الم غلبت الترك فی ادنی الارض پڑھتے ہوئے سن کر کہا کہ الروم پڑھو (الترک غلط ہے) تو کہنے لگے کہ ہمارے سب دشمن ہیں اللہ سب کو مار ڈالے۔ ابی العینا کی مجلس میں کچھ لوگ حاضر ہوتے تھے، ان میں ایک صاحب ایسے تھے جو خاموش بیٹھے رہا کرتے تھے ایک دن کسی نے ان سے کہا کتاب اللہ کے متعلق آپ کا علم کیسا ہے کہنے لگے مین اس کا عالم ہوں تو ان سے پوچھا گیا کہ الحمد لله لاشريك له کی آیت کون سی سورت میں ہے تو جواب دیا کہ سورہ الحمد میں

حاضرین مجلس یہ سن کر ہنس پڑے۔

ایک فقیہ کسی ایسے گھر میں سکونت پذیر تھے کہ اس کی چھت ہر وقت چڑ چڑاتی رہتی تھی جب مالک مکان کرایہ لینے آیا تو فقیہ صاحب نے اس سے کہا کہ میاں اس چھت کی مرمت کراؤ یہ ہر وقت چڑچڑاتی ہے مالک نے کہا آپ کوئی خوف نہ کریں یہ تو اللہ کی تسبیح کرتی ہے فقیہ نے کہا کہ بھائی مجھے ڈر لگتا ہے کہ اس پر رقت طاری ہوا اور یہ سجدہ میں نہ گر پڑے۔

الدرس الخامس والخمسون فی نوادر القضاة

احضر رجل ولده الی القاضی فقال یامولانا ان ولدی یشرب الخمر ولایصلی فانکر ولده ذلك فقال ابوه یاسیدی افتکون صلاة بغیر قراة فقال الولدانی اقرا القران فقال له القاضی اقراحتی اسمع فقال۔

علق القلب الربابا   بعد ماشابت وشابا

فقال ابوه انه لم یتعلم هذا الالبارحة سرق مصحف الجیران وحفظ هذامنه فقال القاضی وانا الاخر احفظ آیة منهاوهی۔

فارجی مضنی کئیبا   قدر ای الهجر عذابا

ثم قال القاضی قاتلکم الله یعلم احدکم القرآن ولایعمل به

وتحاکم الرشید وزبیدة الی ابی یوسف القاضی فی الفالوذج واللوذینج ایهما اطیب فقال ابو یوسف انالا احکم علی غائب فامر الرشید باحضار هماوقد مابین یدی ابی یوسف فجعل یاکل من هذا مرة ومن هذا مرة حتی نصف الجامین ثم قال یا امیر المومنین مارایت اعدل منهما کلما اردت ان احکم لاحدهما اتی الاخر۔

سبق نمبر ۵۵ قاضیوں کے لطائف کا بیان

ایک صاحب اپنے لڑکے کو لے کر قاضی کے پاس آئے اور کہا کہ جناب یہ شراب پیتا ہے نماز نہیں پڑھتا، لڑکے نے اس کی تردید کی، باپ نے کہا کہ جناب کیا بغیر قراۃ بھی نماز ہو سکتی ہے؟ لڑکا کہنے لگا میں تو قرآن پڑھتا ہوں قاضی صاحب نے کہا پڑھو تاکہ میں بھی سنوں لڑکا پڑھنے لگا علق القلب البربابا، بعد ماشابت وشابا۔ باپ کہنے لگا یہ آج سے پہلے پڑھنا جانتا ہی نہ تھا صبح ہی اس نے پڑوسی کے ہاں سے قرآن چرا کر یہ رٹا ہے۔ قاضی کہنے لگا میں دوسرا ہوں جس نے اس میں کی ایک اور آیت حفظ کی ہے جو یہ ہے فارحمی مضنی کئیبا قد رای الهجر عذابا۔ پھر قاضی صاحب کہنے لگے خدا تمہیں غارت کرے تم قرآن کی تعلیم تو دلاتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ ہارون رشید اور اس کی بیوی نے حضرت امام ابو یوسفؒ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا کہ فالودہ اور حلوہ بادام میں زیادہ اچھا کون سا ہے امام صاحب نے فرمایا کہ میں غیر موجود شئے کے بارے میں فیصلہ نہیں کرتا ہارون رشید نے دونوں چیزیں حاضر کرنے کا حکم دیا اور امام صاحب کے سامنے دونوں کے گلاس بھر کر رکھ دیئے گئے آپ نے ایک لقمہ اس میں سے پیا اور ایک دوسرے میں سے یہاں تک کہ پیالے آدھے خالی ہو گئے پھر آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر پاتا کیونکہ جونہی ایک کے حق میں فیصلہ دینا چاہتا ہوں دوسرا جھٹ اپنی دلیل لے آتا ہے۔

الدرس السادس والخمسون في نوادر المعلمين

قال الجاحظ مررت بمعلم صبيان وعنده عصا طويلة وعصا

قصيرة وصولجان وكرة وطبل وبوق فقلت ماهذا فقال عندى صغار اوباش فاقول لاحدهم اقرالوحلت فيصفرلى بضرطة فاضربه بالعصاء القصيرة فيتأخر فاضربه بالعصاالطويلة فيضر من بين يدى فاضع الكرة فى الصولجان واضربه فاشجه فتقدم الى الصغار كلهم بالالواح فاجعل الطبل فى عنقى والبوق فى فمى واضرب الطبل وانفخ فى البوق فيسمع اهل الدرب ذلك فيسارعون الى ويخلصونى منهم.

وقال بعضهم رايت معلما وقد جاء صغيران يتماسكان فقال احدهما هذا عض اذنى فقال الاخر لاوالله ياسيدنا هوالذى عض اذن نفسه فقال المعلم يا ابن الزانية اهو جمل بعض اذن نفسه وقال بعضهم رايت معلما وهو يصلى العصر فلماركع ادخل راسه بين رجليه ونظرالى الصغارو هم يلعبون فقال يا ابن البقال قد رايت الذى عملت وسوف اكافئك اذا فرغت من الصلوة.

سبق نمبر ۵۶ استادوں کے لطائف کا بیان

جاحظ کہتا ہے میں نے بچوں کے ایک استاد کو دیکھا کہ اس کے پاس ایک تو لمبی چھڑی رکھی ہے اور ایک چھوٹی سوٹی ہے غلیل د غلے ڈھول اور بھونپو بھی رکھا ہے میں نے پوچھا یہ سب کیا ہے کہنے لگا میرے پاس چھوٹے بچے بہت شریر ہیں میں ان میں سے کسی سے کہتا ہوں کہ اپنی تختی پڑھو تو وہ گوز مار کر بھاگنے لگتا ہے تو سوٹی مارتا ہوں اور جب دور ہو جاتا ہے تو چھڑی سے خبر لیتا ہوں اور جب میرے آگے سے بھاگنے لگتا ہے تو میں غلہ رکھ کر مارتا ہوں جب وہ چوٹ کھا کر چیختا ہے تو سب بچے اپنی تختیاں مجھ پر تان کھڑے ہو جاتے ہیں تب ڈھول گلے میں ڈال کر بھونپو منہ میں لے کر ڈھول پیٹتا ہوں اور بھونپو بجاتا ہوں۔ ان کی آواز سن کر آس پاس کے لوگ

بھاگے ہوئے آتے ہیں اور مجھے ان سے چھڑاتے ہیں ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ایک استاد کو دیکھا کہ اس کے پاس دو بچے ایک دوسرے کو پکڑے آئے اور ایک کہنے لگا کہ جناب اس نے میرا کان کاٹ کھایا ہے دوسرے نے کہا اللہ کی قسم اے ہمارے سردار اس نے اپنا کان خود کاٹا ہے۔ استاد صاحب بولے حرامی یہ بھی کوئی اونٹ ہے کہ اپنا کان خود کاٹ کھائے گا ایک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ایک استاد کو دیکھا کہ وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے جب رکوع میں گئے تو دونوں ٹانگوں میں سے سر نکال کر بچوں کو دیکھنے لگے جو کھیل میں لگے ہوئے تھے آپ نے اسی حالت میں کہا او بقال کے بچے میں نے تجھے دیکھ لیا ہے کہ کیا کر رہا ہے ذرا صبر کر میں نماز سے فارغ ہو کر تیری خبر لیتا ہوں

الدرس السابع والخمسون فی نوادر السؤال

وقف سائل بقوم فقال انی جائع فقالواله كذبت فقال جربونی برطلین من الخبزورطلین من اللحم. و وقف سائل علی باب فقالوایفتح الله لك فقال كسرة فقالوا مانقدر عليها قال فقليل من براوفول اوشعير قالوا لانقدرعليه قال فقطعة دهن اوقليل زيت اولبن، قالوا لانجده قال فشربة ماء قالواوليس عندنا ماء. قال فما جلوسكم ههنا قوموا فاسالوافانتم احق منی بالسوال.

سبق نمبر ۵۷ سائلوں کے لطائف کا بیان

کچھ لوگوں کے پاس ایک سائل نے آکر سوال کیا کہ میں بھوکا ہوں لوگوں نے کہا تو جھوٹا ہے تو کہنے لگا دو رطل روٹی اور دو رطل گوشت میرے سامنے رکھ کر آزمالو۔ ایک سائل نے کسی گھر پر سوال کیا گھر والوں نے کہا

اللہ تجھے کشادگی عطا فرمائے سائل نے کہا کوئی کپڑا دیدو کہا ہم میں اس کی قدرت بھی نہیں کہنے لگا ایک چٹکی آٹا دال جو وغیرہ ہی دیدو جواب ملا ہمارے پاس یہ بھی نہیں۔ کہنے لگا تھوڑا سا گھی تیل یا دودھ دہی ہی دیدو، جواب ملا ہمارے ہاں یہ بھی نہیں کہا ایک گھونٹ پانی ہی پلا دو کہنے لگے ہمارے پاس پانی بھی نہیں۔ اس پر سائل کہنے لگا کہ پھر یہاں کیوں بیٹھے ہو اٹھو باہر نکلو اور لوگوں سے سوال کرو تم تو مجھ سے زیادہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہو۔

الدرس الثامن والخمسون فی نوادر المؤذنین

قیل لموذن مانسمع اذانك فلورفعت صوتك فقال انی اسمع صوتی من مسیرة میل. وقال بعضهم رایت موذنا اذن ثم غدایهرول فقلت له الی این فقال احب ان اسمع اذانی این بلغ وشوهد موذن یوذن من رقعة فقیل له ماتحفظ الاذان فقال سلوا القاضی فاتوه فقالوا السلام علیكم فاخرج دفتراو تصفحه وقال وعلیكم السلام فعذرو الموذن.

سبق نمبر ۵۸ مؤذنوں کے لطائف کا بیان

کسی نے موذن سے کہا کہ میاں تمہاری اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی ذرا باآواز بلند اذان کہا کرو۔ وہ کہنے لگا کہ میں تو اپنی آواز ایک میل کی مسافت سے سن لیتا ہوں۔ بعضوں نے بیان کیا میں نے ایک موذن کو دیکھا کہ وہ اذان دے کر بھاگا جارہا ہے میں نے اس سے پوچھا کہاں بھاگے جارہے ہو تو کہنے لگا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں سنوں کہ میری اذان کہاں تک پہنچی۔ ایک موذن پرچہ میں دیکھ کر اذان دیتا تھا لوگوں نے اس سے کہا کہ تمہیں اذان حفظ کیوں یاد نہیں اس نے کہا کہ قاضی سے پوچھو، لوگ

قاضی کے پاس آئے اور السلام علیکم کہا؟ قاضی صاحب نے ایک رجسٹر اٹھایا چند صفحے الٹے پھر کہا وعلیکم السلام! یہ دیکھ کر لوگوں نے موذن کو معذور سمجھا۔ (کیونکہ جب قاضی کو سلام کا جواب یاد نہیں تو موذن کو اذان یاد نہ ہونا تعجب خیز نہیں)۔

الدرس التاسع والخمسون فی نوادر المغفلین

بنی بعض المغفلین نصف داروبنی رجل آخر النصف الاخرفقال المغفل یوماقد عولت علی بیع النصف الذی لی واشتری به النصف الاخر لتکمل لی الدار کلها.

وسئل جامع الصید لانی عن عمر ابنته فقال لاادری الا ان امها ذکرت انها ولد تهافی ایام الیواغیث حکی ان احمقین اصطحبا فی طریق فقال احدهما للاخر تعال نتمن علی الله تعالیٰ فان الطریق تقطع بالحدیث فقال احدهما انا اتمنی قطائع غنم انتفع بلبنها ولحمها وصوفها وقال الاخر انا اتمنی قطائع ذئاب ارسلها علی غنمك لاتترك منها شیئاقال ویحك اهذا من حق الصحبة وحرمة العشرة فتصائحا.

سبق نمبر ۵۹ بیوقوفوں کے لطائف کا بیان

ایک بیوقوف نے آدھا مکان تعمیر کرایا۔ اور باقی کا آدھا کسی اور شخص نے بنایا، وہ بیوقوف ایک دن کہنے لگا کہ میں اپنا آدھا مکان فروخت کر کے دوسرے کا آدھا مکان خریدنا چاہتا ہوں تاکہ پورا مکان میرا ہو جائے۔ جامع صیدانی سے پوچھا گیا کہ تمہاری بیٹی کی کیا عمر ہے کہنے لگا کہ مجھے تو معلوم نہیں البتہ اس کی ماں کہتی ہے کہ وہ ایام یواغیث میں پیدا ہوئی تھی حکایت ہے کہ دو احمق کسی سفر میں ساتھ ہو گئے ایک کہنے لگا آؤ اللہ تعالیٰ

سے اپنی اپنی تمنائیں بیان کریں کیوں کہ باتوں میں راستہ آسانی سے کٹ جاتا ہے ایک نے کہا میری خواہش ہے کہ میرے پاس بکریاں ہوں کہ ان کے دودھ گوشت اور بالوں سے فائدہ اٹھاؤں، دوسرا کہنے لگا کہ میری خواہش ہے کہ مجھے کچھ بھیڑیئے ملیں جن کو تمہاری بکریوں پر چھوڑوں تاکہ سب کو چٹ کر جائیں اور کچھ نہ بچے پہلے نے کہا ترا ناس ہو۔ کیا ہم سفری کا یہی صلہ ہوتا ہے اور ساتھی کی عزت و احترام کا یہی تقاضا ہے پس دونوں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور ہاتھاپائی ہو گئی۔

الدرس الستون فی اخبار الاكلة

مر ميسرة البراش يوما بقوم وهو راكب حمار افدعوه للضيافة فذبحوا له حماره وطبخوه وقد موه له فاكله كله. فلما اصبح طلب حماره ليركبه فقيل له هو فی بطنك.

وقال المعتمر بن سليمان قلت لهلال المازنی ما اكلة بلغتنی عنك قال جعت مرة ومعی بعيرلی فنحرته وشويته واكلته ولم ابق منه الاشيئا يسيرا حملته على ظهری فلما كان الليل اردت ان اجامع امة لی فلم اقدر عليها فقالت كيف تصل الی وبيننا جمل فقلت له كم تكفيك هذه الاكلة قال اربعة ايام وكان ميسرة البراش ياكل الكبش العظيم ومائة رغيف فذكر ذلك المهدی فقال دعوت يوما بالفيل وامرت فالقی اليه رغيف رغيف فاكل تسعة وتسعين والقی اليه تمام المائة فلم يا كله.

سبق نمبر ۶۰ پیٹوں کے قصے کا بیان

میسرہ براش کا گذر ایک جماعت کے پاس سے ہوا وہ گدھے پر

سوار ہو کر جارہا تھا ان لوگوں نے کہا آپ ہماری دعوت قبول کریں اور ہمارے پاس ٹھہریں۔ ان لوگوں نے اسی کے گدھے کو ذبح کر کے اور پکا کے اس کے سامنے رکھا۔ وہ سارے کا سارا کھا گیا جب صبح ہوئی تو کہنے لگا لاؤ میری سواری کا گدھا تاکہ میں سوار ہوں لور جاؤں، لوگوں نے کہا کہ وہ تو تمہارے پیٹ میں ہے معمر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے ہلال مازنی سے کہا کہ تمہارے کھانے کا جو قصہ میں سن رہا ہوں اس کی کیا اصلیت ہے کہنے لگا مجھے ایک مرتبہ بھوک لگی میرے پاس اس وقت ایک اونٹ تھا میں نے اس کو ذبح کیا بھونا اور کھا گیا بس اس میں سے تھوڑا سا کچھ بچا تھا جسے میں نے باندھ کر پیٹ پر اٹھا لیا باندی میرے ساتھ تھی رات کو اس سے ہم صحبت ہونا چاہا مگر کامیاب نہ ہوا باندی کہنے لگی ہمارے درمیان تو اونٹ حائل ہے تم کیسے کامیاب ہو سکتے ہو۔ معمر نے پوچھا یہ خوراک کتنے دن تم کو کافی ہوئی کہنے لگا چار دن۔ میسرہ براش ایک بڑا دنبہ اور سو روٹیاں ایک وقت کھا جاتا تھا۔ مہدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک دن میں نے اس کو دعوت دی اور کھانا کھلانے کا حکم دیا اس کے سامنے ایک ایک روٹی رکھی جاتی رہی اور وہ ننانوے روٹیاں کھا گیا اور سوویں روٹی رکھی گئی تو وہ نہ کھا سکا۔

الدرس الحادی والستون فی اخبار البخلاء

کان عمر بن یزید الاسدی بخیلاجدا اصابه القولنج فی بطنه فحقنه الطبیب بدهن کثیر فانحلّ مافی بطنه فی الطست فقال لغلامه اجمع الدهن الذی نزل من الحقنة واسرج به. ومن الموصوفین بالبخل اهل مرو. یقال ان من عادتهم اذاترافقوا فی سفران یشتری کل واحد منهم قطعة لحم ویشکها فی خیط ویجمعون اللحم فی قدر

ويمسك كل واحد منهم طرف خيطه فاذا استوى جر كل منهم خيطه واكل لحمه وتقاسموا المرق. واشترى رجل من البخلاء داراً وانتقل اليها فوقف ببابه سائل فقال له فتح الله عليك ثم وقف ثان فقال له مثل ذلك ثم وقف ثالث فقال له مثل ذلك ثم التفت الى ابنته فقال لها ما اكثر السوال في هذا المكان قالت يا ابت مادمت مستمسكا بهذه الكلمة فما تبالى كثروا ام قلوا.

سبق نمبر ۶۱ بخیلوں کے قصے کا بیان

عمر بن یزید اسدی انتہائی کنجوس تھا، اسے قولنج کا درد اٹھا۔ طبیب نے تیل کا حقنہ دیا پیٹ میں جو کچھ تھا وہ سب ایک طشت میں خارج ہوا تو اس نے اپنے غلام سے کہا کہ طشت میں سے تیل اکٹھا کر لے جو حقنہ سے نکلا ہے اور اس سے چراغ جلایا کر اہل مرو بہت بخیل مشہور ہیں ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ان کی عادت ہے کہ جب وہ سفر ساتھ کرتے ہیں تو ہر شخص اپنا اپنا گوشت خرید تا ہے لور ایک ڈورے میں پرو لیتا ہے اور وہ سارا گوشت ایک ہانڈی میں چڑھا کر ہر شخص اپنے ڈورے کا سرا پکڑے بیٹھا رہتا ہے جب گوشت پک جاتا ہے تو ہر ایک اپنا ڈورا کھینچ لیتا ہے لور اپنا اپنا گوشت کھاتا ہے لور شوربہ باہم تقسیم کر لیتے ہیں۔ ایک بخیل نے ایک گھر خریدا اور اس میں رہنے لگا دروازے پر سائل نے صدا لگائی تو اس نے کہا اللہ تجھے کشادگی دے تھوڑی دیر بعد ایک اور فقیر آگیا اسے بھی یہی جواب ملا۔ پھر تیسرا فقیر آیا اس نے صدا لگائی اسے بھی یہی جواب دیا۔ پھر وہ اپنی بیٹی سے کہنے لگا یہ کیسا گھر ہے اس میں تو بہت مانگنے والے آتے ہیں بیٹی نے کہا بابا جب تک آپ جواب میں یہی کلمہ دہراتے رہیں تو فقیروں کی کمی زیادتی کی آپ کو کیا پرواہ ہے۔

الدرس الثانی والستون فی السراق

امر الاسکندر بصلب سارق فقال ایها الملك انی فعلت مافعلت وانا کاره فقال وتصلب ایضاً وانت کاره۔ وسرق رجل قمیصاً فاعطاه لابنه یبیعه فسرق منه فجاء له فقال بکم بعته قال براس المال۔ ومر عمر بن عبید بجماعة وقوف فقال ماهذا قیل السلطان یقطع سارقا فقال لا اله الا الله سارق العلانیة یقطع سارق السر۔

سبق نمبر ۶۲ چوروں کے بیان میں

سکندر بادشاہ نے ایک چور کو سولی کا حکم دیا تو چور کہنے لگا بادشاہ سلامت جو آپ کرتے ہیں وہی میں کرتا ہوں مگر میں اسے برا سمجھتا ہوں بادشاہ نے کہا کہ تو سولی کو بھی برا سمجھتے ہوئے اس پر چڑھ جاؤ ایک آدمی نے کسی کی قمیض چرائی اور بیٹے کو دی کہ اس کو فروخت کر آؤ کسی نے بیٹے کے پاس سے وہ قمیض چرالی جب باپ کے پاس آیا تو اس نے پوچھا قمیض کتنے میں بکی اس نے کہا خرید کے داموں میں۔ عمر بن عبید ایک مجمع کے پاس سے گذرے تو پوچھا مجمع کیا ہے کہا گیا کہ حاکم چور کے ہاتھ کاٹنے والا ہے یہ سن کر کہنے لگے لا اله الا الله۔ علانیہ چوری کرنے والا چھپ کر چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹے گا۔

الدرس الثالث والستون فی المنقول عن اذکیاء الصبیان والنساء

وقف ایاس بن معاویة وهوصبی علی قاضی دمشق ومعه شیخ فقال اصلح الله القاضی هذا الشیخ ظلمنی واكل مالی فقال القاضی ارفق بالشیخ ولاتستقبله بمثل هذا الكلام فقال ایاس ان الحق اكبر

منى و منه ومنك قال اسكت قال ان اسكت فمن يقوم بحجتى قال فتكلم فوالله لاتتكلم بخير فقال لا اله الا الله وحده لاشريك له. فبلغ ذلك الخليفة فعزل القاضى وولى اياسا مكانه. حكى المدائنى قال خرج ابن زياد فى فوارس فلقوارجلا ومعه جارية لم يرمثلها فى الحسن فصاحوابه خل عنها وكان معه قوس فرمى احدهم فهابوا الاقدام عليه فعاد ليرمى فانقطع الوتر فهجموا عليه واخذ والجارية فهرب و اشتغلوا عنه بالجارية ومد بعضهم يده الى اذنها وفيها قرط وفى القرط درة يتمية لها قيمة عظيمة فقالت وما قدر هذه الدرة انكم لورايتم مافى قلنسوته من الدر لاستحقرتم هذه فتركوها واتبعوه قالوا له الق مافى قلنسوتك وكان فيها وترقد اعده فنسيه من الدهش فلما ذكره ركبه فى القوس ورجع الى القوم فولى القوم هاربين وخلوا الجارية.

سبق نمبر ٦٣ ذہین بچوں اور عورتوں کے واقعات کے بیان میں

ایاس بن معاویہ جو کم عمر تھے ایک بوڑھے شخص کے ساتھ قاضی دمشق کی عدالت میں گئے اور کہا اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کو صالح بنائے اس بوڑھے نے مجھ پر ظلم کیا اور میرا مال کھا گیا۔ قاضی نے کہا بوڑھے کے معاملہ میں نرمی سے کام لو اس کے لئے ایسے الفاظ نہ کہو ایاس نے کہا حق تو مجھ سے اس سے اور آپ سے بھی بڑا ہے۔ قاضی نے کہا خاموش ہو جاؤ کہنے لگا میں اگر خاموش ہو گیا تو میری پیروی کون کرے گا قاضی کہنے لگا تو اچھا بولتے رہو خدا کی قسم تمہاری زبان سے کلمہ خیر نکلے گا ہی نہیں۔ ایاس نے

کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ. جب اس واقعہ کی اطلاع خلیفہ کو ہوئی تو قاضی کو معزول کر کے اس کی جگہ ایاس کو قاضی بنا دیا۔ مدائنی نے حکایت لکھی ہے کہ لئن زیاد کچھ سواروں کے ساتھ جارہا تھا کہ راستہ میں ایک شخص ملا اس کے ساتھ ایک لونڈی بھی تھی جو حسن و جمال میں بے نظیر و بے مثال تھی۔ انہوں نے اسے پکارا اور کہا کہ لونڈی کو چھوڑ دو اس شخص کے پاس تیر کمان تھے اس نے ایک آدمی کو تیر کا نشانہ بنایا انہوں نے اس کی طرف پیش قدمی کی وہ دوسرا تیر چلانا چاہتا تھا کہ کمان کی تانت ٹوٹ گئی یہ سب ایک دم ٹوٹ پڑے اور لونڈی کو پکڑ لیا مگر وہ شخص بھاگ نکلا اور یہ لوگ اس کو چھوڑ کر لونڈی کی طرف متوجہ ہو گئے ایک شخص نے لونڈی کے کان کی طرف ہاتھ بڑھایا جس میں بالی پڑی ہوئی تھی اور اس میں بہت ہی قیمتی موتی پڑا ہوا تھا وہ کہنے لگی اس موتی کی کیا حقیقت اگر تم وہ موتی دیکھ لو جو اس شخص کی ٹوپی میں چھپا ہوا ہے تو یہ موتی تمہیں حقیر معلوم ہو یہ سن کر انہوں نے لونڈی کو تو چھوڑا اور اس شخص کے در پے ہو گئے اور اس سے کہا کہ تمہاری ٹوپی میں جو کچھ ہے وہ دیدو اور ٹوپی میں دراصل کمان کے لئے ایک اور تانت تیار کر کے اس نے رکھی ہوئی تھی جو دہشت کی وجہ سے وہ بھول گیا جب اس طرح اسے وہ یاد آئی تو اس نے اسے کمان پر چڑھایا اور ان کے مقابلہ میں آیا تو یہ لوگ لونڈی کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

الدرس الرابع والستون فی بعض عوائد الجاهلية

البحيرة ناقة كانت اذانتجت خمسة ابطن وكان الاخير ذكرا نحروا اى شقوا اذنها وامتنعوا من ذكاتها. ولاتمنع من ماء ولامرعى وكان الرجل اذا اعتق عبد اوقال هوسائبة فلاعقد بينهما ولاميراث

واما الوصيلة ففى الغنم كانت الشاة اذا ولدت انثى فهى لهم واذا ولدت ذكرا جعلوه لآلهتهم فان ولدت ذكر اوانثى قالو اوصلت اخاهافلا يذبح الذكر لآلهتهم واما الحام فالذكرمن الابل كانت العرب اذا نتج من صلب الفحل عشرة ابطن قالوا حمى ظهره فَلايحمل عليه ولايمنع من ماء ولامرعى. الازلام. سهام كانت لهم مكتوب على بعضها امرنى ربى. وعلى بعضها نهانى ربى فاذا اراد الرجل سفرا اوامرا يهم به ضرب بتلك القداح فاذاخرج الامرمضى لحاجته واذاخرج النهى لم يمض كانت النصرانية فى ربيعة وغسان وبعض قضاعة وكانت اليهودية فى نمير وبنى كنانة وبنى الحارث بن كعب و كندة وكانت المجوسية فى بنى تميم منهم زرارة بن عدى وابنه على وكان تزوج ابنته ثم ندم. ومنهم الاقرع بن حابس كان مجوسيا. وكانت الزندقة فى قريش اخذوهامن الجزيرة وكانت بنو حنيفة اتخذوافى الجاهلية صنمًامن حيس فعبدوه دهرا طويلا ثم ادركتهم مجاعة فاكلوه. وقد قيل ان اول من غير الحنيفة عمرو بن لحى اشترى صنمًايقال له هبل من العماليق فى رحلة الى الشام وكانت لقريش وبنى كنانة العزى وكان حجابها بنى شيبة وكان اللات لثقيف وكان حجابها بنى مغيث من ثقيف وكانت مناة للاوس والخزرج وكانوافى الجاهلية اذارزق احدهم انثى وادها. وكانوا اذا خرج احد هم الى سفر عمدالى شجرة من الرتم فيعقد غصنامنها فاذا عادمن سفره ووجده قدانحل قال قد خانتنى امراتى وان وجده على حالته قال لم تخننى الرتيمة ناقة كانوا اذامات واحد منهم عقلوا عند قبره وسدوا عينها حتى تموت يزعمون انه اذابعث من قبره ركبها التعمية والتفقئة كان الرجل اذابلغت ابله

الفاقلع عين الفحل يقولون ان ذلك يدفع عنها العين فاذا زادت على الالف فقا عينه الاخرى. العر داء يصيب الابل شبه الجرب كانوا يلوون السليمة ويزعمون ان ذلك يبرى داء العر. ضرب الثور عن البقر كانت البقراذا امتنعت عن الشرب ضربوا للثور يزعمون ان الجن يركبون الثيران فيصد ون البقر عن الشرب الهامة كانوا يزعمون ان الانسان اذاقتل ولم يوخذ بثاره يخرج من راسه طائر يسمى الهامة وهو كالبومة فلا يزال يصيح على قبره اسقونى حتى يوخذ بثاره. الصفر. زعموا ان الانسان اذا جاع عض على شرسوفه الصفروهى حية تكون فى البطن تثنية الضربة زعموا ان الحية تموت فى اول ضربة فاذاثنيت عاشت وامابكاء المقتول فكانت النساء لايبكين المقتول حتى يوخذ بثاره. فاذا اخذبثاره وكان من غرائبهم رمى السن وخضاب النحر. ونصب الرايه. وجزالنواصى والالتفات و تعليق كعب الارنب ونهيق الحمير للوباء ونكاح المقت. والسحر والكهانة و النجوم وقيافة البشر بالاستدلال بصفات اعضاء الانسان وتختص ببنى مدلج وقيافة الاثربا لاستدلال بالاقدام والحوافر و الخفاف ومنهم من كان يخط الرمل فى الارض فيخبر عن الاتى. وكانت فيهم الزجر والعيافة والطيرة والفال وكان ممايتطيرون به العطاس والغراب والابل الى غير ذلك من الغرائب وقد ابطلها رسول الله صلى الله عليه وسلم وكشف عن وجه الحقائق فلله الحمد على ان نجانا من هده الخرافات ببركة هذا الرسول الامين ختم الله تعالى لنا على اتباعه وحشر ناعليه. آمين.

سبق نمبر ۶۴ جہالیت عرب کے واقعات

بحیرہ۔ وہ اونٹنی کہلاتی تھی کہ جو پانچ بچے جن چکتی اور آخری بچہ نر ہوتا تو اس کا کان چیر کو چھوڑ دیتے اس کا ذبح کرنا ممنوع ہوتا اور اسے کہیں بھی چرنے اور پانی پینے سے روکا نہ جاتا۔ اگر کوئی شخص غلام کو آزاد کرتے وقت یہ کہہ دیتا کہ یہ سائبہ ہے تو پھر ان میں باہم نہ عقد ہوتا نہ میراث جاری ہوتی۔

الوصیلة. بکریوں میں ہوتا ہے۔ اگر بکری مادہ بچہ جنتی تو مالک اپنے لئے رکھ لیتا اور نر کو اپنے معبود پر قربان کر دیتا اور اگر نر و مادہ ایک ساتھ جنتی تو کہتے یہ اپنے بھائی سے ملی ہوئی ہے اس لئے اس کو معبودوں پر قربان نہ کرتے۔ حام۔ نر اونٹ میں ہوتا ہے۔ عربوں کا قاعدہ تھا کہ جب کسی اونٹ کے نطفہ سے دس بچے پیدا ہو چکے ہوتے تو کہتے اب اس کی پیٹھ کمزور ہو گئی اس لئے نہ اس سے بار برداری کا کام لیتے اور نہ اسے کہیں چرنے اور پانی پینے سے منع کرتے۔ الازلام۔ وہ تیر ہوتے تھے جن میں سے بعض پر میرے رب نے مجھے حکم کیا۔ اور بعض "پر میرے رب نے مجھے روک دیا" لکھا ہوا ہوتا تھا جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا یا اسے کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو ان تیروں سے فال نکالتا اگر حکم والا تیر نکل آتا تو وہ کام کرتا اور اگر ممانعت والا نکلتا تو وہ کام نہ کرتا۔ نصرانیت قبیلہ ربیعہ وغسان میں قضاء کے بعض لوگوں میں تھی اور یہودیت نمیر بنی کنانہ بنی حارث بن کعب و کندہ میں! اور مجوسیت بنی تمیم میں زرارہ بن عدی اور اس کا بیٹا علی انہیں میں سے تھے جس نے اپنی بیٹی سے نکاح کیا اور بعد میں نادم ہوا۔ اور بنی تمیم ہی میں سے اقرع بن حابس بھی تھا جو مجوسی تھا اور قریش میں زندقہ تھا جو جزیرہ سے ان میں آیا۔ بنو حنیفہ نے جاہلیت میں حیس کا بت بنایا تھا جس کی

زمانہ دراز تک وہ پوجا کرتے رہے اور جب انہیں بھوک نے تنگ کیا تو اس کو کھا گئے کہا جاتا ہے کہ حنیفیت کو سب سے پہلے عمرو بن لحی نے بگاڑا۔ شام کے سفر میں عمالقہ سے اھبل نامی ایک بت خرید کر لایا جو قریش و بنی کنانہ کا بت تھا۔ اور عزیٰ کے نگہبان بنی شیبہ تھے لات بنی ثقیف کا بت تھا اس کے نگراں قبیلہ ثقیف کی شاخ بنی مغیث تھے منات اوس اور خزرج کا بت تھا۔ جاہلیت کی یہ رسم بھی تھی کہ اگر کسی کے لڑکی پیدا ہوتی تو زندہ گاڑ دیتے۔ ان میں سب کوئی سفر پر جاتا تو رتم نامی درخت کے پاس آتا اور اس کی شاخ میں گرہ لگا دیا واپسی پر اگر گرہ کھلی ملتی تو کہتا میری عورت نے مجھ سے خیانت کی اور اگر وہ اسی حالت میں ہوتی تو کہتا میری عورت نے مجھ سے خیانت نہیں کی، رتیمہ وہ اونٹنی ہوتی تھی کہ جب کوئی ان میں سے مر جاتا تو اس کی قبر کے پاس ایک اونٹنی باندھ دیتے جس کی دونوں آنکھیں بندھی ہوتی تھیں وہ وہاں بندھی بندھی ہی مر جاتی تھی، ان کا خیال تھا کہ مردہ جب قبر سے اٹھے گا تو اس پر سواری کرے گا۔ تعمیہ اور تفقئہ یہ تھا کہ جب کسی آدمی کے اونٹوں کی تعداد ایک ہزار ہو جاتی تو نر اونٹ کی ایک آنکھ نکال لیتے اور کہتے اس عمل سے نظر دور ہو جاتی ہے اور جب ہزار سے تعداد زیادہ ہو جاتی تو اس کی دوسری آنکھ بھی پھوڑ دیتے۔ عر۔ ایک بیماری تھی جو اونٹوں کو ہو جاتی تھی جرب کی طرح کی اس وقت اچھے اونٹوں کو داغ دیتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ عر کی بیماری سے یہ محفوظ رہیں گے۔ ضرب الثور عن البقر۔ جب گائے کا دانہ پانی چھوٹ جاتا تو بیل کی پٹائی کرتے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ جن بیلوں پر سوار ہو جاتے ہیں اور گایوں کو پانی سے روک دیتے ہیں۔ ہامۃ۔ ان کا گمان تھا کہ انسان اگر قتل کر دیا جائے اور اس کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس کے سر سے الو کی طرح ایک پرندہ نکلتا ہے جسے

ہامۃ کہتے ہیں اور جب تک مقتول کا بدلہ نہ لے لیا جائے اس کی قبر پر پکارتا رہتا ہے اسقونی اسقونی۔ صفر خیال کرتے تھے کہ جب انسان بھوکا ہوتا ہے تو اس کی پسلیوں کے سروں کو صفر کاٹتا ہے جو ایک سانپ ہے اور پیٹ میں ہوتا ہے ثنیۃ الضربہ (دو چوٹ مارنا) ان کا خیال تھا کہ سانپ ایک چوٹ میں مر جاتا ہے اور جب دوسری چوٹ پڑتی ہے تو زندہ ہو جاتا ہے مقتول پر رونے کا معاملہ یہ ہوتا تھا کہ کوئی عورت مقتول پر اس وقت تک نہیں روتی تھی جب تک اس کا بدلہ نہ لے لیا جاتا جب بدلہ لے لیا جاتا تو پھر وہ روتیں اور ان کی عجیب و غریب باتوں میں سے یہ باتیں خاص تھیں۔ رمی السن (زخم سے مامون ہونے کے لئے) اور سبقت لے جانے اور آگے بڑھ جانے کی علامت کے طور پر سینہ پر خضاب لگانا اور نصب الرایہ یعنی علامت کے لئے جھنڈے گاڑ دینا اور احسان و من کی علامت کے طور پر جزالنواصی یعنی پیشانی کے بال کاٹنا۔ اور (بزعم عدم تمام سفر) التفات کرنا اور جادو اور جن کے دفعیہ کے طور پر خرگوش کا ٹخنہ گھر میں لٹکانا اور گدھے کی آواز سے وباء کا شگون لینا اور نکاح المقت یعنی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرنا اسی طرح جادو کہانت، نجوم، اعضائے انسانی کے اوصاف سے استدلال کر کے آدمی کی پہچان یہ بات بنی مدلج کے ساتھ خاص تھی قدم کھر اور جوتے کے نشان سے کھوج نکالنا اور ان میں بعض ایسے لوگ بھی تھے جو زمین پر خطوط لگا کر مستقبل کی خبریں بتلایا کرتے تھے اور ان میں یہ رسم جاہلیت بھی تھی کہ پرندوں کو دھتکار کر یا پرندے اڑا کر شگون لیتے تھے اور ان میں بدشگونی اور فال لینے کا بھی رواج تھا اور جن چیزوں کے ذریعہ سے شگون لیتے تھے چھینک کوے اور اونٹ وغیرہ عجائب بھی شامل تھے اور تحقیق باطل کر دیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حقائق پر سے پردہ

خفاء کو کھولا پس حمد و ثنا لائق ہے خدا ہی کو بنا برآنکہ اس نے نجات دی ہم کو ان خرافات سے اپنے رسول امین کے طفیل سے حق تعالیٰ ہمارا خاتمہ آپؐ کے اتباع کے ساتھ فرمائے اور ہمارا حشر اسی پر ہو۔ آمین۔

الدرس الخامس والستون فی اسماء الشجعان فی الاسلام

الطبقة الاولی. الذین ادرکوا الجاهلیة والاسلام. حمزة بن عبدالمطلب رضی الله تعالیٰ عنه امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه خالد بن الولید سیف الله رضی الله تعالی عنه الزبیر بن العوام رضی الله تعالیٰ عنه. عمرو بن معد یکرب رضی الله تعالیٰ عنه. طلحة الاسدی رضی الله تعالی عنه. المقداد بن الاسود سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه ابودجانة الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه المثنی بن حارثة الشیبانی رضی الله تعالی عنه ابو عبید بن مسعود الثقفی رضی الله عنه عمار بن یاسر رضی الله عنه هاشم بن عتبه رضی الله تعالیٰ عنه مالك بن الحرث النخعی الاشتر رضی الله تعالی عنه القعقاء بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه. الطبقة الثانیة عبد الله بن الزبیر رضی الله تعالیٰ عنه عمیر بن الحباب السلمی سلمة بن عبدالملك بن مروان المعتصم الخلیفة العباسی ابراهیم بن الاشتر النخعی عبدالله الحر المهلب بن ابی صفرة.

الطبقة الثالثة. معن بن زائدة عمر وبن حنیف القاسم بن عیسیٰ بکر بن النطاح.

سبق نمبر ۶۵ دلاوران اسلام کے ناموں کے بیان میں

طبقہ اول۔ وہ حضرات جنہوں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو پایا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؓ حضرت خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ حضرت طلیحہ الاسدی رضی اللہ عنہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت ابو دجانہ الانصاری رضی اللہ عنہ حضرت مثنی بن حارثہ الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو عبیدہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضرت ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن الحارث النخعی الاشتری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت قعقاع بن عمرو رضی اللہ عنہ۔

طبقہ دوم حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن حازم رضی اللہ عنہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمیر بن الحباب السلمی سلمۃ بن عبدالملک بن مروان المعتصم خلیفہ عباسی ابراہیم بن اشتر نخعی عبداللہ بن الحر المھلب بن ابی صفرۃ۔

طبقہ سوم۔ معن بن زائدۃ عمرو بن حنیف قاسم بن عیسیٰ بکر بن نطاح۔

الدرس السادس والستون فى ذكر الاجواد

منهم علیؓ وطلحة بن عثمان و عائشةؓ و طلحةؓ بن عبيد الله و معاويةؓ وعدى بن حاتم، وعبدالله بن ابى بكرؓ وقيس بن سعد بن عبادة. وعبدالله بن جعفر والحسان وعبدالله بن عباس ومعن بن زائدة ويزيد بن المهلب. وال المهلب فى الدولة المروانية والبرامكة

في الدولة العباسية وعبدالله بن عتبة بن مسعود وابن مالك القشيري وابو البختري والحجاج والمستعين الخليفة والمامون الرشيد وابن معمر وفي الجاهلية حاتم وهرم بن سنان وخالد بن عبيدالله وكعب بن امامة الايادي.

سبق نمبر ٦٦ سخی لوگوں کے بیان میں

ان میں سے حضرت علیؓ طلحہ بن عثمانؓ حضرت عائشہؓ طلحہ بن عبیداللہؓ حضرت معاویہؓ عدی بن حاتمؓ عبداللہ بن ابی بکرؓ قیس بن سعد بن عبادہؓ عبداللہ بن جعفرؓ حضرت حسانؓ عبداللہ بن عباسؓ معن بن زائدہ یزید بن مہلب آل مہلب حکومت مروانیہ کے عہد میں برامکہ حکومت عباسیہ کے زمانہ میں عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ ابن مالک قشیری ابو البختری حجاج خلیفہ مستعین مامون رشید اور ابن معمر ہیں اور زمانہ جاہلیت کے حاتم ہرم بن سنان خالد بن عبیداللہ اور کعب بن امامۃ الایادی ہیں۔

الدرس السابع والستون في اخبار المعمرين

قال ابن الجوزي ان آدم عليه السلام عاش الف سنة وعاش ابنه شيث عم تسعمائة سنة وعاش ابنه مهلائيل ثمانمائة وخمساو تسعين سنة وعاش ابنه ادريس ثلثمائة سنة وخمسا وتسعين سنة وعاش ابنه تسعمائة واثنتين وستين سنة وعاش ابنه متوشلح تسعمائة وستين سنة واما ابنه نوح عليه السلام فروى عن عبدالله بن عباس رضي الله عنه انه قال عاش نوح عليه السلام الفاو اربعمائة وخمسين عاما. واما الخضر عليه السلام فهو اطول بني آدم عمرا. وذكر ان لقمان عليه السلام عاش ثلاثة آلاف و خمسمائة سنة. و عاش اكثم

بن صيفى ثلثمائة و ستين سنة وادرك الاسلام و عاش سطيح الكاهن سبعمائة سنة وعاش قيس بن ساعدة حكيم العرب سبعمائة سنة وعاش لبيد الشاعر مائة و عشرين سنة وادرك الاسلام. وعاش دريد بن الصمة مائة و سبعين سنة حتى سقط حاجياه على عينيه وادرك الاسلام ولم يسلم ومن المعمر بن عدى بن حاتم وزهير بن جنادة وذوالاصابع العذرى حكيم العرب عاشوا مائتين وعشرين سنة وسلمان الفارسى وعبدالمسيح قلت وقد رايت رجلا قويا سمينا اسود الشعر فى الكانفور يزعمون انه تجاوز المائة بل وخمسين وسمعت رجلافى كافرستان قدراى النبى صلى الله عليه وسلم وجرحه علىؓ والله اعلم.

سبق نمبر ۶۷ زیادہ عمر پانیوالے لوگوں کے اخبار کے بیان میں

علامہ ابن جوزیؒ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہزار سال عمر پائی۔ اور ان کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام نو سو سال تک زندہ رہے اور ان کے بیٹے مہلائیل نے آٹھ سو پچانوے سال عمر پائی اور ان کے بیٹے ادریس علیہ السلام تین سو پچانوے سال تک زندہ رہے اور ان کے بیٹے نو سو باسٹھ سال تک زندہ رہے اور ان کے بیٹے متوشلح نے نو سو سال تک اور ان کے بیٹے نوح علیہ السلام کے متعلق حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوںؓ نے کہا حضرت نوح علیہ السلام نے ایک ہزار چار سو پچاس سال عمر پائی۔ لیکن خضر علیہ السلام وہ تو سب سے زیادہ طویل العمر شخص ہیں اولاد آدم علیہ السلام کے اور بیان کیا گیا ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے

ساڑھے تین ہزار سال عمر پائی اور اکثم بن صیفی تین سو ساٹھ سال تک زندہ رہے ہیں اور انہوں نے اسلام کا زمانہ بھی پایا ہے اور سطیح کاھن سات سو سال تک زندہ رہا اور لبید شاعر معروف عرب نے ایک سو بیس سال عمر پائی اور اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور درید بن صمہ نے ایک سو ستر سال زندگی پائی یہاں تک کہ اس کے ابرو کے بال اس کی آنکھوں پر گر گئے تھے اور اسلام کا زمانہ بھی پایا لیکن اسلام نہیں لایا اور زیادہ عمر والے لوگوں میں سے عدی بن حاتم زہیر بن جنادۃ ذوالا صابع العذری حکیم عرب ہیں جنہوں نے دو سو بیس سال عمر پائی ہے لور اسی طرح حضرت سلمان فارسی لور عبدالمسیح بھی بہت زمانہ تک زندہ رہے میں کہتا ہوں کہ میں نے ایک بہت طاقت ور موٹے شخص کو شہر کانپور میں دیکھا جن کے بال سیاہ تھے اور لوگ اس کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ اس کی عمر سو سال بلکہ ڈیڑھ سو سال سے بھی متجاوز ہے اور میں نے کافرستان میں ایک شخص کے بارے میں سنا کہ اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے اور حضرت علیؓ نے اسے زخمی کیا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

الدرس الثامن والستون فی صناعات الاخیار

كان صلّى الله عليه وسلم يخيط ثوبه ويخصف نعله ويحلب شاته ويعلف ناضحه وقال سعيد بن المسيب كان لقمان الحكيم خياطا وكان داود عليه السلام يصنع دروع الحديد وفى صحيح مسلم مرفوعا كان زكرياء نجارافاياك والاستنكاف عن الحرفة الحلال فتقع فى الوبال والنكال.

سبق نمبر ۶۸ بزرگوں کے کاموں کے بیان میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے خود سی لیتے تھے اور اپنے جوتے میں خود تسمہ لگا لیتے تھے اور بکری کا خود دودھ دوہ لیتے تھے اور اپنی اونٹنی کو خود گھاس کھلایا کرتے تھے حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام درزی کا کام کرتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام آہنی زرہیں بنایا کرتے تھے اور صحیح مسلم میں یہ روایت مرفوعاً آئی ہے کہ حضرت زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے پس تو بچا اپنے کو حرفت اور کسب حلال کے اعراض سے جس سے تو گر جائے وبال اور عذاب میں۔

الدرس التاسع والستون فى من مات بالعشق

الحكايات فى ذلك كثيرة ونقتصر على واحد منها حكى الاصمعی قال بینما انا اسیر فی البادیة اذا مررت بحجر مکتوب علیه هذا البیت۔

ايا معشر العشاق بالله خبروا
اذاحل عشق بالفتى كيف يصنع

فکتبت تحته شعر۔

يدارى هواه ثم يكتم سره
ويخشع فى كل الامور ويخضع

ثم عدت فی الیوم الثانی فوجدت مکتوبا تحته شعر۔

وكيف يدارى والهوى قاتل الفتى
وفى كل يوم قلبه يتقطع

فکتبت تحته۔

اذالم یجد صبر الکتمان سره
فلیس له شئی سوی الموت انفع

ثم عدت فی الیوم الثالث فوجدت شابا ملقی تحت ذلك الحجر میتا فقلت لاحول ولاقوة الا بالله وقد کتب قبل موته شعر.

سمعنا اطعنا ثم متنا فبلغوا
سلامی علی من کان للوصل یمنع

سبق نمبر ۶۹ لوگوں کے بیان میں جو عشق کے ساتھ فوت ہوئے ہیں

اس بارے میں بہت سی حکایات ہیں لیکن ہم ان میں سے صرف ایک حکایت پر اکتفا کرتے ہیں اصمعی کا بیان ہے کہ میں ایک بار جنگل میں جارہا تھا کہ اسی دوران ایک پتھر پر میرا گذر ہوا اس پر یہ شعر لکھا تھا۔

ترجمہ۔ اے عاشقوں کی جماعت! خدا کے لئے ذرا خبر دو کہ جب جوان کو عشق لگ جائے تو پھر وہ کیا کرے اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بیت کے نیچے شعر لکھ دیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ ترجمہ۔ وہ مدارات کرے اپنی محبت کے ساتھ اور اپنا راز چھپائے اور ڈرتا رہے اپنے تمام معاملات میں اور عاجزی اختیار کرے پھر جب میں دوسرے دن واپس لوٹ کر آیا تو میں نے اس کے نیچے ایک شعر لکھا ہوا پایا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ۔ اور وہ کس طرح مدارات کرے جبکہ محبت جوان کو قتل کرنے والی ہے اور ردل کی حالت یہ ہے کہ وہ شب و روز پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر اس کے نیچے ایک بیت لکھی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ۔ اور جب اس شخص سے اپنے راز چھپانے پر صبر نہ ہو سکے تو پھر اس کے لئے موت سے زیادہ نافع اور مفید چیز کیا ہو سکتی ہے اتفاق سے جب میں تیسرے دن لوٹا تو ایک نوجوان کو پتھر مذکور کے نیچے مردہ پڑا ہوا دیکھا میں نے لاحول ولا قوة الا باللہ پڑھی اور اس مرنے والے نوجوان نے اپنے مرنے سے پہلے ایک شعر لکھا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے ترجمہ ہم نے سن کر اطاعت کر لی پھر ہم مر گئے بس تم پہنچا دو میرا سلام اس شخص کو، جو عاشق کو اپنے محبوب کے وصال کے لئے رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

الدرس السبعون فی ذکر بعض اهل الحلم

كان قيس بن عاصم احلم زمانه وقد اتوه مرة باخ له قد قتل ابنه فجاؤا به مكفوفا فقال ذعرتم اخى اطلقوه واحملوا الى ام ولدى ديته فانها ليست من قومنا ثم انشاء يقول شعر.

اقول للنفس تصبيرا وتعزية
احدى يدى اصابتنى ولم ترد
كلاهما خلف عن فقد صاحبه
هذا اخى حين ادعوه و ذاولدى

وكان معاوية رضى الله تعالىٰ عنه يعرف بالحلم قال له رجل ماشبه استك باست امك فقال ذاك الذى اعجب اباسفيان منها وحكى عن جعفر الصادق رضى الله تعالىٰ عنه ان غلاماله وقف بصب الماء على يديه فوقع الابريق من يد الغلام فى الطست فطار الرشاش فى وجهه فنظر جعفرؓ اليه نظر مغضب فقال يامولاى والكاظمين الغيظ قال قد كظمت غيظى قال والعافين عن الناس قال قد عفوت عنك قال والله يحب المحسنين قال اذهب فانت حر لوجه الله تعالىٰ.

سبق نمبر ۷۰ (بعض حلم والوں کے بیان میں)

قیس بن عاصم اپنے زمانہ کے بہت ہی حلیم ترین شخص تھے ایک دفعہ اس کے پاس ان کے بھائی کو لایا گیا جس نے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا تھا اور اس کے سامنے ایسی حالت میں لایا گیا کہ رسی سے بندھا ہوا تھا۔ قیس بن عاصم نے اسے دیکھ کر لوگوں سے کہا کہ تم نے میرے بھائی کو خوفزدہ کر دیا ہے اسے چھوڑ دو اور میرے بیٹے کی ماں کے پاس اس کی دیت لیجاؤ کیونکہ وہ ہماری قوم کی نہیں ہے پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔ ترجمہ۔ میں اپنے نفس سے صبر اور تسلی دینے کے لئے کہتا ہوں کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سے ایک نے مجھے تکلیف پہنچائی حالانکہ اس نے ارادۃً نہیں کیا دونوں جانشین تھے ایک دوسرے کے عدم موجودگی کے وقت یہ میرا بھائی ہے اور وہ میرا لڑکا ہے حضرت معاویہؓ حلم اور بردباری میں مشہور تھے ایک شخص نے ان سے کہا کہ تیرا سرین کس قدر مشابہ ہے تیری ماں کے سرین کے آپ نے نہایت بردباری اور ظرافت سے اس کے جواب میں فرمایا کہ ان کی اسی چیز نے تو ابو سفیان کو بھی تعجب میں ڈالا۔ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے حکایت ہے کہ ایک روز ان کا ایک غلام کھڑا ہوا آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا کہ اچانک غلام کے ہاتھوں سے لوٹا چھوٹ کر طشت میں گر گیا جس کی وجہ سے بہت سی چھینٹیں اڑ کر آپ کے چہرہ مبارک پر آلگیں آپ نے بہت غصے سے غلام کو دیکھا جس پر غلام نے فوراً کلام پاک کی یہ آیت پڑھی لور یوں مخاطب ہوا وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ یعنی غصہ کو پی جانے والے آپ نے جواب میں فرمایا "قد كظمت غيظى" یعنی میں نے اپنا غصہ پی لیا۔ پھر غلام نے یہ کہا "وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ" یعنی لوگوں سے عفوو ودرگذر کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا "قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ" یعنی میں نے

تجھے معاف کر دیا اب اس نے یہ کہا "وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ" یعنی اللہ تعالیٰ نیکو کاروں اور درگذر کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں آپ نے غلام سے فرمایا جاؤ تم خدا کی راہ میں آزاد ہو۔

الدرس الحادی والسبعون فی آداب الدعاء

وهی تجنب الحرام فی الماکل والمشرب والملبس والمکسب والاخلاص لله تعالیٰ وتقدیم عمل صالح وذکره عندالشدة والتنظف والتطهر والوضوء واستقبال القبلة والصلوة والجثو علی الرکب والثناء علی الله تعالی اولا واخرا والصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم کذلك وبسط الیدین ورفعهما وان یکون رفعهما حذ والمنکبین وکشفهما والتادب والخشوع والتمسکن مع الخضوع وان لایرفع بصره الی السماء وان یسال الله تعالیٰ باسمائه الحسنی وصفاته العلیٰ وان یجتنب تکلف السجع والا نغام وان یتوسل بالانبیاء والصلحاء والا عتراف بالذنب واختیار الادعیة الماثورة وتخیر الجوامع من الدعاء و ان یبد ابنفسه وان ید عو لوالدیه واخوانه المؤمنین وان لایخص نفسه بالدعاء ان کان اماما وان یسال بعزم وان یدعوبرغبة وان لایخرجه بجدواجتهاد وان یحضر قلبه ویحسن رجاء ه وان یکر رالدعاء واقله التثلیت وان یلح فیه وان لا یدعوبا ثم ولاقطیعة رحم وان لاید عوبا مرقد فرغ منه وان لایعتدی فی الدعاء بان یدعو بمستحیل اومافی معناه وان لا یتحجر وان یسال حاجاته کلها وتامین الداعی والمستمع ومسح وجهه بیده بعد فراغه وان لایستعجل بان یستبطی الاجابة ویقول دعوت فلم تستجب لی.

سبق نمبر ۱۷ آداب دعاء کے بیان میں

آداب دعاء یہ ہیں۔ کھانے پینے اور کمانے اور لباس میں حرام سے بچنا اخلاص قلب کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونا دعا سے پہلے کوئی عمل صالح کرنا اور سختی کے وقت عمل صالح کو یاد کر کے دعا کرنا پاک و صاف ہونا باوضو ہونا قبلہ رو ہو کر دعا کرنا دعا سے پہلے نماز پڑھنا۔ گھٹنے کے بل بیٹھنا دعاء کے اول و آخر میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دونوں ہاتھوں کو پھیلانا اور ان کو اٹھانا یہ اٹھانا مونڈھوں کے مقابل تک ہونا چاہیے اس طرح سے کہ ہاتھ کھلے رہیں اور ادب وعاجزی کے ساتھ محتاج بن کر دعا کرے آنکھیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی نہ ہوں اور اللہ سے اس کے اسماء حسنی اور صفات علیا کا واسطہ دیکر دعاء مانگے سجع اور قافیہ بندی سے بچے انبیاء وصلحاء کا وسیلہ دے کر اپنے گناہوں کا اقرار کر کے دعا کرے اور حتی الامکان ادعیہ ماثورہ میں جو جامع ہوں ان کو اختیار کر اپنی ذات سے شروع کر کے اپنے والدین اور ایمانی بھائیوں کے لئے دعا کرے اور اگر امام ہے تو دعا میں اپنی تخصیص نہ کرے بلکہ عام صیغے استعمال کر کے عزم و پختگی اور شوق و رغبت کے ساتھ درخواست کرے اور الفاظ زبردستی نکالنے کی کوشش کرے اگرچہ وہ یاد ہی ہوں اور خدا سے اچھی امید رکھتے ہوئے مسلسل یا کم از کم تین بار انتہائی الحاح وزاری کے ساتھ دعا کرے لیکن کسی گناہ یا قطع رحمی یا اس کے ہم معنی دعاء نہ کرے اور دعا کی حدود میں رہ کر محال یا اس کے ہم معنی چیز کے متعلق دعاء نہ کرے دعا میں تحجیر نہ کرے اور اپنی تمام ضرورتوں کو پیش کر دے اور سامع و داعی دونوں آمین کہیں اور فراغت کے بعد ہاتھوں کو چہروں پر ملیں اور اجابت دعاء میں جلد بازی نہ کرے مثلاً اس طرح کہے کہ دعائیں

میں نے بہت کی ہیں لیکن قبول نہیں ہوئیں یا قبولیت میں دیر ہوئی۔

الدرس الثانی والسبعون فی آداب الذکر والقران

قال العلماء ینبغي ان یکون موضع الذکر نظیفا خالیا وان یکون فمه نظیفا وان کان فیه تغیر ازاله بالسواك وان کان جالسا استقبل القبلة متخشعامتذ للابسکینة و وقار وحضور قلب یتدبر مایذکر ویتعقل معناه وان کان له وردفی وقت ففاته یتدارکه اذا امکنه واما آداب القرآن فآداب مطلق الذکر مع زیادة منها الترتیل والبکاء وتحسین الصوت والمحافظة علیه والدعاء عقیب الختم والا خلاص وان یتادب مع القرآن ویستحضر فی ذهنه انه یناجی ربه سبحانه فیقرأ علی حالة من یری الله فان لم یکن یراه فان الله یراه۔

سبق نمبر ۷۲ آداب ذکر و تلاوت قرآن کے بیان میں

علماء نے فرمایا ہے کہ ذکر کی جگہ پاکیزہ اور شورو شغف سے خالی ہونی چاہیے اور پڑھنے والے کا منہ بھی نظیف ہو اور اگر کچھ بدبو ہو تو مسواک کر کے اسے زائل کر دے اور بیٹھتے وقت قبلہ رو ہو کر خشوع تذلل سکون اور وقار اور حضور قلب کے ساتھ دعا کرے اور جو کچھ پڑھ رہا ہے اس میں غور و فکر کر کے اس کے معانی سمجھنے کی کوشش کرے اور اس کا کوئی مقررہ وظیفہ ہو اور وہ کسی وجہ سے چھوٹ گیا ہو تو جب بھی فرصت ملے اس کا تدارک کرے۔ آداب قرآن سو وہ وہی ذکر کے آداب ہیں کچھ زیادہ چیزوں کے ساتھ ان میں ترتیل رونا تحسین صوت اس پر مداومت ختم کے بعد دعا اخلاص اور یہ کہ اپنے ذہن میں قرآن کی تلاوت کرتے وقت یہ بات متحضر رکھے کہ خدا سے مناجات کر رہا ہوں اور ایسے شخص کے حال میں پڑھے جو

گویا خدا تعالی کو دیکھ رہا ہو کیونکہ اگر وہ خدا کو نہیں دیکھ رہا ہے لیکن خدا تو اسے دیکھ رہا ہے۔

الدرس الثالث والسبعون فی آداب المسجد

منها ان یقول عند دخوله اللهم افتح لی ابواب رحمتك ومنها ان یضع قدمه الیمنی فیه اولا ومنها ان یصلی فیه رکعتین ومنها ان لایحدث فیه ولا یبصق ولایتمخط ولایتکلم بکلام الدنیا الایسیرا ضروریا ومنها ان لاینام فیه بلاضرورة. ومنها ان لایقادفیه وان لاینشد فیه ضالة وان لایباع فیه وان لایتناشد فیه الاشعار الفضول وان یجنب الصبیان والمجانین والشراب. ومنها ان یزیل الرائحة الکریهة اذا دخل فیه ومنها ان یقم ویطیب وینظف ویجمر ویعطر ومنها ان لایرفع فیه الاصوات ومنها ان لا یزخرف کزخرفت الیهود والنصاری ومنها ان یعمر ظاهر اوباطنا ومنها ان یخرج قدمه الیسری منه اولا ویقول اللهم انی اسالك من فضلك.

سبق نمبر ۷۳ آداب مسجد کے بیان میں

مسجد کے آداب یہ ہیں کہ داخل ہوتے ہوئے اپنا دایاں پیر مسجد میں داخل کر کے یہ دعاء پڑھے اللھم افتح لی ابواب رحمتك۔ اور پھر داخل ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھ جائے اور مسجد میں بات کرنے تھوکنے ناک صاف کرنے اور دنیوی باتیں کرنے سے بدوں ضرورت پرہیز کرے۔ اور مسجد میں بلا ضرورت سونا نہ چاہئے نہ اس میں قصاص وغیرہ لیا جائے نہ گم شدہ چیزوں کو تلاش کیا جائے اور نہ اس میں خرید و فروخت کا معاملہ کیا جائے اور مسجد میں فضول اشعار پڑھنا بھی منع ہے۔

مساجد کو بچوں پاگلوں اور شراب و نشہ آور چیزوں سے دور رکھا جائے اور مسجد میں داخل ہونے سے پہلے بدبو کو زائل کر کے اور صاف و پاک رکھا جائے اور عطر یا دھونی میسر ہو تو استعمال کیا جائے اور مسجد میں آوازیں بلند نہ کی جائیں اور مساجد کی حد سے زیادہ تزئین و آرائش نہ کی جائے جس طرح یہود و نصاری اپنی عبادت گاہوں میں کرتے ہیں اور ان کو ظاہر و باطن میں آباد رکھا جائے اور جب ارادہ کرے نکلنے کا تو پہلے بایاں پاؤں نکال کر یہ دعاء پڑھے اللهم انی اسئلك من فضلك والله اعلم۔

الدرس الرابع والسبعون فی آداب المذکر والمستمعین

اما المذکر فلابد ان یکون عد لامحدثا مفسرا عالما بجملة کافیة من اخبار السلف وسیرتهم ویستحب مع ذلك ان یکون فصیحا لایتکلم مع الناس الاقدر فهمهم وان یکون ذاوجه ومروة وینبغی ان لایذکر الا غبا ولایتکلم وفیهم ملال بل اذاعرف فیهم الرغبة یقطع عنهم وفیهم رغبة وان یجلس فی مکان طاهر وان یبداء بحمدالله تعالیٰ والصلوة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ویختم بهما ویدعو للمومنین عموما وللحاضرین خصوصا ولایخص فی الترغیب والترهیب فقط وان یکون میسر الامعسرا ویعمم بالخطاب ولایخص طائفة دون طائفة وان لا یشافه بذم قوم اوالانکار علی شخص ولایتکلم بسقط وهزل ویأمر بالمعروف وینهی عن المنکر ولایکون امعة ویعلم صغار العلوم قبل کبارها ولیکن استمداده من الکتاب والسنة علی التاویل الظاهر واقاویل الصحابة وغیرهم من الصالحین

ولایذکرالروایات الموضوعة والقصص الجازفة وقصة کربلا والوفات ونحوذلك والمبالغة فی الترغیب والترهیب ولیعد کلامه مرتین اومرات ولیجتنب دقة الکلام واجماله واما آداب المستمعین ان یستقبلوا المذکر ولایلعبو اولا یلغطو اولایتکلموا فیما بینهم واذا عرض خاطر فلیسکت عنه فی المجلس الحاضر حتی اذا انقضی کلامه ساله وان کان دقیقا ساله فی الخلوة.

سبق نمبر ۴۷، وعظ کہنے والے اور سننے والوں کے آداب کے بیان میں

ضروری ہے کہ واعظ عادل محدث مفسر اور سلف کے حالات اور ان کے طریق کار کا علم کا رکھتا ہو اور مستحب ہیکہ فصیح ہو کہ لوگوں کو ان کی مقدار فہم سے زیادہ باتیں نہ بتاتا ہو اور وجیہ و وقار والا ہو مناسب ہے کہ کبھی کبھی وعظ کہہ دیا کرے اور لوگوں سے ایسی حالت میں بات نہ کرے جبکہ ان میں ملال و تعب ظاہر ہو بلکہ اس وقت ختم کر دے جبکہ ان میں سننے کا شوق و رغبت محسوس کرتا ہو اور طریقہ وعظ کہنے کا یہ ہے کہ پاک جگہ پر بیٹھ کر حمد و ثنا اور درود سے شروع کرے اور ختم بھی انہیں چیزوں پر کرے اور عامہ مومنین کے لئے عموماً اور حاضرین کے لئے خصوصاً دعا کرے اور وعظ کو صرف ترہیب و ترغیب میں منحصر نہ رکھے اور واعظ کو چاہیے کہ سخت گیر نہ ہو بلکہ لوگوں سے آسانی کرنے والا ہو اور خطاب کرتے وقت سب کی طرف دیکھے صرف مخصوص جماعت یا مخصوص فرد کو مخاطب نہ کرے اور نہ کسی ایک قوم کی بالمشافہ ملامت و مذمت کرے اور نہ کسی شخص معین پر نکیر کرے اور وعظ میں بے کار ولایعنی باتوں سے اجتناب

کرے نیک باتوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور چاہئے کہ لوگوں کا خوشامدی یعنی ابن الوقت نہ ہو اور بڑے علوم جاننے سے قبل چھوٹے علوم پر عبور رکھتا ہو اور استدلال کرتا ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تاویل ظاہر کے مطابق اور اسی طرح ارشادات صحابہؓ و صلحاء امت کے اقوال سے استعانت رکھتا ہو اور روایات موضوعہ اٹکل پچو قصے قصہ کربلا اور وفات وغیرہ کو بیان نہ کرے اور ترہیب و ترغیب میں مبالغہ آمیزی نہ کرے اپنے کلام کو دو یا تین دفعہ دہرا لے اور دقیق و مجمل باتوں سے پرہیز کرے سننے والوں کے آداب یہ ہیں کہ واعظ کے روبرو بیٹھیں اور لہو ولعب بے ہودہ باتیں اور آپس میں بات چیت میں نہ لگجائیں اور کسی کے ذہن میں کوئی شبہ پیدا ہو تو مجلس میں خاموش رہے اور جب کہنے والا اپنی بات پوری کر کے فارغ ہو جائے تو اپنا شبہ پیش کرے اور اگر دقیق بات ہو تو خلوت و تنہائی میں دریافت کرے۔

الدرس الخامس والسبعون فی آداب الطعام والضیافة

اغسل يدك وسم الله تعالیٰ وكل بيمينك ومما يليك وضع شفتيك عند المضغ ولاتلتفتن يمينا ولاشمالا ولاتلقمن بسكين ولاتجلس فوق من هو اشرف منك وارفع منزلا ولاتبصق فی الاماكن النظيفة ولا تنفخ فی الطعام والشراب ولاتاكل شديد الحرارة ولاتعب طعاما وكل ماسقط عنك وامط عنه الاذی ولاتتبع بصرك لقمة اخيك ولاتكثرمن الاكل والشرب واكرم ضيفك وادع من حضرك واخدم اضيافك واظهر لهم الغنی وليط الوجه ويتفقد دابتهم قبلهم ويحدثهم بماتميل اليه نفوسهم ويراعی خواطرهم ولاينام قبلهم ولايغضب علی احد بحضورهم ويريهم مكان الخلاء ولا يتاخرفی الطعام بل

يحضرها ماوجد ويشبع الى باب الدار ومن آداب الضيف ان لايعتذر بشبع بل ياكل ولو قليلا ولايسال عن غير القبلة وموضع قضاء الحاجة وان لايتطلع الى ناحية الحريم ولايخالفه اذا اجلسه فى مكان واكرمه ولايمتنع من غسل يديه ولاياخذ معه ولده الصغير ويجتنب قبح المواكلة وفضول الامور ولايتامر عليه ولايعطى السائل من مائدة غيره ولايرده ولاترفع يدك قبل صاحبك ويحمد الله تعالىٰ بعد الاكل.

سبق نمبر ۷۵ کھانا کھانے اور مہمانی کے آداب کے بیان میں

جب کھانا کھانے کے لئے بیٹھو تو سب سے پہلے ہاتھ دھو کر بسم اللہ پڑھو اور سیدھے ہاتھ سے اپنے قریب والے برتن سے کھانا تناول کرنا شروع کرو اور کھاتے وقت جب لقمہ منہ میں چباؤ تو دونوں ہونٹوں کو ایک ساتھ ملالو اور دوران طعام دائیں بائیں مت دیکھا کرو اور چھری کانٹے کے ذریعہ لقمہ نہ اٹھاؤ اور جو شخص شرافت اور قدر و منزلت کے اعتبار سے بلند ہے اس کی جگہ سے اوپر ہو کر بھی مت بیٹھو اور نہ پاکیزہ صاف ستھری جگھوں میں تھوکو اور کھانے پینے کی چیزوں میں مت پھونکو اور سخت گرم کھانا نہ کھاؤ اور نہ کھانے میں کوئی عیب نکالو اور اگر کچھ کھانے میں سے گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالو اور اپنے ساتھ کھانے والے کے لقمہ کی طرف نہ دیکھو اور کھانے پینے میں حد اعتدال سے ہرگز نہ بڑھو اور اپنے مہمان کی تعظیم و تکریم کرو اور حاضرین مجلس کو بھی کھانے کی طرف دعوت دو۔ مہمانوں کی خدمت کرو ان کے سامنے غنا اور خوشروئی ظاہر کرو۔ اور ان کی سواریوں کی خبر گیری کرو اور میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے ایسی گفتگو کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اور ہر حال میں اس کی رعایت مد نظر ہو نہ اس سے پہلے سوئے نہ اس کے سامنے کسی پر غصہ ہو اور اسے

بیت الخلاء دکھلا دے اور کھانے میں تاخیر نہ کرے بلکہ جو حاضر ہو وہ پیش کر دے اور جاتے وقت دروازہ تک اسے رخصت کرے آداب مہمان یہ ہیں کہ بلاوجہ میزبان سے سیر ہونے کا عذر نہ کرے بلکہ ان کی دل جوئی کے لئے کچھ نہ کچھ کھا ہی لے اور بیت الخلاء اور جانب قبلہ کے علاوہ کوئی اور سوال نہ کرے اور اس کے حریم خانہ کی طرف نہ جھانکے اور جب میزبان اسے کسی جگہ بٹھا دے تو انکار نہ کرے بلکہ جہاں کہے وہیں بیٹھ جائے اور ہاتھ دھونے سے منع نہ کرے اور نہ اپنے ساتھ اپنے چھوٹے بچوں کو لے جائے۔ اور نہ بری طرح کھانا کھائے اور فضول کام اور باتوں سے بچے اور نہ صاحب خانہ پر حکمرانی کرے اور کسی بھی سائل اور فقیر کو میزبان کے دسترخوان سے دینے سے اجتناب کرے اور نہ خود سائل کو رد کر دے بلکہ میزبان ہی اس کو لوٹا دے گا اور کھانے میں اپنے ساتھی سے پہلے برتن سے ہاتھ نہ اٹھائے اور جب کھانے کھانے سے فارغ ہو جائے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

الدرس السادس والسبعون فی بعض آداب اللباس والطیب

قال حکیم لابنه ایاك ان تلبس مایدیم الملانظره الیك به وقال افلاطون الصبغ الشقائقی والروائح الزعفرانیه تسکن الغضب والصبغ الیاقوتی والروائح الوردیه تحرك السرورو اذاقرب اللون الاحمر الی اللون الاصفر تحرکت القوة العشقیه واذا مزجت الحمرة بالصفرة تحرکت القوة الغریزیة واذا مزجت التفاحیة بالحمرة تحرکت الطبائع کلها وکان مصعب بن الزبیر یقول لکل شئی راحة وراحة البیت

كنسه وراحة الثوب طيبه وقال جالينوس المسك يقوى القلب والعنبر يقوى الدماغ والكافور يقوى الرئه والعود يقوى المعده.

سبق نمبر ۷۶ لباس اور خوشبوؤں کے چند آداب کے بیان میں

ایک حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ایسے کپڑوں کے پہننے سے اجتناب کر جن کی وجہ سے لوگوں کی نظریں تم پر لگی رہیں افلاطون نے کہا کہ شقائقی رنگ (سرخ رنگ) اور زعفران کی خوشبوئیں غصہ کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں اور یاقوتی رنگ اور گلاب کی خوشبوئیں مسرت اور خوشی کو بھڑکا دیتی ہیں اور جب سرخ و زرد قریب ہوتے ہیں تو قوۃ عشقیہ برانگیختہ ہو جاتی ہے اور سرخی زردی میں مل جاتی ہے تو قوۃ غزیز بھڑک اٹھتی ہے اور جب سیب کا رنگ سرخی کے ساتھ مل جاتا ہے تو تمام طبعیتیں برانگیختہ ہو جاتی ہیں حضرت مصعب بن زبیر فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی ایک راحت ہے گھر کی راحت اس کا جھاڑو دینا اور کپڑے کی راحت اسے خوشبو لگانا ہے جالینوس کہتا ہے کہ مشک دلوں کو قوت دیتا ہے عنبر دماغ کو قوت بخشتا ہے کافور پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے اور عود (خوشبو دار لکڑی) معدہ کو تقویت پہنچاتی ہے۔

الدرس السابع والسبعون فى آداب المشورة

قال جعفر بن محمد لاتكونن اول مشيراواياك والراى الخطير وتجنب ارتجال الكلام ولاتشيرن على مستبد برائه ولا على متلون ولاعلى لجوح وقيل ينبغى ان يكون المستشار صحيح العلم مهذب الراى وكان اليونان و الفرس لايجمعون وزراء هم على امر يستشير ونهم فيه وانما يستشيرون الواحد منهم من غيران يعلم

الاخرلان فی الاجتماع منافسة وتطاعنا و تحاسد اومعارضة وتعريضا للسر للاذاعة وقيل اذا اشارعليك صاحبك برای ولم تحمد عاقبته فلاتلمه ولاتشاور لجائع ولا العطشان ولا معلما ولا كثير القعود مع النساء ولا صاحب حاجة يريد قضاء هاولا خائفاولا حاقنا ولاجاهلا ولا حسود اولامرائيا ولاجبانا ولابخيلا۔

سبق نمبر ۷۷ آداب مشورہ کے بیان میں

حضرت جعفر بن محمد کا قول ہے کہ جس شخص سے کوئی مشورہ لیا جائے تو اس کو اور لوگوں کے مشورہ دینے سے پہلے خود پہل نہ کرنی چاہیے مشورہ میں اور رائی خطیر (بڑی رائے) سے بھی بچنا چاہیے اور اپنے مخاطب سے بے سمجھے اچانک بولنے اور مستقل بالرائے (خود رائے) کو مشورہ دینے سے اجتناب کر اور کسی متلون مزاج جھگڑالو شخص کو مشورہ نہ دے اور مناسب ہے کہ مستعار (جس سے مشورہ لیا جاتا ہو) علم صحیح رکھتا ہو اور صاحب رائے مہذب ہو اہل یونان و اہل فارس جب کسی معاملہ میں کوئی مشورہ کرتے تو اپنے تمام وزراء کو جمع کر کے مشورہ نہیں کرتے تھے بلکہ ان میں ہر ایک سے اس طرح مشورہ کرتے کہ دوسرے کو معلوم نہ ہو اس لئے کہ سب کو جمع کرنے میں مسابقت ایک دوسرے پر طعن بازی آپس میں حسد تعریض و معارضہ اور افشاء راز کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اور جب تجھ سے تیرا ساتھی اپنی رائے کے متعلق مشورہ کرے اور تو اس کی رائے کے انجام کو بہتر اور اچھا نہیں سمجھتا تو تو اس کو اس پر ملامت نہ کر اور بھوکے سے مشورہ نہ لیا جائے اور نہ پیاسے سے و استاد سے نہ عورتوں کے ساتھ میل جول رکھنے والے سے نہ کسی ایسے ضرورت مند سے جو اپنی حاجت برآری چاہتا ہو اور نہ کسی خوفزدہ کینہ ور جاہل حاسد ریاکار بزدل بخیل سے مشورہ لیا

جائے۔

الدرس الثامن والسبعون فی آداب المجالس

هی البشاشة وحسن الخلق والادب والمصافحة وقت اللقاء والاعانة علی الحوائج والرمق بطرفه الی صاحبه اذا اقبل والتوسیع له اذاجلس والاصغاء له اذا حدث وینبغی ان لایقبل بحدیثه علی من لایقبل علیه ویتعین علیه ان یحدث المستمع علی قدر عقله ولایبتدع کلا مالا یلیق بالمجلس واذا ورد علیه من المتکلم ماکان مربسمعه اولا ان لایقطع علیه مایقوله بل لیسکت الی ان یستوعب القول منه وعدواذلك من باب الادب ولعله اذا صبر و سکت استفادمن ذلك زیادة فائدة لم تکن فی حفظه ولیراع الفاظحدیثه واذا حدثت القوم فلاتقبل علی واحد منهم ولکن اجعل لکل واحد منهم نصیبا ولاتنظر فی عطفیك ولاتکثر الالتفات ولاتقف علی الجماعات واذا جلست فلا تتکبر علی احد و تحفظ من تشبیك اصابعك ومن العبث بلحیتك ومن اللعب بخاتمك وتخلیل اسنانك وادخال اصابعك فی انفك وکثرة بصاقك ولاتجالس العامه فان فعلت فآداب ذلك ترك الخوض فی حدیثهم وقلة الاصغاء الی اراجیفهم والتغافل عما یجری من سوء الفاظهم وایاك وکثرة المزاح.

سبق نمبر ۷۸ آداب مجلس کے بیان میں

مجلس کے آداب یہ ہیں خوش روئی حسن خلق ادب کا لحاظ وقت ملاقات مصافحہ حوائج میں بقدر وسعت امداد کرنا اور جب کوئی شخص آرہا ہو تو اس کے راستہ کو دیکھنا اور بیٹھنے کے وقت اس کے لئے جگہ میں توسع کرنا اور

بات کرنے کے وقت اس کی طرف متوجہ ہونا اور مناسب یہ ہے کہ ایسے شخص کی طرف مخاطب نہ جو اس کی طرف متوجہ نہ ہو اور ایسی بات شروع نہ کرے جو مجلس کے مناسب نہ ہو اور اگر کسی کے دل میں کوئی شبہ ہو جائے متکلم کی بات سے خواہ اس کو سنے یا نہ سنے تو سننے والے کو چاہیے کہ اس کی بات کو درمیان میں قطع نہ کرے بلکہ خاموش رہے یہاں تک کہ اس کی بات پوری ہو جائے علماء نے اس کو باب ادب میں شمار کیا ہے کیونکہ اگر وہ خاموش ہو کر صبر کرے گا تو بہت ممکن ہے کہ اسے زیادہ استفادہ کرنے کا موقع ملے اور ایسی بات معلوم ہو جو اسے پہلے معلوم نہ تھی اور ضروری ہے کہ اس کی بات کے الفاظ کو یاد کرے خطاب کرنے والے پر لازم ہے کہ جب ایک قوم سے کلام کر رہا ہو تو ان میں صرف ایک کو مخصوص نہ کرے بلکہ ان میں ہر ایک کو شریک کرے اور دائیں بائیں نہ دیکھے نہ زیادہ التفات کرے اور نہ مختلف جماعتوں پر کھڑا ہو اور جب بیٹھ جائے تو کسی پر بڑا بن کر نہ بیٹھے اور انگلیوں کے چٹخانے سے اجتناب کر اور اپنی ڈاڑھی کے ساتھ کھیلنے سے اپنی انگوٹھی سے کھیلنے سے اور اپنے دانتوں کو خلال کرنے سے اور اپنی ناک میں انگلی دینے سے اور زیادہ تھوکنے سے اور عوام الناس کے ساتھ زیادہ نشست و برخاست نہ رکھ اور اگر تو اس کو کر پائے تو اس کے آداب یہ ہیں کہ ان کی باتوں کی طرف دھیان نہ کر اور کم توجہ کر ان کی بکواسوں کی طرف اور غفلت اختیار کر ان کی بری باتوں سے اور بچا اپنے کو کثرت مزاح سے۔

الدرس التاسع والسبعون فی آداب السفر

علیکم بالدلجة ویکره ان یسافر الرجل فی غیر رفقة ولیؤمر احدهم ویستحب الخروج لیوم السبت اوالخمیس ویجتنب الطریق

اذانزل وليعجل الرجوع اذاقضى حاجة ولايفاجئى اهله ويراعى الرفقة والمركب۔

سبق نمبر ۷۹ سفر کے آداب کے بیان میں

تاریکی میں سفر کرنے کو لازم پکڑو اور بغیر کسی ساتھ کے سفر کرنا مکروہ ہے اور ساتھیوں میں سے کسی ایک کو امیر بنا دو اور مستحب ہے کہ سفر کے لئے ہفتہ یا جمعرات کو نکلے اور منزل کرتے وقت راستے سے اجتناب کیا جائے اور ضرورت پوری ہو جائے تو وطن جلد آنے کی کوشش کرے اور اپنے گھر والوں کے پاس اچانک نہ آوے اور دوران سفر اپنے اور ان کی سواریوں کی رعایت رکھے۔

الدرس الثمانون فى آداب الموت

يوجه المحتضر الى القبلة ان لم يتعسر والا فكما تيسر ويلقن بذكر الشهادتين عنده من غير امره بهما لئلا يفجر ويندب قراء ة يسين ولايذكر عنده شئي من امور الدنيا الامالابد منه شرعا من رب الودائع و الديون وغيرها ولااحد من اهله الا ان يهوى لقاء احدفيحضره عنده ثم يبعده عنه ولاشئى من الخوف والعذاب بل يذكره الرحمة والمغفرة ولايجتمعون عليه ولايرفعون اصواتهم بالبكاء فيشوش قلبه بل يبقى عنده عددقليل من الصلحاء ويدعون له بسلامة الايمان والحفظ عن الشيطان ولايشيعون ماظهر عنه ممالا يرضى حملا على زوال عقله ثم اذامات يعجل فى تجهيزه ودفنه ولايجصص قبره ولايبنى عليه ولايكسى بالثوب والرياحين ولايتخذ الاطعمة المرسومة فى اليوم الثالث والعشر وغير هما لان مبنا ها على

الریاء نعم ما کان بغیر ریاء ولا من مال صغیر ولا غائب ولا التزام قید اورسم فلاباس به مدة التعزیة مدة الصدمة.

سبق نمبر ۸۰ موت کے آداب کے بیان میں

قریب الموت شخص کو قبلہ رو لٹایا جائے اگر اس طرح لٹانا مشکل نہ ہو ورنہ جس طرح آسانی کے ساتھ ممکن ہو اور اس کو شہادتین کی تلقین کی جائے مگر اس کو پڑھنے کا حکم نہ کیا جائے کیونکہ اس وقت موت کی تکلیف سے انکار کر بیٹنے کا خطرہ ہے اور مستحب یہ ہے کہ سورہ یٰسٓ پڑھی جائے اور دنیوی امور میں سے کوئی چیز اس کے سامنے بدوں ضرورت شرعی ذکر نہ کی جائے مثلاً امانتیں اور قرضے وغیرہ کا ذکر تو ضرورت شرعی میں داخل ہے اس لئے اس کی گنجائش ہے اس کے گھر والوں میں سے کسی شخص کا اس کے سامنے ذکر نہ کیا جائے ہاں اگر وہ خود ہی کسی کی ملاقات کی خواہش ظاہر کرے تو اسے اس کے سامنے حاضر کر دیا جائے پھر اسے تھوڑی دیر میں دور کر دیا جائے اور نہ اس کے سامنے کسی قسم کے خوف و عذاب کا ذکر کیا جائے بلکہ اس کے سامنے رحمت و مغفرت کا ذکر کیا جائے نہ لوگ اس کے پاس جمع ہوں اور نہ اس کے پاس رونے کی آواز بلند کریں کہ جس سے اس کا دل مشوش ہو بلکہ اس کے پاس نیک لوگ بیٹھے رہیں اور اس کی سلامتی ایمان اور شیطان سے حفاظت کی دعا کرتے ہیں اور اگر کوئی نامناسب بات اس سے ظاہر ہو تو اس کا عام چرچا نہ کیا جائے بلکہ اس سے اس کے زوال عقل پر محمول کیا جائے پھر جب وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تدفین میں جلدی کی جائے نہ اس کی قبر کو چونہ وغیرہ لگایا جائے نہ اس پر کوئی تعمیر بنائی جائے اور نہ اس کی قبر کو کپڑوں اور پھولوں کی چادریں پہنائی جائیں اور نہ تیسرے دسویں وغیرہ کے دنوں میں طعام اور دیگر ناجائز رسوم

کا انتظام کیا جائے اس لئے کہ ان سب کی بنیاد ریاء پر ہے البتہ جو بغیر ریاء کے ہو اور صغیر و غائب کے مال سے نہ ہو اور نہ اس میں کسی قید و رسم کا التزام ہو تو پھر گنجائش ہے اور تعزیت کرنے کی مدت صدمہ کے وقت تک ہے۔

الدرس الحادی والثمانون فی حقوق الزوجین

قال الله تعالی ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف وللرجال علیهن درجة واوصت امراة ابنتها لیلة دخول زوجها علیها فقالت ای بنیة انك مفارقة بیتك الذی خرجت وعیشك الذی درجت الی رجل لم تعرفیه وقرین لم تالفیه فكونی له امة لیكون لك عبدا واحفظی له خصالا عشرا یكن لك ذخرا فاما الاولی والثانیة فالرضا بالقناعة وحسن السمع له والطاعة واما الثالثة والرابعة فالتغقد لموضع عینیه وانفه فلاتقع عینه منك علی قبیح ولایشم انفه عنك الااطیب الریع واما الخامسة والسادسة فالتفقد لوقت طعامه ومنامه فان شدة الجوع ملهبة وتنغیض النوم مغضبة واما السابعة والثامنة فالاحر از لماله والا رعاء علی حشمه وعیالیه. واما التاسعة والعاشرة فلاتعصی له امرا ولاتفشی له سرا فانك ان خالفت امره اوغرت صدره وان فشیت سره لم تامنی غدره وایاك ثم ایاك والفرح بین یدیه اذاكان مهتما والكابة لدیه اذاكان فرحا ویجب علیها ان لاتابی اذا دعیت الی الفراش وتطیع بعلها ولاتخونه فی نفسها وماله ویجب علیه ان یطعمها اذا طعم ویكسوها اذا اكتسی ولایضربها الا ان یضطر ولیجتنب الوجه ولایقبحها ولایهجرها الافی البیت ویصبر علی سوء خلقها واعوجاج طباعهاویداریها ویعلمها احكام الدین ولایكلفها مالا یطاق ولایعجل

لها بالطلاق

سبق نمبر۸۱ میاں بیوی کے حقوق کے بیان میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ عورتوں کے اتنے ہی حقوق ہین مردوں پر جتنے کہ مردوں کے حقوق ہوتے ہیں عورتوں پر لیکن مردوں کو ان پر ایک گونہ فضیلت حاصل ہے۔ ایک عورت نے اپنی بیٹی کے شب زفاف کے وقت اسے وصیت کی اور اس سے کہا کہ اے پیاری بیٹی اب تو اپنے گھر کو چھوڑ رہی ہے جس میں سے تو نکلی ہے اور اپنی اس زندگی سے جس میں تو ترقی کرتی رہی ہے اور اب ایسے شخص کی طرف جارہی ہے جس کو تو پہچانتی نہیں ہے، اور ایسے ساتھی کی طرف جس کے ساتھ تو مانوس نہیں ہے پس تو اس کی باندی بن جانا کہ وہ تیرا غلام بنے اور اس کے لئے دس خصلتوں کو یاد رکھو جو تیرے لئے بہترین ذخیرہ بنیں گی پہلی اور دوسری یہ کہ قناعت پر راضی رہنا اور حسن و خوبی کے ساتھ اس کی باتیں سن کر اطاعت کر لینا اور تیسری چوتھی خصلت یہ ہے کہ ہر وقت اس کی آنکھوں اور ناک کے مواضع کی خبر لیتی رہنا کہیں اس کی نظر تیری کسی قبیح اور ناپسندیدہ کام پر نہ پڑنے پائے اور اس کی ناک تجھ سے سوائے خوشبو کے اور کوئی چیز نہ سونگنے پائے اور پانچویں اور چھٹی یہ ہے کہ اس کے وقت طعام اور نیند کی خبر گیری رکھنا اس لئے کہ شدت بھوک مشتعل کرتی ہے اور بے خوابی غصہ کا سبب ہوتی ہے اور ساتویں آٹھویں خصلت یہ ہے کہ اس کے مال کی مکمل جمع آوری اور حفاظت کیا کر اور اس کے خادموں اور بچوں کی نگرانی کر اور نویں اور دسویں خصلت یہ ہے کہ نہ اس کے کسی حکم کی نافرمانی کر اور نہ اس کے رازوں کو فاش کر اس لئے کہ اگر تو نے اس کے حکم کی مخالفت کی تو تو اس کے دل کو غصے سے بھڑکا دے گی

اور اسے اپنے اوپر غضب ناک کرے گی اور اگر اس کے راز کو ظاہر کرے گی تو اس کی بیو فائی سے مامون نہیں رہ سکتی اور خبردار ہو تو کیونکہ خوشی اسی کے ساتھ وابستہ ہے اگر وہ خوش ہے اور غم بھی اسی سے ہے اگر وہ ناخوش ہے اور عورت پر واجب ہے کہ جب شوہر اسے بلائے تو انکار نہ کرے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے اور اس کی جان و مال میں خیانت نہ کرے اور شوہر پر واجب ہے کہ اپنی بیوی کو کھلائے جب خود کھائے اور اسے پہنائے جب وہ پہنے اور اسے مار پیٹ نہ کرے مگر جب مجبور ہو جائے لیکن چہرہ پر مارنے سے اجتناب کرے اور اسے برا بھلا نہ کہے نہ اسے چھوڑ دے مگر اپنے گھر ہی میں اور صبر کرے اس کی بد اخلاقیوں پر اور اس کی طبیعت پر اور اس کے ساتھ مدارات اور اچھے سلوک کا برتاؤ کرے اور اس کو احکام دین سکھاتا رہے اور اس سے اس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لے اور اس کو طلاق دینے میں عجلت سے کام نہ لیا جائے۔

الدرس الثانی والثمانون فی حقوق الوالدین والاولاد

وقضی ربك ان لاتعبدوا الاایاه وبالوالدین احسانا امایبلغن عندك الكبراحد هما اوكلاهما فلاتقل لهما اف ولاتنهر هما وقل لهما قولا كریما واخفض لهما جناح الذل من الرحمَة وقل رب ارحمهما كمار بیانی صغیرا وقد طلق عبدالرحمن بن ابی بكرؓ عشیقته عاتكة لرضا ابیه ثم كا دان یهلك جزعا علیها فسمعه ابوه یو مایقول وهولایراه.

فوالله ماانساك ماذر شارق
وماناح قمری الحمام المطوق
فلم ار مثلی طلق الیوم مثلها

ولا مثلها فی غیر شئی یطلق
لها خلق و دین و بمحته
وخلق سوی فی الحیاء ومنطق

فرق له وامره ان یراجعها واما ما للاولاد فان یتخیر للنطقة ولایسترضع الحمقاء ولاسیئة الخلق وان یودبه ویوده ویعطیه احیانا من المال کیلایسرق لکن لایبسط علیه کیلایفسق ویعلمه فی الصغر احکام الدین والاداب ویعلمه الاسماء الحسنی اذا صلح للنطق ویزوجه اذابلغ الی غیر ذلك.

سبق نمبر ۸۲ ماں باپ اور اولاد کے حقوق کے بیان میں

ترجمہ۔ اور آپ کے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو اور تم ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کرو۔ اگر تیرے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کو پہنچ جاویں سو ان کو کبھی ہوں بھی مت کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمایئے جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا پرورش کیا چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی معشوقہ عاتکہ کو اپنے باپ کی رضا مندی کی خاطر طلاق تک دیدی اور انہوں نے اس پر بہت صبر کیا حتی کہ قریب تھا کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا اور وہ اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالتے اور بعض اوقات بیوی کی جدائی میں اشعار تک کہا کرتے تھے ایک دن کچھ اشعار اپنی بیوی کی جدائی میں کہہ رہے تھے کہ ان کے والد نے سن لئے اور ان کو خبر بھی نہ تھی کہ میرے والد سن رہے ہیں پھر قریب تھا کہ وہ جزع فزع

کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں پس ان کے باپ نے ایک دن ان کو کچھ کہتے ہوئے سنا درآں حالانکہ وہ ان کو نہیں دیکھ رہے تھے وہ کہہ رہے تھے۔ ترجمہ۔ خدا کی قسم جب تک سورج طلوع ہو رہا ہے اور جب تک طوق والے کبوتر کی قمری نوحہ کر رہی ہے میں تجھے نہیں بھولوں گا۔ ترجمہ۔ میں نے اپنے جیسا کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے اس جیسی عورت کو طلاق دی ہو اور نہ اس جیسی عورت کو دیکھا جو بغیر کسی چیز کے طلاق دی گئی ہو۔ ترجمہ۔ اس کے پاکیزہ اخلاق ہیں اور دینداری اور حسب نسب والی ہے اور معتدل اخلاق والی ہے اور شرم و حیا والی ہے۔ ان اشعار کے سننے کے بعد ان کے والد پر رقت طاری ہوئی اور انہیں حکم دیا کہ وہ رجوع کر لیں اور اولاد کے لئے والدین پر یہ آداب ہیں کہ بچوں پر بیوقوف عورت کو مامور نہ کرے اور نہ بد اخلاق عورت کو اور ان کو ادب سکھائے اور ان سے پیار و محبت کرے اور کبھی کبھی بچہ کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرے تاکہ وہ چوری نہ کرنے لگے لیکن اتنا زیادہ نہ دے کہ وہ خراب ہو کر فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے اور بچپن میں اسے دین کے احکام و آداب کی تعلیم دے اور جب بچہ میں بولنے کی صلاحیت پیدا ہو تو اسے اسماء حسنٰی کی تعلیم دے کر یاد کرائے اور جب بالغ ہو تو اس کی شادی نکاح کرائے۔

الدرس الثالث والثمانون فی حقوق الاقارب

وات ذا القربی حقه یقال حق الاقارب اعظام الاصغر للاکبر وحنو الاکبر علی الاصغر وقال علی اکرم عشیرتك فانهم جناحك الذی به تطیر فانك بهم تصول وبهم تطول وهم العدة عند الشدة اکرم کریمهم وعد سقیمهم واشرکهم فی امورك ویسر عن معسرهم.

سبق نمبر ۸۳ رشتہ داروں کے حقوق کے بیان میں

حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں وات ذالقربى حقه ترجمہ (اور دو رشتہ دار کو اس کا حق) کہا جاتا ہے کہ رشتہ داروں کا حق یہ ہے کہ چھوٹے بڑوں کی تعظیم و تکریم کریں اور بڑے چھوٹوں پر شفقت و محبت کا معاملہ کریں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اپنے قبیلہ کے لوگوں کی عزت اور احترام کر اس لئے کہ وہ تیرے پر ہیں جن سے تو اڑتا پھرتا ہے اور تو انہیں کے ذریعہ دشمن پر حملہ کرتا ہے اور طویل عمر پاتا ہے اور یہی سامان ہیں سختی اور بے سرو سامانی کے وقت ان میں سے شریف لوگوں کی تکریم و تعظیم کر اور بیماروں کی بیمار پرسی کر انہیں اپنے معاملات میں شریک کر اور ان کے تنگدستوں محتاجوں پر آسانی کر۔

الدرس الرابع والثمانون فى حقوق الجار

هواعم من ان يكون فى الحضر اوالسفرا وفى العلم اوفى العمل فمنها ان لايوذيه ومنها ان يهدى اليه ومنها ان يتعاهده فى الباساء والضراء ومنها ان يتحمل بعض اذاه ومنها ان لايخذله ونحوملك.

سبق نمبر ۸۴ ہمسایہ کے حقوق کے بیان میں

ہمسایہ یہ عام ہے خواہ حضر میں ہو یا سفر میں علم میں ہو یا عمل میں ہمسایہ کے حقوق میں سے حق یہ ہے کہ اسے تکلیف اور ازیت نہ پہنچائی جائے اور یہ بھی ہے کہ اس کو تحفہ دیدیا کرے اور یہ ہے کہ خوشی و ناخوشی راحت و مصیبت میں اس کی خبر گیری کیا کرے اور یہ ہے کہ اس کی کچھ ازیتیں بھی برداشت کر لیا کرے اور ہمسایہ کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ

اسے بے یار ومددگار نہ چھوڑے حتی الوسع مدد اور اعانت کرتا رہے۔

الدرس الخامس والثمانون فی حقوق الاستاذ

یتسوك ویتنظف اذاحضر عنده ویتادب به ویوقره ویصغی الیه بشر اشرقلبه ویبعیه وینسب التقصیر الی نفسه فیما لایفهم ولا یذکر عنده قولا مخالفاله ویذب عنه وان لم یقدر یعتزل ویخصصه بالسلام بعد السلام العام الافی اثناء الکلام ولایکثر الضحك عنده ولا الکلام ولایتوجه الی غیره فی مجلسه ویتحمل جفاءه ولایترکه لغلظه ولایسئی الاعتقاد معه بل یؤول اقواله وافعاله ولایکلفه الدرس اذامل اوهم اونعس اوضجر اولم یحضر قلبه لشئی اوجاع اوعطش ولا ینسی حقوقه بظهر غیبه ویسر قلبه بالهدایا والمکاتبات احیانا ویدعو له حیا ومیتا ویزوره بعض حین.

سبق نمبر ۸۵ استاد کے حقوق کے بیان میں

مسواک اور نظافت و پاکیزگی حاصل کر کے اس کے پاس حاضر ہو اور ہر وقت ادب سے پیش آئے اس کی تعظیم و توقیر کرے حضور دل سے اس کی طرف متوجہ ہو اس کی باتوں کو دل میں محفوظ کرے جو کچھ اس کے سمجھ میں نہ آتا ہو اس کی کوتاہی اپنی طرف کرے استاد کے مخالف کوئی بات نہ کرے بلکہ اس کی طرف سے مدافعت کرتا رہے اگر قدرت ہو ورنہ ایسی مجالس سے جس میں استاد کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں حتی الامکان دور رہنے کی کوشش کرے اور عمومی سلام کے بعد اسے خصوصی سلام بھی کرے بشرطیکہ اثناء گفتگو میں نہ ہو اور اس کے پاس زیادہ نہ ہنسے نہ زیادہ بات کرے اور نہ اس کی مجلس میں اس کے علاوہ کسی طرف توجہ کرے اور اس

کی تکلیف برداشت کرے اور اس کی سخت مزاجی کی بناء پر اسے چھوڑ نہ دے اور اس پر برا اعتقاد نہ رکھے بلکہ اس کے اقوال و افعال کی تاویلیں کرے اور جب استاد ملول اور غمگین ہو یا نیند کی وجہ سے اونگھنے لگے یا اسے کوئی تنگی یا فکر دامن گیر ہو یا کسی بھی وجہ سے اس کا قلب و دماغ حاضر نہ ہو یا بھوک پیاس لگی ہو تو ایسی حالت میں درس کی تکلیف نہ دے بلکہ استاد کو آرام کرنے دے اس کی غیر موجودگی میں بھی کبھی اس کے حقوق کو فراموش نہ کرے اور کبھی کبھی ہدایا و تحائف اور خط و کتابت کے ذریعہ ان کو خوش رکھے اور زندگی میں اور موت کے بعد اس کے لئے دعائیں کیا کرے اور وقتاً فوقتاً اس کی زیارت کیا کرے واللہ اعلم۔

الدرس السادس والثمانون فى حقوق شيخ الطريقة

هي جميع ماللاستاذ مع زيادة منها ان يتيقن حصول المطلوب به وان رمق الى غيره يحرم فيوضه وان يطيعه. ويخدمه بنفسه وماله ويحبه حباعشقيا ولايقلده فى فعله الابامره ويواظب على مالقنه ولايزيد عليه الاباذنه ولايقوم حيث يقع ظله على ظل الشيخ ولايطاء مصلاه ولايتو ضأحيث يتوضأ هوولا يستعمل متاعه ولاياكل فى حضوره ولايشرب ولاينام ولايلتفت عنده الى غيره ولايمد رجليه الى مجلسه و ان غاب ولايبصق اليه ولايعترض عليه بقلبه ولالسانه ولايطلب منه الكرامة والكشف ويعرض عليه ماخطرباله فان لم يجب اولم يفهم جوابه نسب القصور الى نفسه ويقص عليه روياه وما ورد على قلبه من الخير والشرولا يفارقه بلا اذنه ولايرفع صوته عليه ولاينقل سره الى غيره ولايرد قوله وان كان على الحق ولايشتغل فى الا وراد عنده وكل مايفيض عليه راه منه ولووصل من غيره هذا كله

اذا کان الشیخ کاملا جامعا للشریعة والحقیقة والافالحذر الحذرمن الشیطان فی صورة البشر.

سبق نمبر ۸۶ پیرو شیخ طریقت کے حقوق کے بیان میں

پیر کے وہی تمام کے تمام حقوق ہیں جو استاد کے لئے ذکر کئے گئے مگر کچھ زیادہ ہیں جو یہاں ذکر کئے جاتے ہیں ایک یہ ہے کہ اس بات کا یقین کرے کہ میرے مطلب کا حصول اسی کے ساتھ وابستہ ہے اور اگر کسی اور کی طرف دیکھے گا تو اس کے فیوض وبرکات سے محروم رہ جائے گا اور ہر وقت اس کی اطاعت کرے جان و مال سے اس کی خدمت کرے عشق کے درجہ میں اس سے محبت رکھے اس کے افعال کی تقلید نہ کرے مگر جب وہ حکم کرے اور انہیں چیزوں پر مداومت و مواظبت کرے جن کی وہ تلقین کرے اور ان پر کچھ بھی زائد نہ کرے ہاں جب وہ اس کی اجازت دیدے اور ایسی جگہ کھڑا نہ ہو جہاں سے اس کا سایہ شیخ کے سایہ پر پڑ رہا ہو اور اس کی جائے نماز کو نہ روندے اور جہاں وہ وضوء کر رہا ہو وہاں وضو نہ کرے اور نہ اس کا سامان استعمال کرے نہ اس کے سامنے کھائے پیئے نہ سوئے اور نہ اس کے پاس ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی طرف توجہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائے اگرچہ وہ موجود نہ ہو اور نہ اس کی جانب تھوکے اور نہ اس پر دل سے نکتہ چینی کرے نہ زبان سے اور نہ اس سے کشف و کرامت کا مطالبہ کرے اور جو کچھ خطرات اس کے دل میں آئیں انہیں اس کے سامنے پیش کرے لیکن اگر اس نے جواب نہ دیا یا جواب اس کی سمجھ میں نہیں آیا تو قصور فہم کو اپنی طرف منسوب کرے اور اس کے سامنے اپنے خواب یا جو کچھ اس کے دل پر وارد ہو خیر وشر میں سے بیان کرے اور اس سے بدوں اجازت جدا نہ ہو اور اس کے پاس آواز بلند نہ کرے

اور اس کا راز دوسروں سے نقل نہ کرے اور نہ اس کی بات کو رد کرے اگرچہ مرید حق پر ہو اور اس کے پاس جا کر صرف اوراد و وظائف میں مشغول نہ ہو جائے اور جو کچھ اس پر فیضان ہوتا ہو اسی سے سمجھے اگرچہ اس کے غیر سے اس کو مل رہے ہوں یہ سب اس وقت ہے جب کہ شیخ کامل اور جامع شریعت و حقیقت ہو ورنہ ایسے شیطان سے جو صورت بشر میں ہو اپنے آپ کو بچائے اور مکمل اجتناب کرے۔

الدرس السابع والثمانون فی حقوق عامة المسلمین

للمسلم علی المسلم ان یعوده اذا مرض ویشهده اذامات ویجیبه اذا دعاه ویسلمه اذا لقیه ویشمته اذا عطس وینصح اذاغاب او شهد ویحب له مایجب لنفسه ولایخطب علی خطبته ویصافحه اذا لقیه ویستاذنه اذا دخل علیه ویکرمه بقدر رتبته وینفسخ له فی المجلس ولایجلس بین اثنین الاباذنهما ولایمازحه بماتاذی به ولا یسبه بالفسق والکفر ولاینمی علیه ولایبالغ فی مدحه علی وجهه ولا یعیره بذنب ولایغتابه ولایفاخره ولایحقره ولایظلمه ولایسلمه ویفرج کربته ویشفع فی حاجته ویستر عیوبه ویرحم الصغیر ویوقر الکبیر وینصره اذا اغتیب عنده ویامره بالمعروف وینهاه عن المنکر ویسر قلبه ما استطاع ولایهجره فوق ثلث ولایظن به سوء ولایتجسسه ولایناجشه ولایحسده ولایبغضه لایعنفه وغیر ذلك.

سبق نمبر ۸۷ عام مسلمانوں کے حقوق کے بیان میں

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر یہ حقوق ہیں کہ جب بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت کرے اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ میں

حاضری دے اور جب اس کی دعوت کرے تو قبول کرے اور جب اس سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے اور جب اسے چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے تو اس کے جواب میں یہ یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے اور اس کی خیر خواہی کرے خواہ وہ موجود ہو یا غیر موجود اس کے لئے وہی کچھ پسند کرے جو اسے اپنے لئے پسند ہو اور اس کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے اور ملاقات کے وقت اس سے مصافحہ کرے اور جب اس کے پاس جائے تو اجازت طلب کرے اور اس کے مرتبہ کے مطابق اس کی عزت و تکریم کرے اور کشادگی کرے مجلس میں اس کے بیٹھنے کے لئے اور دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت اور رضاء کے نہ بیٹھے اور نہ اس سے ایسا مزاح کرے جس سے اسے تکلیف پہنچے اور نہ اسے فسق و کفر کی گالی دے اور نہ اس کی چغل خوری کرے اور نہ اس کے روبرو حد سے زیادہ اس کی مبالغہ آمیز تعریف کرے اور نہ اس کو کسی گناہ کی عار دلائے نہ اس کی غیبت کرے اور نہ اس کے مقابلہ میں فخر کرے نہ اس کی تحقیر کرے اور نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو بے یارو مددگار چھوڑے اس کی مصیبت کو دور کر دے اور اس کی حاجات میں سفارش کرے اور اس کے عیبوں کو چھپائے اور چھوٹے پر رحم کرے اور بڑے کی تعظیم و توقیر کرے اور اس کی مدد کرے جب اس کے سامنے اس کی غیبت کی جائے یعنی غیبت کرنے والے کو باز رکھے اور اسے نیکیوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور جہاں تک ممکن ہو اس کا دل خوش رکھنے کی کوشش کرے اور تین دن سے زائد ناراض ہو کر اسے چھوڑ نہ دے اور اس کے متعلق بدگمانی نہ کرے اور اس کے عیوب کی تلاش و جستجو میں نہ پڑے اور نہ خریدو فروخت میں اس سے بڑھ کر بولی بولے نہ اس سے حسد رکھے نہ بغض رکھے نہ اس پر نکتہ چینی کرے۔

الدرس الثامن والثمانون فی حقوق عامة بنی آدم ولوکانوا کافرا

لایظلم احد اولایتلف حقه نفسا کان اومالا اوعرضا ویعینه علی الحمولة ویهدیه السبیل ولایسوم علی سلعته ولایتناجی اثنان دون الثالث ویصدق حدیثه ویفی ماوعده ولایخونه ویدافع عنه الظلم ویطعمه ان احتاج ویشیر علیه بالصلاح ان استشار وغیر ذلک.

سبق نمبر ۸۸ عام انسانوں کے حقوق اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں

ایک انسان کے دوسرے انسان پر حقوق یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی پر ظلم نہ کرنے پائے اور نہ کسی کا حق تلف کرے وہ حق چاہے اس کے مال سے متعلق ہو یا اس کی جان سے یا اس کی آبرو سے اور بوجھ لدوانے میں اس کی اعانت کرے اور اسے صحیح راستہ بتلائے اور کسی کے سامان پر جس کو وہ خریدنا چاہتا ہے بولی نہ بولے تاوقتیکہ وہ اس سے فراغت حاصل نہ کرے اور دو آدمی تیسرے کی موجودگی میں بغیر اس کی شرکت کے سرگوشی نہ کریں اور اس کی بات کی تصدیق کرے اور جو اس سے وعدہ کرے اسے پورا کرے اور اس کی خیانت نہ کرے اور اس سے ظلم کو دفع کرے اور اگر اس کو کھانے کی ضرورت ہو تو کھانا کھلائے اگر وہ اس سے مشورہ لینا چاہے تو اسے صحیح مشورہ دے وغیرہ ذلک۔

الدرس التاسع والثمانون فی الحقوق الحیوانات الغیر الموذیة

لایضربها بغیر حق ولایحمل علیها مالاتطیق ولایقلل فی علفه سقیه ولایمسك مالا یانس ویحسن الذبح اذاذبح واما الموذی فیقتله لکن یحسن قتلته.

سبق نمبر ۸۹ غیر موذی حیوانات کے حقوق کے بیان میں

جانوروں کو ناحق نہ مارے نہ اس کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ لاد دے اور نہ اس کے گھاس وپانی میں کمی کرے اور نہ ایسے جانوروں کو روکے رکھے جو اس سے مانوس ہوتے ہوں اور ذبح کرنے کے وقت اچھی طرح ذبح کرے لیکن موذی جانور ہوں تو ان کو اچھی طرح مار ڈالے۔

الدرس التسعون فی حقوق النفس

وھی غیر الحظوظ التی ندب الی ترکها الا احیانا ولایتاتی شئی ممن لایصبر عنها فمن حقوقها ان تحملها من الاعمال ماتطق ولاتضیق علیها حیث تمل فصم وافطر وصل وارقد وبالجملة فعلیك بالقصد فی القول والعقل بین الافراط والتفریط فلاتلقوا باید یکم الی التهلکة واحسنوا ولاتقتلوا انفسکم فلاتملها وتملها.

سبق نمبر ۹۰ اپنی جان کے حقوق کے بیان میں

اور وہ حقوق ان حظوظ کے علاوہ ہیں جن کا کبھی کبھی ترک کرنا افضل ہے جان کے حقوق میں سے یہ ہے کہ اس پر اتنا ہی بار ڈالا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اور اس پر تنگی نہ کی جائے کہ وہ ملول ہونے لگے پس روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور نماز بھی پڑھ اور سو جاؤ بھی خلاصہ یہ کہ اعتدال پر رہو قول و فعل میں اور افراط و تفریط میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔

الدرس الحادى والتسعون فى ذكر اسماء بعض علماء زماننا

الذين ينبغى ان يقتدى بهم ويهتدى بهم منهم الفقيه النبيه والمحدث الوجيه افضل المعاصرين انموذج السابقين مولانا الحاج الحافظ رشيد احمد الكنكوهى دامت بركاتهم فى الكنكوه من مضافات سهارنفور. ومنهم العالم الفاضل البحر الكامل مولانا الحاج محمود حسن الديو بندى فى الديو بند من مضافات سهارنفورو الحبر الجليل والمتكلم النبيل مولانا الحاج خليل احمد الانبيتهوى وجامع الفضائل والكمالات سابق الغايات مولانا الحاج السيد احمد حسن الامروهى فى امروهه من مضافات مراد آباد ومعهم كثير من تلامذتهم الذين يقتفون اثارهم ويوجدون فى اكثر البلاد مشتغلين بالدرس والا فادة ومنهم بقية السلف حجة الخلف مولانا محمد نعيم اللكنوى فى لكنوقد توفى فى ربيع الثانى ۱۳۱۸ھ ذاته المقدسة مغتنمة فى البلاد الشرقية ومن نحانحوهم سلمهم الله تعالىٰ جميعا.

سبق نمبر ۹۱ ہمارے زمانہ کے چند علماء کے ناموں کے بیان میں

یہ لوگ اس قابل ہیں کہ ان کی اقتداء کی جائے اور ان سے رشد و ہدایت حاصل کی جائے۔ ان میں سے ایک فقیہ نبیہ، محدث وجیہ افضل المعاصرین نمونہ سابقین حضرت مولانا الحاج رشید احمد گنگوہی دامت برکاتہم ہیں گنگوہ یکے از مضافات سہارنپور اور ان میں سے ایک عالم فاضل بحر کامل حضرت مولانا الحاج محمود حسن دیوبندی ہیں دیوبند یکے از مضافات سہارنپور

اور ان میں سے ایک حبر جلیل متکلم نبیل حضرت مولانا الحاج خلیل احمد انبیٹھوی اور جامع الفضائل والکمالات سائق الغایات حضرت مولانا الحاج سید احمد حسن امروہی امروہہ یکی از مضافات مرادآباد اور ان کے ساتھ بہت سے تلامذہ جوان کے نقش قدم پہ چل رہے ہیں اور بیشتر شہروں میں موجود ہیں جوکہ درس و افادہ میں مصروف ہیں اور انہیں حضرات سے بقیۃ السلف حجۃ الخلف حضرت مولانا محمد نعیم لکھنوی۔ لکھنؤ سے ہیں وفات پائی ہے ۱۳۱۸ھ
جن کی ذات مقدس بلاد شرقیہ میں غنیمت اور متاع گراں قدر ہیں اور دیگروہ حضرات جو ان کے پیرو اور ان کے طرز پر ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو سلامت رکھے۔

الدرس الثانی والتسعون فی بعض مشائخ زماننا

هم کابل مائة لاتکاد تجند فیها راحلة فالمحققون الجامعون بین الشریعة والحقیقة الهادین للطریقة الانیقة منهم وهو اکملهم واعدلهم قطب العالم شیخ العرب والعجم حجة الله تعالیٰ فی ارضه قلمارای الفلك نظیره فی العالم مع طوله وعرضه مرجع العلماء مدار العرفاء مولانا الحافظ الشیخ الحاج محمد امدادالله التهانوی المقیم فی مکة المعظمة زادها الله تعالیٰ شرفا لکنه بلغ من الضعف ما لایوصف فیا ایها المشتاقون الی رؤیا جماله سارعوا الی وصاله واقتباس کماله ومنهم خلیفة الاول ونائبه الاکمل مولانا رشید احمد السابق ذکره وقد کان مشتغلا قبل هذا بدرس الحدیث النبوی والان متفرغ للافاضة الباطنیة فسابقوا وبادروا فقد اضعفه الآلام وکسره الاسقام والحاج السید محمد عابد فی الدیوبند من مضافات السهارنفور ومنهم شیخا الطریقة المولوی ابوالحسن مهتمم جامع

السهارنفور والمولوی عبدالرحیم فی رای بور من مضافات السهارنفور من خلفاء شیخ زمانه نور آوانه الحاج عبدالرحیم قدس سره ومنهم مولانا محمد نعیم المارذکره.

سبق نمبر ۹۲ ہمارے زمانے کے بعض مشائخ کے بیان میں

یہ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں کوئی ایک راحلہ نہیں ملتا وہ حضرات محققین جو کہ جامع شریعت و حقیقت اور طریقہ انیقہ کی ہدایت کرنے والے ہیں ان میں سے ایک جو سب سے اکمل و اعدل ہیں قطب العالم شیخ العرب والعجم حجۃ اللہ تعالیٰ فی ارضہ جن کی نظیر چشم فلک نے روئے زمین پر کم دیکھی ہے اس کے مرجع العلماء مدار العرفا حضرت مولانا الحافظ الشیخ الحاج محمد امداد اللہ تھانوی مقیم مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا ہیں لیکن ناقابل بیان ضعف کو پہنچے ہوئے ہیں پس اے مشتاقان دیدار جمال شیخ اس کی ملاقات کو اور کسب کمالات کے لئے دوڑو اور ان میں سے ایک خلیفہ اول اور ان کے نائب اکمل حضرت مولانا رشید احمد ہیں جن کا ذکر شریف پہلے بھی گزر چکا قبل ازیں درس حدیث میں مصروف تھے لیکن اب فیوض باطنہ پہنچانے کے لئے مصروف عمل ہیں پس جلدی کرو دوڑو اس لئے کہ انہیں درد و آلام نے کمزور کر دیا ہے اور بیماریوں نے انہیں کم طاقت کر دیا ہے اور ان میں سے ایک حاجی سید محمد عابد ہیں دیوبند میں از مضافات سہارنپور اور ان میں سے طریقہ مجددیہ کے دونوں شیخ مولوی ابوالحسن مہتمم جامع سہارنپور اور مولوی عبدالرحیم رائے پور میں از مضافات سہارنپور جو کہ اپنے زمانہ کے شیخ اور اپنے وقت کے روشن چراغ الحاج عبدالرحیم قدس سرہ کے خلفا میں سے ہیں اور ان میں سے ایک مولانا محمد نعیم ہیں جن کا ذکر سابقا گزر گیا۔

الدرس الثالث والتسعون فی بعض من شاعت تصانیفه فی زماننا

انفعهم تصنیفا للعوام مولانا قطب الدین خان الدهلویؒ له رسائل کثیرة کلها مفیدة بعضها افید من بعض ومولانا خرم علی البلهوری ومولانا المفتی عنایت احمد وللخواص مولانا الحاج محمد قاسم النانوتوی آیة کبری من آیات الله تعالیٰ من الخلفاء الامدادیة ومولانا عبدالحی اللکنوی فرید عصره واضرهم تصنیفا النیجریون الکبارمنهم والصغار ومنهم الشبلی النعمانی وادونهم بعض غیر المقلدین والمبتدعون جمیعهم.

سبق نمبر ۹۳ بعض ان حضرات کے بیان میں جن کی تصانیف ہمارے زمانہ میں شائع ہو گئی ہیں

ان میں سب سے زیادہ نافع اور مفید عوام کے لئے مولانا قطب الدین خاں دہلویؒ کی تصانیف ہیں ان کے بہت سے رسائل ہیں جو سب کے سب مفید بلکہ بعض ایک دوسرے سے زیادہ مفید ہیں اسی طرح مولانا خرم علی بلہوری اور مولانا مفتی عنایت احمد ہیں اور خواص کے لئے سب سے زیادہ نافع مولانا الحاج محمد قاسم نانوتویؒ کی تصانیف ہیں اللہ کی بڑی نشانیوں میں ایک نشانی ہیں اور جو خلفاء امدادیہ میں سے ہیں اور مولانا عبدالحئی لکھنوی جو کہ یکتائے روزگار تھے اور سب سے زیادہ مضر از روئے تصنیف کے نیچری لوگ ہیں خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے انہیں میں سے ایک شبلی نعمانی ہیں اور ان میں کم درجہ کے بعض غیر مقلدین اور سب بدعتی لوگ ہیں۔

الدرس الرابع والتسعون فی مدارس زماننا

اعمها فائدة واتمها عائدة المدرسة الاسلامیه فی الدیوبند و فی السهارنفور ومدرسة جامع العلوم فی الکانفور واضرهم کالج علی کره وفی الحالة الراهنه دارالعلوم فی لکنؤ التی بناها مجلس ندوة العلماء الذی لم یستقر بعد علی حالة تثلج منها الصدور فانتظروا انا منتظرون.

سبق نمبر ۹۴ ہمارے زمانہ کے مدارس کے بیان میں

تمام مدارس میں زیادہ عام النفع اور تام المنفعت مدارس اسلامیہ دیوبند اور سہارنپور میں ہیں اور اسی طرح مدرسہ جامع العلوم کانپور میں ہے اور سب سے نقصان دہ علی گڑھ کالج ہے اور آج کل موجودہ زمانہ میں وہ دارالعلوم جو لکھنو میں ہے جس کی بنیاد مجلس ندوۃ العلماء نے رکھی ہے اور جواب تک کسی ایسی حالت پر برقرار نہیں رہ سکا جس سے دل ٹھنڈے ہو جائیں پس تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم (انتظار کیا گیا سالہا سال کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء اکابر دیوبند کے فیوض و برکات نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ اصلاح حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی اور مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری کے فیض صحبت سے اصحاب ندوۃ تزکیہ باطن کی طرف آئے۔)

الدرس الخامس والتسعون فی المذاهب المنتحلة الی الاسلام فی زماننا

اهل الحق منهم اهل السنة والجماعة المنحصرون باجماع من یعتدبهم فی الحنفیة والشافعیة والمالکیة والحنابلة واهل الاهواء

منهم غير المقلدين الذين يدعون اتباع الحديث وانى لهم ذلك وجهلة الصوفية واشياعهم من المبتدعين وان كان بعضهم فى زى العلم والروافض والنيجرية الذى يضاهون المعتزلة فاياك واياهم فتدنس بهواهم واما فرق الفارقى الهند فاشدهم عداوة وعنادا الآرية عن الهنود و الفادريون من النصارى اللهم اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين آمين.

سبق نمبر ۹۵ ہمارے زمانہ کے ان مذاہب کے بارہ میں جو اسلام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں

اہل حق ان میں سے اہل سنت والجماعت ہیں جو منحصر ہیں یا جماع ان حضرات کے جن کا اعتبار کیا جاتا ہے حنفیہ شافعیہ مالکیہ اور حنابلہ میں اہل ہوا ان میں غیر مقلدین ہیں جو کہ اتباع حدیث کا دعوی کرتے ہیں حالانکہ انہیں اس دعوی کا حق حاصل نہیں اور جاہل صوفی اور مبتدعین میں سے ان کے پیرو ہیں اگرچہ بعض ان میں سے علماء کی سی صورت میں ہیں اور روافض و نیچری جو کہ معتزلہ کے مشابہ ہیں لہذا اے مخاطب تو ان سے بچ ورنہ ان کی خواہش نفسانی سے پلید ہو جائے گا اور بہر حال کافروں کے فرقے ہندوستان میں ان میں عناد اور دشمنی میں زیادہ سخت ہندوؤں میں سے قوم آریہ ہے اور نصاری کے پادری ہیں۔ ترجمہ۔ اے اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھا راہ انہا لوگوں کی جن پر تو نے انعام واکرام کیا نہ کہ ان لوگوں کی جن پر تو نے غضب کیا ہے نہ گمراہوں کی راہ پر۔

الدرس السادس والتسعون فى بعض المزارات التى

تزار فی زماننا

اشهرها وانورها مرقد سیدی خواجه معین الدین فی الاجمیرو سیدی علاء الدین الصابر فی کورة کلیر قریبامن رور کی وسیدی قطب الدین الکاکی فی قریة مهرولی من مضافات دهلی والسلطان نظام الدین فی الدهلی والشیخ فرید الدین فی باك بتن من الفنجاب و قطب العالم عبدالقدوس فی الکنکوه وشاه مینا فی لکنو والشیخ محب الله فی اله آباد والشیخ عبد الحق فی رودلی والشیخ مجدد الالف الثانی فی سرهند لکن ایاك ان تزورفی ایام الاعراس فتضرر اکثر مما تنتفع۔

سبق نمبر ۹۶ ان مزارات کے بیان میں جو ہمارے زمانہ میں زیارۃ گاہ و مرجع عام و خاص ہے

سب سے زیادہ مشہور اور منور مزار حضرت سیدی خواجہ معین الدین کا اجمیر میں ہے اور سیدی علاء الدینؒ صابر کارڑ کی کے قریب کلیر میں ہے اور سیدی قطب الدین کاکی کا بستی مہرولی از مضافات دہلی میں ہے اور سلطان نظام الدین کا دہلی میں اور شیخ فرید الدین کا پاک پتن پنجاب میں اور قطب العالم عبدالقدوس کا گنگوہ میں اور شاہ مینا کا لکھنو میں اور شیخ محب اللہ بہاری کا الہ آباد میں اور شیخ عبدالحق صاحب کا رودلی میں اور شیخ مجدد الف ثانی کا سرہند میں لیکن عرسوں کے وقت ان کی زیارت کرنے سے بچنا چاہیے کیونکہ اس وقت ضرر اور نقصان نفع سے زیادہ پہنچتا ہے۔

الدرس السابع والتسعون فی بعض اطباء الدواء والدعاء فی زماننا

من الیونانیین الحکیم عبدالمجید خاں فی الدهلی هو جالینوس وقته والحکیم عبدالعزیز فی لکنو ومن الدکتورین الحکیم عبدالرحمن فی مظفر نگر وخلیق وشفیق ولکن ایاك ان تستعمل الدواء الحرام فانه رائج فی الطب الیونانی بقلة وفی الداکتری بکثرة ومن اهل العزائم الحاج السید محمد عابد الدیوبندی وهو کامل فی هذا الفن ومع هذا فهو صاحب النفس القدسیة لایطمع ولایمنع.

سبق نمبر ۹۷ ہمارے زمانہ کے بعض روحانی اور جسمانی طبیبوں کے بیان میں

حکماء یونان سے حکیم عبدالمجید خاں صاحب دہلی میں ہیں اور وہ اپنے وقت کے جالینوس سمجھے جاتے ہیں اور حکیم عبدالعزیز ہیں لکھنو میں اور ڈاکٹروں میں سے حکیم عبدالرحمٰن ہیں مظفر نگر میں اور یہ نہایت باخلاق اور شفیق آدمی ہیں لیکن احتراز کر حرام دواء کے استعمال کرنے سے اس لئے کہ وہ طب یونانی میں بہت کم رائج ہے اور ڈاکٹری دواؤں میں کثرت سے شامل کی جاتی ہیں اور اہل عزائم میں سے حاجی سید محمد عابد دیوبندی ہیں جو اس فن میں کمال مہارت رکھتے ہیں۔

الدرس الثامن والتسعون فی العلوم والصنائع المحمودة ممافی زماننا

اما العلوم النافعة المحمودة فللعوام المسائل الفقهیة حسب

ماتمس لهم الحاجة اليها والعقائد المنصوصة الضرورية التى تحملها عقولهم وشئى من الترغيب والترهيب ونبذمن حكايات الانبياء والصلحاء فقط ولايؤذن لهم فى دقائق الكلام والتصوف وادلة الاحكام وترجمة القرآن الكريم والحديث العظيم واقوال اهل الاسرار وافعالهم فتفتتن عقولهم واماللخواص فالصرف والنحو والبلاغة والادب وقد رضرورى من المنطق وشئى من اصطلاحات الفلسفة فان مسائلها ودلا ئلها فاسدة مبنية على الفاسدة ولايحتاج اليها والفقه والاصول والحديث والقراء ة والتفسير والسلوك والسيرو التاريخ فحسب ولاتغتر بطلبة زماننا فانهم يضيعون اوقاتهم فيمالا يعنى ولايغنى عنهم شيئا وكمايضر الفلسفة القديمة تضر الفلسفة الجديدة اكثر منها بل لامر مايضر اللسان الانكلشى لامحالة ولا يعتد بعذر توقف طرق المعيشة عليه فلوفرض والعياذ بالله تعالىٰ توقف المعيشة على النصرانية اتطيب انفسهم بها لاولادهم فان الله هو الرزاق ذوالقوة المتين والسبب الظاهرى للمعاش المناسب لاهل الصلاح الطب اوالتعليم اوالكتابة اوالتجارة اوعمل اليد اياماتسامحت به النفس واسلم خدمات الملك مكان فى الاسكول والريل والداك واماغيرها من مناصب الحكومة ففى اكثره خطر.

سبق نمبر ۹۸ علوم اور پسندیدہ صنعتوں کے بیان میں جو ہمارے زمانہ میں مروج ہیں

لیکن عوام کے لئے مفید اور پسندیدہ علوم مسائل فقہیہ ہیں مگر جس قدر انہیں ضرورت ہو اور وہ ضروری منصوص عقائد بھی ہیں

جنہیں ان کی عقلیں برداشت کر سکتی ہوں اور کچھ حصہ ترغیب و ترہیب میں سے اور انبیاء علیہم السلام وصلحار حمہم اللہ کی چند حکایات اور واقعات فقط۔ اور عوام کو دقیق باتیں تصوف ادلہ احکام ترجمہ قرآن کریم و حدیث شریف اور اہل اسرار کے اقوال و افعال حاصل کرنے اور جاننے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ ان کی عقلیں فتنے میں پڑیں گی جس کی وجہ سے طرح طرح کے شبہات پیش آئیں گے لیکن خواص کے لئے صرف نحو بلاغت ادب اور ضرورت کے مطابق منطق اور کچھ اصطلاحات فلسفہ حاصل کرنا مفید ہے اس لئے کہ ان کے مسائل اور دلائل فاسد ہیں اور ان کی بنیاد بھی فاسد ہے۔ اور نہ ان کی کوئی ایسی خاص ضرورت ہے اور فقہ اصول حدیث قرات تفسیر سلوک سیر اور تاریخ بھی علوم مفیدہ ہیں فقط اور آپ دھوکہ نہ کھائیں ہمارے زمانہ کے طالب علموں سے اس لئے کہ وہ اپنے اوقات کو لایعنی اور بے فائدہ کاموں میں ضائع کرتے ہیں اور جس طرح کہ فلسفہ قدیمہ نقصان دہ ہے اسی طرح فلسفہ جدیدہ اور زیادہ مضرت رساں ہے بلکہ انگریزی زبان کی وجہ سے اس کی مضرت یقینی ہے اور یہ عذر کچھ معتبر نہیں کہ بغیر انگریزی زبان کے معیشت موقوف ہو کر تباہ ہو جائے گی کیونکہ مثلاً اگر فرض کیا جائے کہ معاذ اللہ معیشۃ نصرانیت پر موقوف ہے تو کیا وہ اپنے اور اپنی اولاد کے لئے نصرانیت کو پسند کریں گے یقیناً نہیں کر سکتے اس لئے کہ اللہ ہی رازق اور مضبوط قوت والا ہے (قرآن) اور ظاہری سبب جو مناسب ذریعہ معاش ہے اہل صلاح کے لئے وہ طب تعلیم کتابت کاپی تجارت اور دستکاری وغیرہ جن کو عرصہ سے لوگ بھول چکے ہیں اور بہترین سرکاری ملازمتیں اسکول ریل ڈاک کی نوکریاں ہیں لیکن جو ان کے علاوہ دیگر مناصب ہیں اکثر میں خطرات ہیں۔

الدرس التاسع والتسعون في بعض اخلاق اقوام بلادنا

البنگاليون الينهم عريكة واكثرهم مودة فيما بينهم لكن فيهم جبن وحب الاموال وقبول لعلوم الدنيا ويليهم فى الاخلاق من يليهم فى الافاق من اهل الفورب ويزيدون ذكاء وتوقد والافاغنة الغربيون اثبتهم جنانا وابدلهم للمهج واحماهم للدين واشدهم اعتقادافى علمائهم ومشائخهم لكن فيهم خشونة وقلة تدبر ومتابعة للغضب وحرصافى المال ويضاهيهم من يدانيهم من اهل الفنجاب لكن ليس فيهم من التصلب فى الحق مافى الافاغنة بل هم يتاثرون من اكثر الشروالباطل واهل الدكن والكجرات ابلغهم ادبا واطوعهم لامرائهم واحبهم الدين واهله لكن قد اخذت البدعة منهم مجامعها لحب اكثر علماء هم ومشائخهم الدنيا فيلبسون الحق بالباطل ويكتمون الحق وهم يعلمون واهل الممالك المتوسطة من الهند ممايلى دهلى ولكنؤ اعدلهم اخلاقا واكملهم عقلا و اسلمهم فطرة واحلمهم عند الغضب وافصحهم لسانا و اقبلهم لكل كمال لكن فيهم اسرافا واترافا ورياء وخيلاء وتصنعا وترفعافى اقوالهم وافعالهم واحوالهم وهذه فى لكنؤ ونواحيه اكثر منهافى دهلى وحواليه.

سبق نمبر ٩٩ ہمارے ملک کے لوگوں کے بعض اخلاق و عادات کے بیان میں

بنگال کے رہنے والے لوگ زیادہ تر نرم خو اور آپس میں خوب محبت رکھنے والے ہوتے ہیں مگر ان میں بزدلی محبت مال اور علوم دنیا کو قبول کرنے کا مادہ غالب ہے اور ایسے ہی ان کے قریب ہیں اخلاق میں وہ لوگ

بھی جو قریب ہیں ان کے آفاق میں اہل یورپ میں سے اور وہ ہوشیاری اور دانشمندی میں بہت زیادہ ہیں اور مغرب کے افغان سب سے زیادہ دلیر سب سے زیادہ جان باز سب سے زیادہ دین کے حامی اور اپنے علماء و مشائخ سے سب سے زیادہ پختہ اعتقاد رکھنے والے ہوتے ہیں لیکن ان میں خشونت اور کم فکری غصہ کی پیروی اور مال میں حرص زیادہ ہے اور ان کے مشابہ وہ لوگ بھی ہیں جو ان کے قریب رہتے ہیں اہل پنجاب سے لیکن ان کے اندر حق کے معاملہ میں وہ سختی و شدت نہیں ہوتی جو پٹھانوں میں ہوتی ہے بلکہ وہ غلط اور باطل نظریات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور گجرت و دکن کے لوگ سب سے زیادہ باادب اور امراء کے بہت مطیع ہوتے ہیں اور دین و اہل دین کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ لیکن اپنے علماء اور مشائخ کے ساتھ زیادہ محبت کرنے کی وجہ سے ان کی مجالس بدعات سے بھری ہوئی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ حق اور باطل کو ساتھ ملا کر حق کو چھپاتے ہیں حالآنکہ وہ سب کچھ جانتے ہیں اور ہندوستان کے وسطی علاقوں کے لوگ جو دہلی اور لکھنو کے قریب سکونت رکھتے ہیں اخلاق میں سب سے زیادہ معتدل عقل میں سب سے زیادہ کامل سب سے زیادہ سلیم الفطرت غصہ کے وقت سب سے زیادہ حلیم زبان کے معاملہ میں سب سے زیادہ فصیح اور ہر کمال کو بہت جلد قبول کر لینے والے ہوتے ہیں لیکن ان میں اسراف ناز و نعمت دکھاوا تکلف اور اقوال و افعال و احوال میں تکبر اور بڑائی ہوتی ہے اور یہ چیزیں لکھنو اور اس کے نواح میں اکثر پائی جاتی ہیں بہ نسبت دہلی اور اس کے گرد و نواح کے۔

الدرس المائة فى الافات الشائعة فى زماننا وطريق النجاة منها

اما الافات الظاهرة فمنها الافلاس الذى احاط باكثر المسلمين وسببه قلة العلوم وكثرة العارمن الحرف والصنائع وحب الراحة و اتباع الشهوات وحب الشهرة والاسراف ومنها فساد ذات البين والتحاسد والتباغض وسببه الحرص والكبر ومنها قلة المطر وسببها منع الزكوة و الصدقات ومنها حدوث الامراض الصعبة من الطاعون والوباء وسببه كثرة الزناوعدم تغطية الاوانى بالليل وكثرة الوان الطعام مع اختلاف الاوقات ومنها الابتلاء بظلم الظالمين وسببه مخالفة مولاه رب العالمين والعلاج فى الكل ازالة الاسباب.

واما الافات الباطنه فمنها عموم الجهل وسببه الاكباب على الدنيا وايثارها على الاخرة والمباعدة عن العلماء والنجاة منه استحضار فناء الدنيا والتزام مجالسة العلماء الزاهدين ومنها التدليس بالاخلاق الذميمة من الحسد والكبر والرياء والغضب والعجلة والحرص وطول الامل و النجاة منه التقرب الى اهل الله تعالىٰ الذين جمعوابين الشريعة والطريقة ومطالعة كتب الاخلاق وسير الصالحين ومنها سوال العوام عن الدلائل ودقائق المسائل التى لاتبلغها عقولهم وسببه قلة الادب والاعراض عن العمل وعلاجه الزجروان لايجابوا. ومنها شدة اعتقادهم فى جهلة الصوفية وسببه الجهل وعلاجه العلم ومنها غلو الطلبة فى الفلسفيات وعلوم الالات وسببه الجهل عن غاية العلم وعلاجه التنبه على الغاية وان لايعلموا ما ارادوا. وملاك تلك

الافات كلها وغيرها الغيبة من الله تعالىٰ علاجها الاشتغال والمراقبة ومماعين على النجاة عن جميع الورطات وانجاح جميع الحاجات، التضرع الى رب الارض والسموات والتشفع لسيد الكائنات فى الخلوات والجلوات فلنختم صحيفتنا هذه ببعض تلك الابيات ونسئله تعالىٰ ان يوفقنا للخيرات والحسنات وينجينا عن السيئات ويختم لنا بالايمان والسعادات فانه مجيب الدعوات وقاضى الحاجات فابيات التضرع هذه.

يامن يرى مافى الضمير ويسمع
انت المعدلكل مايتوقع
يامن يرجى للشدائد كلها
يامن اليه المشتكى والمفزع
يامن خزائن رزقه فى قول كن
امنن فان الخير عندك اجمع
مالى سوى فقرى اليك وسيلة
فبالافتقار اليك فقرى ادفع
مالى سوى قرعى لبابك حيلة
فلئن رددت فاى باب اقرع
ومن الذى ادعوه اهتف باسمه
ان كان فضلك عن فقيرك يمنع
حاشا لجوارك ان يقنط عاصيا
الفصل اجزل والمواهب اوسع

ثم الصلوة على النبى واله خير الانام ومن به يتشفع واشعار

التشفع هذه.

يا حبيب الاله خذبيدى
مالعجزى سواك مستندى
كن رحيما لذلتى واشفع
يا شفيع الورى الى الصمدى
اعتصامى سوى جنابك لى
ليس ياسيدى الى احد
غير عرواك ليس فى الدارين
لعليل ذليل معتمد
صلواتى عليك فى الملوين
كان متجاوزا عن العدد
وعلى اهل بيته طرا
وعلى اله الى الابد
وعلى الصحب كلهم اجمع
هم نجوم الهدى الى الرشد
وعلى التابعين هم كانوا
لخيام السداد كالوتد
استعينوا لعاجز مضطر
شمروا ذيلكم الى المدد

ويوم الختام كان يوم الاحد سبع عشرة من جمادى الاولى سنہ ۱۳۱۷ھ من الهجرة فى تهانه بهون تم الكتاب بعون الملك الوهاب.

سبق نمبر ۱۰۰ آفتوں کے بیان میں جو ہمارے زمانہ میں مشہور ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کے طریقہ کے بیان میں

ظاہری آفات ان میں ایک افلاس ہے جس نے اکثر مسلمانوں کو گھیر لیا ہے اور اس کا اصل سبب کم علمی حرفت و صنعت سے عار عیش وآرام سے محبت خواہشات نفسانی کی پیروی اور شہرت و اسراف سے لگاؤ ہے اور ایک مصیبت آپس میں جنگ و فساد حسد و بغض رکھنا ہے اور اس کا سبب حرص اور کبر ہے اور ایک آفت مہلک امراض کا وبائی شکل میں پیدا ہونا ہے جیسے طاعون اور وباء وغیرہ جس کا سبب کثرت زنا کاری رات کو برتنوں کو نہ ڈھکنا اور زیادہ رنگ برنگ طعام کا استعمال اختلاف اوقات کے باوجود اور ان میں سے ایک سبب قلت بارش ہے جس کا سبب زکوٰۃ و صدقات کی عدم ادائیگی ہے اور منجملہ ان کے ظالموں کا ظلم میں مبتلا ہونا ہے جس کا سبب اپنے پروردگار کی ناراضی ہے اور سب کا واحد موثر علاج ازالہ اسباب ہے بہر حال باطنی آفات ان میں ایک جہالت کا عام ہونا ہے اور اس کا سبب دنیا پر گرنا اس کو آخرت پر ترجیح دینا اور علماء سے دوری اختیار کرنا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ہر وقت فناء دنیا کا استحضار اور علماء زاہدین کی مجالس کا التزام کیا جائے اور ان میں سے ایک اخلاق زمیہ سے تلوث وآلودگی ہے جیسے حسد کبر ریاء غضب جلد بازی لالچ اور طول امل ان سے نجات کا طریقہ ان اللہ والوں کے ساتھ تقرب حاصل کرنا ہے جنھوں نے شریعت اور طریقت کو جمع کر دیا ہے اور کتب اخلاق اور نیک لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کرنا ہے اور ان میں سے ایک عوام کا دلائل اور دقیق مسائل کے بارہ میں جن تک ان کی عقلیں نہیں پہنچ سکتی ہیں سوال کرنا ہے اس کا سبب قلت ادب اور عمل

کرنے سے اعراض ہے پس اس کا علاج زجرو توبیخ اور ان کے سوالات کا جواب نہ دینا ہے اور ان میں جاہل صوفیاء کے ساتھ پکا اعتقاد ہے اور اس کا سبب جہل اور علاج علم ہے اور ان میں طالبعلموں کا فلسفیات اور علوم آلات میں غلو کرنا ہے اور اس کا سبب غرض علم سے ناواقفیت ہے پس اس کا علاج غرض علم سے باخبر ہونا ہے اور یہ کہ نہ جانیں اور سیکھیں جس کو چاہیں ان تمام آفات مذکورہ و دیگر آفات کی بنیاد اللہ سے دوری ہے اور اس کا علاج اشتغال مع اللہ اور مراقبہ ہے اور جو چیز تمام مصائب سے نجات کے لئے معین اور تمام حاجات میں کامیابی کا سبب ہے وہ رب ارض و سماء سے فریاد کرنا اور دعاء کرنا ہے اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خلوت و جلوت میں وسیلہ پکڑنا ہے اب ہمیں اپنی یہ کتاب ان چند ابیات پر ختم کرنا چاہیے اور حق تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہمیں اچھے اور نیک اعمال کی توفیق عنایت فرمائے برے افعال و اخلاق سے بچائے اور ہمارا خاتمہ ایمان و اخروی سعادتوں پر کرے کیونکہ وہی ہے دعاؤں کا قبول کرنے والا اور حاجتوں کو پورا کرنے والا ابیات تضرع یہ ہیں ۔

(۱) ترجمہ۔ اے وہ ذات پاک کہ جو دیکھتا اور سنتا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے دلوں میں پوشیدہ ہے اور تو ہی ہے ان تمام چیزوں کا مہیا کرنے والا جن کی امید کی جاتی ہے۔ (۲) ترجمہ۔ اے وہ ذات جو تمام شدائد میں مخلوق کی امید ہے اور اے وہ ذات کہ اسی کی طرف شکایت اور پناہ ہے۔ (۳) ترجمہ۔ اے وہ ذات جس کے رزق کے تمام خزانے اس کے لفظ کن میں پوشیدہ ہیں احسان کیجئے اس لئے کہ تمام خیر آپ ہی کے پاس جمع ہیں۔ (۴) ترجمہ۔ میرے پاس سوائے تیری طرف احتیاج کے کوئی وسیلہ نہیں بس تیری ہی طرف احتیاج کے ذریعہ اپنا فقر دفع کر رہا ہوں۔ (۵) ترجمہ۔

میرے پاس سوائے اس کے کہ تیرے دروازہ کو دستک دوں کوئی چارہ نہیں ہے اگر تیرے در سے میں واپس کیا گیا پھر کس کے دروازہ پہ جاؤں گا۔ (۶) ترجمہ۔ اور کون اس لائق ہے کہ میں اسے پکاروں اور اسے چلا کر آواز دوں۔ اگر آپ کا فضل و کرم اس فقیر سے مانع ہو۔ (۷) ترجمہ۔ یہ ممکن نہیں کہ تیرے پاس رہنے والا گناہ و معاصی کی بناء پر مایوس رحمت ہو اس لئے کہ آپ فضل کثیر اور آپ کی بخششیں بہت وسیع ہیں پھر درود ہو تمام مخلوق سے بہترین ذات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے ذریعہ سے شفاعت طلب کی جاتی ہے اور آپ کے آل و اصحاب پر اشعار تشفع یہ ہیں۔ (۱) ترجمہ۔ اے اللہ کے حبیب میرے ہاتھ پکڑیئے اس لئے کہ میری عاجزی و کمزوری کے لئے تیرے اعتماد کے بغیر کوئی چیز نہیں ہے۔ (۲) ترجمہ۔ آپ میری ذلت و خواری پر رحم فرمائیے اے مخلوق خدا کے سفارش کرنے والے میری سفارش بے نیاز پروردگار کی بارگاہ میں فرمائیے۔ (۳) ترجمہ۔ اے میرے سردار میں تیری درگاہ کے سوا کسی کے در پر نہیں جاتا اور اسے نہیں پکڑتا۔ (۴) ترجمہ۔ دونوں جہاں میں آپ سے بڑھ کر کوئی معتمد اور طاقت کسی ضعیف و ذلیل کے لئے نہیں ہوتا۔ (۵) ترجمہ۔ میرے بے حد و حساب بقدر ملا زمین و آسمان درود ہائے رحمت ہوں آپ کے اوپر۔ (۶) ترجمہ۔ اور درود و رحمت ہوں آپ کے تمام اہل بیت اور آپ کی اولاد پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ (۷) ترجمہ۔ اور آپ کے تمام کے تمام صحابہ پر جو کہ ستارگان رشد و ہدایت ہیں (۸) ترجمہ۔ اور حضرات تابعین پر بھی کہ وہ حضرات راستی و درستی کے خیموں کے لئے بمنزلہ میخ و شہتیر کے ہیں۔

مدد طلب کیجئے عاجز و ناچار کے لئے اور پانچ چڑھایئے مدد کرنے کے لئے اور بحمداللہ یہ رسالہ روز یکشنبہ سترہ جمادی الاولی ۱۳۱۷ھ تھانہ بھون میں ختم ہوا۔

ہماری دیگر مطبوعات

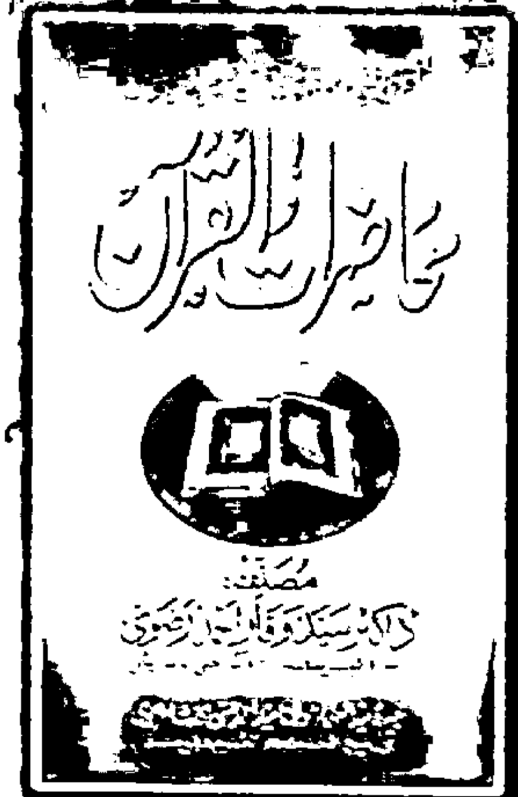
محاضرات القرآن
مصنف
ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی

حقوق العباد

مسائل خواتین

حکیم الامت کے
حیرت انگیز واقعات

واحل الله البيع وحرم الربوا
مسئلہ سود
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

Rs.50/=

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۴۲۲ مٹیا محل اردو مارکیٹ جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰٦
فون آفس: ۳۲۷۹۹۹۸ ۳۲٦۵۴۰٦ رہائش: ۳۲٦۲۴۸٦